سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،20-جون2019

(یوم الخمیس،16-شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ 6

343

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20-جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

345

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعرات،20-جون2019

(یوم الخمیس،16-شوال المکرم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

سورۃ التوبۃ آیات 127 تا 129

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں(اور پوچھتے ہیں کہ) بھلا تمہیں کوئی دیکھتا ہے پھر پھر جاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر رکھا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھ سے کام نہیں لیتے(127)(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے(اور) مہربان ہیں(128) پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں(اور نہ مانیں) تو کہہ دو کہ اللہ مجھ کفایت کرتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا ملک ہے۔(129)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں اپنا کاسہ جام
میرا جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو کام ہو جائے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پر بحث کا آج چوتھا دن ہے اور ممبران کی میرے پاس بہت بڑی فہرست آئی ہوئی ہے۔ اگر چار منٹ تک ممبران بجٹ پر specific تقریر کریں تو سب کو موقع ملے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! مہربانی کر کے پانچ منٹ کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پانچ منٹ کر لیتے ہیں۔ اگر پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا اور سب ممبران کو موقع بھی مل جائے گا۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

مصر کے سابق صدر محمد مرسی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! مصر کے سابق صدر محمد مرسی مرحوم جو کہ عالم اسلام کی بہت بڑی شخصیت تھی جنہوں نے مصر کے اندر سیاسی راستے سے ایک اسلامی حکومت قائم کی۔ ان کا اس دنیا سے دردمندانہ انداز میں رخصت ہونا بڑا سانحہ ہے کیونکہ عدالت میں وہ کلمہ حق کہتے ہوئے فوت ہو گئے تو ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مصر کے سابق صدر جناب محمد مرسی (مرحوم) کی رُوح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

(اس مرحلہ پر مصر کے سابق صدر جناب محمد مرسی (مرحوم)
کی رُوح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر شکریہ کہ آپ نے ایک اہم موضوع یعنی بجٹ پر مجھے بات کرنے کا موقع بخشا۔I am really grateful to you

جناب سپیکر!یہ سب سے اہم discussionہے سال کے تمام businessمیں جو بجٹ پر ہوتی ہے اور کسی بھی ممبر کو اس discussionمیں یہ اجازت ہے کہ کسی بھیsubjectپر relevantہوتے ہوئے بات کر سکتا ہے۔ عرصہ دراز سے ہم اس ہاؤس میں بجٹ پیش کرتے ہیں اور اس بجٹ کے جوresult آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف
ایوان میں داخل ہوئے تو معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!میں بات کر رہا تھا کہ اس ہاؤس میں اتنے عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر بجٹ پیش ہوتے ہیں اور سال کے آخر میں یہ دیکھا جاتا ہے اور عام آدمی یہ کہتا ہے کہ اس سے پہلے والا سال بہتر تھا۔ اس کی وجوہات ہیں کہ جس ملک کے اوپر30 ہزار ارب روپے کا قرض ہو اس ملک میں بجٹ پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت کے سامنے اور خاص طور پر جناب عمران خان کے سامنے دو راستے تھے۔ وہ اپنی پارٹی اور اپنی popularity کے مطابق فیصلے کرتے یا وہ ملک کے لئے فیصلے کرتے۔ اگر وہ اپنی پارٹی اور اپنے ووٹ بنک کے لئے فیصلے کرتے تو ان کے پاس راستہ تھا کہ کوئی نہ کوئی artificial طریقے سے اس economy کو چلاتے اور اپنا وقت pass کرتے یا پھر وہ اس ملک کی بہتری اور اس ملک کی economy کو بہتر کرنے کے لئے فیصلہ کرتے۔

جناب سپیکر! میں آج جناب عمران خان کو اس ہاؤس کی وساطت سے شاباش دیتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک کے لئے ایک اچھا فیصلہ کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے اپنی popularity کو پس پشت رکھا جس کے لئے انہیں بہت بڑے اور سخت فیصلے کرنا پڑے جس میں تمام سبسڈی ختم کرنا پڑی۔ اگر نہ کرتے تو پھر یہ ملک survive نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے تمام وہ کام کئے جو اس ملک کے لئے بہتر تھے اور اس ملک کی بقاء کے لئے بہتر تھے۔ مجھے پتا ہے اور آپ کو بھی پتا ہے کہ اس وقت مہنگائی بہت ہے۔ کسی نہ کسی نے جو genuine لیڈر شپ ہو، اُنہوں نے اس بات کو face کرنا تھا اور سخت فیصلے کرنے تھے تاکہ اس ملک کی survival ہو کیونکہ آج کے ماحول میں بڑے بڑے ملک جیسے Russia ہے جس کے پاس ایٹم بم تھا۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب سپیکر! یہ آپ نے جناب عنایت اللہ لک کو بلایا ہے یا میرے لئے ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! یہ آپ کو اشارہ مل گیا ہے آپ کے چار منٹ ہو چکے ہیں last one minute.

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جی، اس لیڈر شپ نے وہ فیصلے کئے اور economy کو بہتر کرنے کے لئے تمام وہ اقدامات کئے جو وہ نہیں چاہتے تھے لیکن ٹارگٹ یہ تھا کہ اس ملک کی economy اور عوام کو اپ گریڈ کرنا ہے اور اس ملک کی جو sovereignty ہے اُس کو independent کرنا ہے۔

جناب سپیکر! بڑے بڑے ملکوں میںcrisis آئے۔ آپ ترکی کو لے لیں 1926 سے لے کر1960 تک وہاں کی جو کرنسی تھی ایک ڈالر کے مقابلے میں lira 9 تھی جو اُس کاstatus بنتا تھا اُن کے ہاں depression آیا اور اُن کی economy ایک دم down ہوئی۔ جب genuine لیڈر شپ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم نے اس کو face کرنا ہے اور اس ملک کی economy کو ٹھیک کرنا ہے جہاں 1 dollar equal 9 lira تھا آپ believe کریں کہ وہ دو ملین سے زیادہ چلا گیا اتنا down ہو گیا کہ ایک ڈالر کے مقابلے میں تقریباً 2.56 ملین تک چلا گیا۔ آپ دیکھ لیں، آپ تاریخ پڑھ لیں پھر انہوں نے 10 ملین کے نوٹ چھاپے۔ اپنی economy کو سنبھالا دینے کے لئے تمام اقدامات کئے کیونکہ وہ genuine لیڈر شپ تھی اور انہوں نے ترکی کو ترقی دینی تھی۔ 2004 میں یہی پوزیشن تھی۔ آج ترکی کی یہ پوزیشن ہے کہ 1 dollar 5.78 کے مقابلے میں ہے لیکن انہوں نے بہت سخت اقدامات کئے Inflation 25 percent تھی۔ یہ ہوتی ہے genuine لیڈر شپ جنہوں نے سخت فیصلے کر کے ملکوں کو survive کرنا ہوتا ہے اور عوام کو آگے لے کر جانا ہوتا ہے۔ Otherwise ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ شاید ہم اگلے دو، تین اور چار سال میں اسی crisis میں جائیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ اس economy نے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے اس لئے کھڑا ہونا ہے کہ کسی نہ کسی آدمی نے، لیڈر شپ نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ ہم اس سے آنکھ چرائیں یا اس کو face کر کے اس تمام خرابی کو ٹھیک کریں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب سپیکر! آپ مزا توڑ دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! آپ wind up کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس مرحلہ پر کیسے wind up کروں آگے رہا نہ پیچھے رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! میرے پاس جن معزز ممبران نے بات کرنی ہے اُن کی بہت بڑی لسٹ ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، last one minute

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ہماری طبیعت ہی نہیں ہے کہ ہم خوشامد کریں۔ یہ ہماری فطرت میں نہیں ہے لیکن جو حقیقت ہے اُس کو اُجاگر کرنا سامنے لانا بھی ایک فرض بنتا ہے اور انشاءاللہ ہمیں توقع ہے میں یہاں وزیراعظم جناب عمران خان کا اور فیڈرل گورنمنٹ کا ذکر اس لئے کر رہا ہوں کہ پنجاب کا بجٹ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اور اُن کے فیصلوں کے اوپر ٹوٹل dependent ہے کہ جو این ایف سی ایوارڈ سے ہمیں کچھ ملنا ہے ہمارا بجٹ اُسی پر depend کرتا ہے اگر وہاں صحیح فیصلے ہوں گے اور وہاں کے فیصلوں کا اثر بہتر ہو گا تو پھر صوبے کے بجٹ بھی بہتر ہوں گے تو اگر وہاں فیصلے غلط ہوں گے اور وہاں economy بیٹھ جائے گی تو صوبے totally depend کرتے ہیں فیڈرل حکومت کے معاشی فیصلوں پر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان! آپ wind up کرلیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ابھی باتیں تو میں نے کافی کرنی تھیں لیکن میں یہ امید کرتا ہوں کہ جس طرح فیڈرل گورنمنٹ نے فیصلے کئے ہیں انشاءاللہ اس ملک کا مستقبل بہتر ہو گا اس ملک کی direction اب صحیح ہوگئی ہے اور انشاءاللہ یہ ملک اب ترقی کرے گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمیشہ کی عزت اور اقتدار اللہ کی ذات کا ہے۔ سب سے پہلے Thanks to the Chair ہمارے قائد حزب اختلاف میاں حمزہ شہباز شریف کے آپ نے پروڈکشن آرڈر نکالے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر! میں اپنی آج کی speech کچھ اس شعر کے ساتھ شروع کروں گا جو بجٹ کے بالکل اہم اُس نقطے کے اوپر ہے:

لگا کر آگ شہر کو یہ بادشاہ نے کہا
اُٹھا ہے دل میں تماشے کا آج شوق بہت
جھکا کر سر سبھی شاہ پرست بولے
حضور کا شوق سلامت رہے شہر اور بہت

جناب سپیکر! چار دن سے یہاں پر facts and figures کی بات کی جا رہی ہے اور پچھلی حکومتوں پر تنقید کی جا رہی ہے۔ تنقید برائے تنقید کی جا رہی ہے خدارا ایوان کے اس طرف بیٹھے ہوئے اور دوسری طرف بیٹھے سارے عوام کے elected نمائندے اور selected نمائندے بیٹھے ہیں اُن کی بہت سی قربتیں اور احترام ہمارے ساتھ اُن کو حاصل ہے۔ آج facts and figures کی بات کی جاتی ہے۔(قطع کلامیاں)

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم عباس! آپ تشریف رکھیں۔ No cross talk۔ جی، جناب صہیب احمد ملک! آپ بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پچھلے بجٹ کے اوپر تنقید کی جاتی ہے آپ کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مشرف کے دور پر 6 ہزار ارب روپے قرضہ تھا زرداری صاحب کا دور آیا تو 15 ہزار ارب قرضہ تھا اور جب میاں محمد نواز شریف کا دور آیا تو 24 ہزار ارب روپے ہو گیا۔

جناب سپیکر! اُس کے اندر 11 ہزار میگا واٹ بجلی بنائی گئی، راہ راست اور ضرب عضب جیسے آپریشن کئے گئے اور ملک کا انفراسٹرکچر بنایا گیا، لاہور سے کراچی موٹر وے کا سنگ بنیاد رکھا گیا جو کہ آج تک میاں محمد نواز شریف کی ایک بولتی ہوئی تصویر ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House, Order in the House.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! لاہور میٹرو، راولپنڈی اسلام آباد میٹرو اور ملتان میٹرو کے پراجیکٹ بنائے گئے آج کل کے وزراء ٹی وی پر آکر کہتے ہیں اب یاد آیا تو کہنا جناب عمران خان آیا تھا۔ 5500۔ ارب روپے کا ان 10 ماہ میں قرضہ، سرمایہ کاری کے اندر 51 فیصد کمی، ڈالر کی قیمت میں 31 فیصد اضافہ جو کہ ہمارے ملک کی debt کو کم از کم 200 ملین اوپر لے گیا شرح سود کے اوپر اضافہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. This is not the way اپنی باری میں بات کر لیں۔ آپس میں cross talk نہ کریں۔ معزز ممبران اپنی باری میں بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بجٹ میں 2 ہزار کے اضافی ٹیکس لگائے گئے۔ کیا ان ٹیکسز پر جب ہم سب سے کوئی پوچھے تو بھائیوں اور بہنوں کو بتا دیں کہ خان آیا تھا؟ کل ہمارے بہت سے بہن بھائیوں نے ایگریکلچر پر بات کی مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ایوان کے اندر 75 فیصد معزز ممبران اسمبلی کا background ایگریکلچر کے ساتھ ہے انہوں نے کہا 72 سالہ تاریخ میں سب سے اچھا بجٹ ایگریکلچر کو دیا گیا۔ میرے بھائیوں جاگو! کسانوں جاگو! ہمارے بھائی، ہمارے چھوٹے کسان جن کی آپ لوگ بات کرتے ہیں کیا ان کو اتنا بڑا بجٹ دیا ہے جو 72 سالہ تاریخ میں پہلے نہیں دیا؟ یہ بالکل غلط ہے۔ ایگریکلچر کو اگر کسی نے کچھ دیا تو وہ میاں محمد نواز شریف نے اور میاں محمد شہباز شریف نے دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایگریکلچر کے کچھ نکات جلدی اُٹھانے چاہوں گا اور اپنی تقریر کو wind up کروں گا۔ کاٹن کی decline ہوئی جہاں سے آپ کا تعلق ہے، rice کی decline ہوئی جہاں سے ہمارے شیخوپورہ والے بھائی بیٹھے، شوگر کین کی decline ہوئی جہاں سے ہمارے بہت سارے بھائی یہاں پر موجود ہیں اور wheat کی decline ہوئی۔

جناب سپیکر! میرا تعلق تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال سے ہے وہاں پر سب سے زیادہ orange کی production ہوتی ہے جو کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے اس کی ٹیکنالوجی کے لئے کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے پیداوار زیادہ ہو جائے؟ یہاں تو wheat پر 31.2 percent decline ہوا، شوگر کین پر 19.4 percent decline ہوا اور کاٹن پر 12.7 percent decline ہوا۔ ان پر کسی قسم کی کوئی رقم مختص نہیں کی گئی اور seed کے لئے بھی کچھ نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کسانوں کا بہت زیادہ خیال رکھا صرف 15 فیصد ٹرانسفارمر بجلی پر ہیں اور 75 فیصد ڈیزل پر ہیں۔ وہ کسان، وہ ہاری جس نے صبح اٹھنا ہے اور رات کو گھر جا کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنا ہے یہاں جو سارے ایم پی اے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بتائیں کہ کیا کسان اپنے گھر میں بچت کر سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! Wind up کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ میں تحصیل بھیرہ اور بھلوال پر تھوڑی سی نظر ڈالوں گا۔ آپ کے اس ایوان میں گورنمنٹ کے ایک sitting Minister اور چار ایم پی ایز ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کو کچھ نہیں ملا، ضلع سرگودھا کو کچھ نہیں ملا۔ ضلع سرگودھا کو اگر اس کا حق ملا تو سابقا گورنمنٹ میں ملا۔ یہاں sitting Minister کو کچھ نہیں ملا، چار ایم پی اے حضرات بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں کہ انہیں ADP میں کیا ملا؟ ان کو کچھ بھی نہیں ملا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ہمارے لوکل مسترد شدہ سیاستدان فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا، ہم نے وہ کر دیا۔ مجھ سے on the floor of the House وعدہ کیا گیا مجھے منسٹر صاحب نے کہا کہ ریسکیو 1122 مکمل ہو گی لیکن اس کے لئے فنڈز زیرو، تحصیل بھیرہ 1122 کے لئے فنڈز زیرو، تحصیل بھیرہ بھلوال ہسپتال کا فنڈ زیرو جو ہماری حکومت نے منظور کیا تھا، اس کی بنیادیں پھٹ گئی ہیں لیکن اس کے لئے زیرو فنڈ رکھا گیا ہے۔ یہاں پر جوڈیشل کمپلیکس بھیرہ کی بات ہوئی اور یہ آپ کی وساطت سے ہوئی کیونکہ اس دن آپ ہی preside کر رہے تھے انہوں نے وعدہ کیا تھا لیکن جوڈیشل کمپلیکس بھیرہ کو کچھ نہیں ملا، بھلوال کو کچھ نہیں ملا۔۔۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخر میں سپیشل ایجوکیشن کی بلڈنگ کے بارے میں بات کروں گا۔ سپیشل بچے ہمارے ملک و قوم کے بچے ہیں پچھلی گورنمنٹ نے ان کو accommodate کیا اور اس گورنمنٹ نے تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں سپیشل ایجوکیشن کے لئے کوئی فنڈز نہیں رکھے۔ یہاں ہمارے دوست دریائے چناب والے بیٹھے ہیں، دریائے جہلم والے بیٹھے ہیں اور دریائے ستلج والے بیٹھے ہیں۔ فلڈ ہمارے گھروں تک پہنچنے والا ہے لیکن اس کے لئے کوئی لائحہ عمل نہیں ہے، کوئی طریقہ نہیں بنایا گیا۔ خدارا مجھے بتایا جائے کہ اگر کل کو فلڈ آ گیا تو اس

ایوان میں بیٹھے ہوئے وزیروں نے اس کے لئے کیا کیا ہے اور اس کے لئے کتنے فنڈز دیئے ہیں، یہ عوام کو کیا سکون دیں گے جب گھروں تک پانی پہنچ جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کی ہر بات آخری ہوتی جا رہی ہے اور آپ زیادہ بڑھتے جا رہے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ بھلوال کے لئے پچھلی گورنمنٹ نے جو کام شروع کیا تھا اس کے بارے میں، میں نے یہاں پر قرارداد جمع کروائی، ہمارے بھائی نے اس پر work کیا۔ آپ سے میری پُرزور گزارش ہے کہ خدارا ہمارا حق ہمیں دیں ہم نے ڈسٹرکٹ بھلوال بنوانا ہے اور انشاءاللہ ڈسٹرکٹ بھلوال بنے گا ورنہ ہمارے دوست بنی گالہ تک پہنچیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخری شعر کے ساتھ اپنی تقریر کو اختتام پذیر کرتا ہوں۔

میں آنے والے زمانوں سے ڈر رہا ہوں فراز
کہ میں نے دیکھی ہیں آنکھیں اداس لوگوں کی

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! بہت شکریہ۔ محترمہ آسیہ امجد!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کا تقدس پامال ہو رہا ہے اور آپ custodian of the House ہیں۔ یہاں آفیشل گیلری میں ایک ایڈوائزر بیٹھے ہیں اور اسمبلی کی روایت میں یہ کبھی بھی نہیں رہا ہے کہ ایڈوائزر آفیشل گیلری میں بیٹھیں۔ ہماری سائیڈ کی پولیٹیکل گیلری ہے

اور آفیشل گیلری اُس سائیڈ کی ہے جہاں آفیشلز بیٹھتے ہیں۔ یہ ہاؤس کے تقدس کا مسئلہ ہے اس لئے میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لایا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آج تو رانا مشہود احمد خان نے بڑے decent طریقے اور بڑے اخلاق سے بات کی ہے کل تو اس بات کا اظہار کرتے ہوئے حد کر دی گئی تھی۔ یہاں پر کل بھی فیصلہ ہو گیا تھا کہ آفیشل گیلری میں وزیر اعلیٰ کے spokesman بیٹھ سکتے ہیں اور پہلے بھی یہاں پر بیٹھتے رہے ہیں اس لئے اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کے تقدس کی بات ہے اس کا فیصلہ چیئر کرے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ کوئی non represented نہیں ہیں وہ وزیر اعلیٰ کے spokesman ہیں اور اس گیلری میں پہلے بھی بیٹھتے رہے ہیں۔ ان کا فرض ہے اور جناب کی مہربانی سے ہی یہاں پر وہ بیٹھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آسیہ امجد!

محترمہ آسیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب، معزز وزیر خزانہ جناب ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے ان حالات میں اتنا اچھا اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ ہیومن ڈویلپمنٹ کے لئے 9 جدید ہسپتال اور چھ جدید یونیورسٹیوں کا قیام جو اس سے پہلے کسی بھی حکومت نے کسی ایک بجٹ میں announce نہیں کیا ہماری حکومت کا یہ احسن اقدام اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہم انسانوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ دکھاوے کے انفراسٹرکچر پر ہم کام نہیں کرتے کیونکہ جب تک ہماری عوام پڑھی لکھی نہیں ہو گی اور صحت مند نہیں ہو گی تو ایسے انفراسٹرکچر پراجیکٹ کا کیا کرنا جو نہ صرف قرضوں پر بنائے جائیں بلکہ ان کو سبسڈی بھی دی جائے اور ان کی repayment کا کوئی پلان ہی نہ ہو۔ ایسے پراجیکٹس کا اللہ ہی حافظ ہے۔ پھر ایسے موقعوں پر ان قرضوں کا بوجھ عوام پر ہی ڈالا جاتا ہے اور

ملک کو دیوالیہ کر دیا جاتا ہے۔ کل ہم سب نے نیشنل اسمبلی میں جناب عمر ایوب کی تقریر سنی انہوں نے کچھ facts and figures on the record رکھے اور بتایا کہ پچھلی حکومت کو جب یہ احساس ہو گیا کہ عوام کا بھروسہ ان پر سے اُٹھ گیا ہے تو انہوں نے حکومت کو بغیر ڈرائیور کے گاڑی کی طرح چلایا اور کھائی میں گرا دیا تا کہ جو معاشی بحران وہ چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ آنے والی حکومت کو بھگتنا پڑے۔ میں اس کو اقتصادی دہشت گردی کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دے سکتی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اب تمام اقتصادی دہشت گرد اپنے کارناموں کے گیت گاتے پھرتے ہیں۔ ایک مشہور فارسی کا محاورا ہے کہ "پدرم سلطان بود۔"

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف ویسے تو بات اخلاقیات کی کرتے ہیں یا یوٹرن لے کر درس اخلاقیات کا دیتے ہیں اور ذاتیات پر اُتر آتے ہیں نہ صرف وہ بلکہ ان کا ہر نمائندہ جو بھی یہاں تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے وہ پہلے تو ذاتیات پر بات کرتا ہے پھر کوئی اور بات کرتا ہے۔ یہ ان کے قول و فعل میں تضاد ہے اس بات کا مظاہرہ بارہا یہ معزز ایوان دیکھ چکا ہے۔ جب جناب پرویز الٰہی سپیکر منتخب ہوئے تو ان کے حواریوں نے کس طرح ان کا گھیراؤ کیا اور انہوں نے جو کوشش کی اور مقدس ایوان میں ہلہ بولا، جو انہوں نے نازیبا زبان استعمال کی اور اسمبلی کے فرنیچر کو نقصان پہنچایا۔

جناب سپیکر! اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کے دلوں میں اسمبلی اور جمہوریت کا کتنا احترام ہے۔ یہ وہی ٹولہ ہے جو سپریم کورٹ آف پاکستان پر حملہ کرتا ہے اور اپنی ناجائز دولت کا منہ کھول کر اس وقت کے چیف جسٹس سید سجاد حسین شاہ کو اپنی دولت اور کرپٹ طرز عمل سے نکلواتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سب باتیں اس لئے یاد کروا رہی ہوں کہ شریف خاندان کے دلوں میں کسی ادارے کی عزت ہے، جمہوریت کی عزت ہے اور نہ ہی اپنی پارٹی کے کسی معزز ممبران کی۔ ہر چیز ان کی ذات کے ذاتی فائدے کے گرد گھومے تو پاکستان زندہ باد اور نہ گھومے تو فوج اور ادارے کو گالیاں۔ اس ضمن میں میرے پاس بات کرنے کو بہت کچھ ہے لیکن میں ماضی کی زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی کیونکہ اب نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں ان کی کرپشن کا چرچا عام

ہے بلکہ زبان زدعام ہے۔ قائد حزب اختلاف نے مہنگائی کا جو رونا رویا ہے وہ پہلے تو ان سے یہ پوچھا جائے کہ یہ کتنا trade deficit چھوڑ کر گئے تھے اور پنجاب پر کتنے قرضے چھوڑ کر گئے تھے؟

جناب سپیکر! میری یہ آپ سے درخواست ہے اور معزز وزیر قانون بھی یہاں پر موجود ہیں ان سے بھی یہ میری درخواست ہے کہ اس ایوان کو بتائیں کہ پچھلے دور حکومت میں کتنے Elite Force والے ان کی سکیورٹی پر تعینات تھے اور کتنے ان کی اولاد کی حفاظت پر مامور تھے؟ جن کے تمام اخراجات کا بوجھ حکومت پنجاب اور قومی خزانہ کو اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ اس غریب قوم کا پیسا جو صرف ایک خاندان اپنے اوپر خرچ کر رہا تھا اس وقت یہ درد کہاں تھا؟ ان کے قول و فعل میں ہمیشہ سے یہ تضاد رہا ہے اور اس ملک کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھا چکے ہیں اور کھوکھلا کرنے کے بعد اب غریب عوام کا درد ان کے دل میں بہت زور شور سے اُٹھ رہا ہے۔ شیر شیر کا نعرہ لگا دینے سے کوئی شیر نہیں ہوتا یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! اور ہمیشہ یہ بات بتائی جاتی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف ممبران کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! جی، کوئی بات نہیں، جو شیر ہوتا ہے وہ جنگل میں ہوتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ کس طرح آپ لوگوں کو اس نے گھیرا ہے، سرکس کے شیر اس طرح آتے ہیں، گول گول گھومتے ہیں اور گھوم کر چلے جاتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف ممبران کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، please wind up کرلیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! یہ شیر شیر عوام کا خون چوس کر جو نعرے لگوا رہے ہیں ان کو بس رہنے دیں یہ سرکس کے شیر ہم نے بہت دیکھے ہیں اور یہ جو ہمیں دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ بجٹ منظور نہ ہونے دیں گے تو یہ بات کان کھول کر سن لیں کہ یہ بجٹ منظور ہوگا اور کسی کا بڑا بھی اس بجٹ کو منظور ہونے سے نہیں رُوک سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے مائیک دیا۔ ہمارا یہ صوبہ، جو مقروض صوبہ ہے اس میں صبح سے سن رہے ہیں کہ غریب کو روٹی نہیں مل رہی اور بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم یہ بجٹ پاس کروائیں گے، دھمکی آمیز لہجوں میں کہتے ہیں کہ بجٹ پاس کروائیں گے۔ ہمیں بھی پتا ہے کہ یہ بجٹ پاس ہو جانا ہے لیکن جو یہ بجٹ پاس کرنے جا رہے ہیں کیا وہ عوام کے لئے بہتر ہے؟---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ انہیں کہیں کہ اگر سننا ہے اور بات کرنے دینی ہے تو میں کر لیتا ہوں لیکن یہ قوالوں کی طرح جو قوالی شروع ہو جاتی ہے یہ انتہائی نامناسب بات ہے۔ میں بات کرنے کے لئے کھڑا ہوں اور طرح طرح کے فقرے کسنے شروع کر دیتے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار تو نہیں ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضٰی! Carry on. Please order in the House. جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ تاریخ ہمیں کیا کہے گی کہ جس دور کو ہم سارے کہتے ہیں کہ وہ ڈاکوؤں کا تھا، چوروں کا تھا اور لیٹروں کا تھا تو اس میں غریب کو تو روٹی ملتی تھی آج جو ایمانداروں کا حوالہ دے رہے تھے، جناب سعید اکبر خان میرے بزرگ ہیں اور میں ان کی بات سن رہا تھا، میں کوئی ان کو respond نہیں کر رہا، میرے ان سے خاندانی تعلق ہیں اور میرے بزرگوں کے وہ تعلق والے ہیں اور اللہ کرے کہ وہ پیار و محبت ہمیشہ قائم رہے۔

جناب سپیکر! وہ کہہ رہے تھے کہ لیڈر شپ جو ہوتی ہے وہ سخت فیصلے کرتی ہے اور قومیں اس سے بن جاتی ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ جو لیڈر ہوتے ہیں جو قیادتیں ہوتی ہیں وہ مشکل فیصلے کرتی ہیں اور قومیں ان سے اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اگر آپ seventies میں جائیں اور بھٹو شہید کا دور دیکھیں تو اس وقت یہ ٹوٹا ہوا ملک تھا، یہ بیٹھی ہوئی اکانومی تھی، نوے ہزار جنگی قیدی تھے، پچاس ہزار مربع میل رقبہ انڈیا کے قبضے میں تھا اور یہ بے آئین زمین تھی۔

جناب سپیکر! میرے قائد نے اس زمین کو آئین دیا، اس زمین کو وہ نوے ہزار جنگی قیدی واپس لا کر دیئے اور پانچ ہزار مربع میل رقبہ انڈیا سے واگزار کرایا۔ آج جو میرے بھائی سمندر پار پاکستانی اس ملک میں آ کر کہتے ہیں کہ ہم عمران خان کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں تو اگر آپ اس seventies کو چھوڑ دیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اگر بھٹو شہید پاسپورٹ کا حق نہ دیتے تو وہ لوگ سمندر پار ہوتے۔ آج وہ اپنے آپ کو جو ہماری اکانومی کی ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں تو یہ ریڑھ کی ہڈی نہ ہوتی۔ اس نے بھی مشکل فیصلے لئے تھے اس کو بھی کہا گیا تھا کہ اگر ایٹم بم نہیں بناؤ گے تو اس ملک کے وزیراعظم رہو گے اگر ایٹم بم بناؤ گے تو نشان عبرت بن جاؤ گے لیکن اس نے کہا تھا کہ میں تاریخ کے ہاتھوں زندہ رہنا چاہتا ہوں اور میں کسی آمر کے سامنے جھکنے سے تاریخ کے ہاتھوں زندہ رہنا بہتر سمجھتا ہوں۔ وہ مشکل فیصلہ تھا یہ کون سا مشکل فیصلہ ہے کہ آپ دال مہنگی کر رہے ہو اور آپ چینی مہنگی کر رہے ہو۔ چینی شوگر مافیا کو دیکھیں ان کو سبسڈی دے دی گئی ہے جب میرے کاشتکار سے گنا خریدتے رہے ہیں تو اس وقت یہ حکومت کہاں مر گئی تھی؟ اس وقت حکومت کو کیوں ناں سبسڈی یاد آئی، اس وقت کیوں ناں کٹوتیاں اور رعایتیں یاد آئیں؟ اس لئے کہ یہ عوام اور کسان کی نمائندہ حکومت نہیں ہے۔ یہ ایک خاص ایجنڈے پر ایک مخصوص کام کی خاطر آئے ہیں لیکن جو بھی یہ کہہ لیں، جو بھی یہ کر لیں، یہ جیلیں بھر لیں، یہ جس جس کو گرفتار کرنا ہے کر لیں، آج میاں محمد نواز شریف بھی جیل میں ہیں، آج جناب آصف علی زرداری بھی جیل میں ہیں، آج جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی جیل میں ہیں اور آج محترمہ فریال تالپور بھی جیل میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ جتنے چاہیں ہمارے آخری کارکن تک جیل میں ڈال لیں لیکن خدارا، خدارا اس ڈالر کو لگام ڈالیں جو ہر روز چار چار، پانچ پانچ روپے کی چھلانگیں لے رہا ہے۔ روزے غریبوں نے رکھے ہیں اور درجات ڈالر کے بلند ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ لگا لیں پھر اوپر سے کہا جاتا ہے کہ ہماری اکانومی بہت جلد بہتر ہو جائے گی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! پوچھ لیں اگر ان کو کوئی complaint ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! Carry on. Please order in the House.

جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بات کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل، آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج ہمارا یہ پنجاب 842۔ارب روپے کا مقروض ہے۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. Order in the House. No, cross talk. جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر میرے سے کوئی اعتراض ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن میں ایک چیز۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بات ہی کر رہا ہوں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر مجھ سے کوئی اعتراض ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بات ہی کر رہا ہوں۔ آپ irritate نہ ہوا کریں۔ یہ ہوتا رہتا ہے لیکن جب آپ irritate ہوتے ہیں تو اس وقت مسئلہ پیدا ہوتا ہے، آپ خوش دلی سے سنا کریں۔ میرے بیٹھنے سے بھی یہ 842 سے 642 نہیں ہو سکتا ان کے 9 مہینوں میں 150۔ارب ان کا ہی ہے۔

جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ جب 1977 میں پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے 78-1977 کا آخری بجٹ دیا تھا اس وقت پنجاب پر کوئی قرضہ نہیں تھا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! پہلے اہناں دا کچھ کر لیسو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: order in the House: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں بات نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! مجھے بات نہیں کرنے دی گئی اس لئے میں احتجاجاً بات نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! آپ بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
سندھ صوبہ چور ہے کی آوازیں)

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! آپ کا احترام سر آنکھوں پر لیکن میں بات نہیں کروں گا۔ اگر میری زبان بند کر کے یہ تاریخ میں زندہ رہ سکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ انہیں تو شرم آنی چاہئے جس صوبے کو یہ چور کہہ رہے ہیں آج بھی اس صوبے نے ٹیکس فری بجٹ دیا ہے۔ آج بھی سندھ کے اندر ملازمین کی تنخواہیں 15 فیصد بڑھائی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی جا کر دیکھیں کہ ہسپتالوں میں لوگوں کو ادویات مل رہی ہیں، آج بھی وہاں پر تعلیم مل رہی ہے۔ آج بھی تھر کول جیسے پاور پراجیکٹ شروع ہو رہے ہیں۔ آج بھی اگر پاکستان کے اندر کوئی صوبہ مفت بجلی دے رہا ہے تو وہ سندھ کا صوبہ ہے جو تھر پاور پراجیکٹ کے ذریعے تھر کے لوگوں کو مفت بجلی دے رہا ہے۔ یہ باتیں کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم تاریخ بدل دیں گے۔

جناب سپیکر! میں احتجاجاً بیٹھ رہا ہوں اور انہیں کہیں کہ یہ اس پر اپنا کوئی کر سکتے ہیں تو کریں۔ اگر ان کے پاس ایک بندہ شہباز گل نہ ہو تو باہر انہیں سپوکس مین نہیں ملتا۔ یہ اسے پکڑ کر لاتے ہیں کہ آپ ذرا بریفنگ دے دو۔ شہباز گل صاحب میں تساڈا مشکور آں کہ تسیں ہو اگر تسیں نہ ہوندے تے شاید اہہ رل جاندے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ مسرت جمشید!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سید حسن مرتضٰی پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں انہیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ کو میں نے نہیں بٹھایا بلکہ وہ خود بیٹھ گئے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! انہیں بات کرنے دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! سید حسن مرتضیٰ خود بیٹھ گئے ہیں میں نے انہیں نہیں بٹھایا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ پارلیمانی لیڈر ہیں انہیں بات کرنے دی جائے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ ہماری پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں انہیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید علی حیدر گیلانی! دیکھیں سید حسن مرتضیٰ خود بیٹھ گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ کی باتیں ختم ہو گئی تھیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہاؤس in order کرائیں اور سید حسن مرتضیٰ کو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! Last one minute آپ اپنی بات wind up کر لیں۔ order in the House جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اپنی بات wind up کر رہا ہوں میں اپنے وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو ٹیکسوں کی بھرمار لگادی ہے۔ آپ نے تنخواہ دار کی تنخواہ میں دس فیصد اضافہ کیا ہے لیکن آپ ٹیکس سلیب نیچے لے کر آئے ہیں اس سے شاید اسے پلے سے بھی کچھ دینا پڑے لیکن اسے ملنا کچھ نہیں ہے۔ مہنگائی اپنے عروج پر ہے اور اس مہنگائی کے دور میں اگر آپ غریب سے جینے کا حق چھین رہے ہیں تو یہ انتہائی زیادتی ہے اس پر نظر ثانی کی جائے یہ بجٹ ریلیف بجٹ نہیں ہے بلکہ یہ تکلیف بجٹ ہے اور پورے صوبے میں لوگ اس سے تکلیف میں ہیں۔ آپ زراعت کو دیکھیں ہم میں سے اکثریت لوگوں کی اکانومی زراعت پر base کرتی ہے اور کبھی آپ

نے یہ سوچا ہے کہ کاشتکار دن بھر محنت کرتا ہے رات کی ٹھنڈی اور سرد راتوں میں جاگ کر اپنی فصلوں کو پروان چڑھاتا ہے اور جب اس کی فصل کی برداشت کا وقت آتا ہے تو مڈل مین جو دلال ہے جو آڑھتی ہے جو ADBP کی شکل میں ہے جو کسی بھی فنانس بنک یا جہاں سے اس کی loaning ہوئی ہوتی ہے اس کی فصلیں تو وہ کھا جاتے ہیں۔ آج کاشتکار اپنی کوئی چیز بیچے بغیر بجلی کا بل ادا نہیں کر سکتا، اس پر ترس کھائیں۔

جناب سپیکر! میں آج صبح گھر سے نکلا تو مجھے 9 لاکھ روپے کا انکم ٹیکس نوٹس ملا۔ میں ایک چھوٹا کاشتکار ہوں میرے پاس اتنی زمین نہیں ہے جتنا مجھے ٹیکس ٹُھک گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک عام آدمی کہاں سے وہ ٹیکس پورے کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! Wind up کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! Wind up ہی ہے میں تے چھوٹے چھوٹے points دس رہیا آں۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ آپ ہیلتھ سیکٹر میں چلے جائیں اس وقت ہمارا پنجاب ایڈز کے مریضوں میں نمبر 1 پر ہے ہمارے پورے پورے اضلاع اس کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ ہمارے ہاں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں اس کی screening کے لئے کچھ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو لاڑکانہ میں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے تو آپ کے ضلع کی بھی فکر ہے کیونکہ وہاں بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے تو لاڑکانہ میں سنا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! لاڑکانہ پنجاب نہیں ہے لیکن میں تو پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ لاڑکانہ میں کوئی ideal حالات ہیں لیکن یہاں بھی کوئی ideal صورتحال نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! رجوعہ میں بڑا اسنا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شہباز کا چیک کرائیں اس کا HIV positive ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں چنیوٹ نہیں جاتا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کل ایک مریض مرا ہے جو بالکل میرا ہمسایہ تھا۔ چھ ماہ اس کی ٹریٹمنٹ ٹی بی کی کرتے رہے ہیں لیکن وہ بے چارہ کل فوت ہو گیا ہے۔ یہ بڑاserious issue ہے اس پر وزیر صحت کو بھیonboard لینا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! پلیزwind up کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میںwind up ہی کر رہا ہوں۔ کسی بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں، کسی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں اور کسی بھی BHU میں ادویات نہیں مل رہیں۔ اربوں روپیہ تنخواہوں کی مد میں جاتا ہے لیکن ادویات کے لئے زیرو بجٹ ہے۔ اگر وہاں پر ادویات دی جائیں تو شاید وہ بہتر ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی وقتاً فوقتاً عرض کرتا رہا ہوں کہ گورنمنٹ سیکٹر میں ایجوکیشن بالکل ختم ہو چکی ہے، مافیا ہماری حکومت میں شامل ہو چکا ہے یا حکومت سکول مافیا میں شامل ہو چکی ہے لیکن اسے لگام دینے والا کوئی نہیں ہے۔ وہ فیسوں کی مد میں لاکھوں روپے لے رہے ہیں اگر گورنمنٹ کا سکول سسٹم بہتر کیا جائے اور یہ ہماری حکومت کا نعرہ بھی تھا کہ ہم طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ کریں گے اور ہم ایک نصاب کریں گے اگر یہ کر لیں تو میرے خیال میں وہ بہتر ہو گا بجائے اس کے کہ یہاں ایک دوسرے پر تنقید کر کے وقت ضائع کیا جائے۔ بہتری کی کوئی تجاویز ہیں تو ہونی چاہئیں۔ بہت مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اتنے دنوں کی تقاریر سننے کے بعد اس بجٹ کا جو سب سے اچھاfeature مجھے سمجھ آیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ وہ بجٹ ہے جو جس کو تکلیف پہنچانی ہےproper تکلیف پہنچا رہا ہے اور جسے ریلیف پہنچانا ہے انہیں ریلیف بھی پہنچ رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جو سارا شور شرابا اور طوفان مچا رہے ہیں یہ بے چارے اپنے غم غلط کر رہے ہیں کیونکہ ان کے قائد حزب اختلاف نے جو تقریر کی ہے اس نے پورے پنجاب کے عوام کو، اپوزیشن کو سابقا اور موجودہ لوگوں کو مایوس کیا ہے۔ لوگ تو ان سے بجٹ پر تقریر expect کر رہے تھے لیکن انہوں نے اتنی رام لیلا کی سٹوری اور ایسی دُکھ بھری داستان سنائی جس میں بجٹ کے کوئی facts and figures موجود ہی نہیں تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب یہ اس غم کو غلط کرنے کے لئے بار بار شہباز صاحب کو یاد کرتے ہیں ہمیں بہت اچھی طرح سے پتا ہے کہ آپ کو شہباز صاحب کیوں یاد آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 20-2019 پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ Undoubtedly, as for as the public is concerned it is one of the best budget of Punjab. وہ مافیا جنہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا تھا ان کے لئے یہ بجٹ واقعی بہت ہی چُبھتا ہوا اور بڑا دُکھ بھرا ہے۔ ہم ان کے دُکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سابق حکمرانوں نے پچھلے دس سالوں میں ایک بازار گرم کر رکھا تھا اور اس بازار کا نام تھا کہ "لوٹو اور باہر کے ممالک میں اپنی جائیدادیں بناؤ اور وقت آنے پر پھوٹو" میں اس مقدس ایوان میں یہ مطالبہ کرتی ہوں اور جناب محمد بشارت راجا کی اس بات سے اتفاق کرتی ہوں کہ جس طرح سے وفاقی سطح پر ایک اعلیٰ سطح کا تحقیقاتی کمیشن بنایا جا رہا ہے ایسا ہی کمیشن پنجاب میں بھی تشکیل دیا جائے۔ پنجاب میں یہ کمیشن تشکیل دینا انتہائی ضروری ہے کیونکہ صوبہ پنجاب میں لوٹ مار کا quantum بہت زیادہ تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گی کہ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے وہ ممبران جنہوں نے پنجاب ہاؤس میں ٹھہرنے کے بعد پیسے جمع نہیں کرائے، یہ بہت تھوڑی amount ہوتی ہے تو ان کے خلاف 420 کی ایف آئی آر درج کی جائے اور ان کی رکنیت بھی معطل ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ جو لوگ default کر گئے تھے ان کا پنجاب ہاؤس میں stay ہمیشہ کے لئے ban کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! تحریک انصاف نے مشکل حالات میں یہ بجٹ پیش کیا ہے۔ وہ لوگ جو کہ پچھلے 35 سالوں سے اس ملک پر حکمرانی کرتے رہے ہیں انہوں نے 600،600 کروڑ کے گھر، جاتی امرا کا محل، سرے محل اور دبئی میں ٹاور بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا چمڑے کا کاروبار ہے، انڈا بھی ان کا اور مرغی بھی انہی کی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف پاکستان کے غریب، بے آسرا اور بے یارومددگار عوام انہی دو شاہی خاندانوں کے رحم و کرم پر تھے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ:

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کُنبہ جوڑا

جناب سپیکر! اب ان دونوں شاہی خاندانوں کے بچے اکٹھے ہو کر پریس کانفرنس کرتے ہیں، انہوں نے ابّو بچاؤ تحریک شروع کی ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم بجٹ کے خلاف اور غریبوں کے لئے تحریک چلانے لگے ہیں۔ جب میں نے سابقہ حکومتوں کے بجٹ کے ساتھ اس بجٹ کا موازنہ کیا تو اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کا one of the best budget ہے۔ اس میں تعلیم کو بہت زیادہ فوکس کیا گیا ہے۔ رواں مالی سال کے لئے اس بجٹ میں 383۔ ارب روپے تعلیم کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ چھ نئی یونیورسٹیاں بنانے کا منصوبہ بھی اس بجٹ میں شامل ہے۔ اس پنجاب کو پہلے پورے برصغیر کا اناج گھر کہا جاتا تھا جبکہ سابق نااہل حکمرانوں نے شعبہ زراعت کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ تحریک انصاف کی حکومت نے زراعت پر بھی سبسڈی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہمارے اس بجٹ کا main focus عام آدمی ہے۔ ہم نے اس بجٹ میں خراج شہداء پروگرام، پناہ گاہ، سرپرست پروگرام، ہم قدم پروگرام جیسے منصوبے شروع کئے ہیں۔ یہ وہ منصوبے ہیں جو صرف اور صرف غریب عوام کی بھلائی کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ سابقہ حکمرانوں نے جنوبی پنجاب کے لئے دعوے تو بہت کئے لیکن عملی طور پر جنوبی پنجاب کے لئے کچھ نہیں کیا۔ یہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے جس طرح کے شوشے چھوڑ رہے ہیں وہ بھی کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ ہماری حکومت نے

جنوبی پنجاب کے لئے بجٹ کا35 فیصد مختص کیا ہے۔ یہ محروم طبقوں کے لئے message ہے کہ یہ حکومت صرف اور صرف غریب اور محروم طبقے کا خیال رکھے گی۔

جناب سپیکر! اکثر کہا جاتا ہے کہ سابق حکمرانوں نے صرف لاہور میں بجٹ لگایا ہے۔ یہ بھی ایک misunderstanding ہے۔ لاہور میں بھی صرف چند علاقوں پر بجٹ خرچ کیا گیا ہے۔ جاتی امرا، ماڈل ٹاؤن، ڈیفنس اور گلبرگ کے علاقوں میں زیادہ تر بجٹ خرچ کیا گیا ہے کیونکہ یہاں پر ان کے camp offices اور گھر تھے۔ شمالی لاہور جس حلقہ سے میرا تعلق ہے اسے بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر آپ شمالی لاہور کو دیکھیں تو جنوبی پنجاب کو بُھول جائیں گے۔ ان کی priority میں پورا لاہور بھی نہیں تھا بلکہ ان کی priority میں لاہور کے صرف وہ علاقے تھے کہ جہاں پر یہ خود رہتے تھے۔

جناب سپیکر! لاہور میں بھی ایسے علاقے ہیں کہ جہاں پر بالکل کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوئے۔ یہ ان کے لئے شرمندگی اور ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ خادم اعلیٰ کو صرف long shoes پہننے کا شوق تھا جبکہ انہوں نے لاہور میں واسا کے حوالے سے کوئی کام نہیں کیا تھا۔ لاہور میں بھی لوگ گندہ پانی پیتے ہیں۔ آپ رائے ونڈ کی بات کر پام سے آگے کے علاقے دیکھیں تو حیران ہو جائیں گے کیونکہ وہ علاقے عبرت کا نشان نظر آتے ہیں۔ انہوں نے اس صوبے اور شہر میں دس سال حکومت کی ہے لیکن لاہور کے بہت سے علاقے اب بھی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس دُعا کے ساتھ اپنی تقریر ختم کروں گی کہ یہ بجٹ عام آدمی کی زندگی میں تبدیلی لائے اور کرپٹ مافیا کو ان کے صحیح مقام پر پہنچائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب ملک احمد سعید خان بات کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ملک احمد سعید خان تو اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں البتہ میں حاضر ہوں۔ آپ مجھے تقریر کرنے کا موقع عنایت کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے۔ اب محترمہ طحٰیا نون بات کریں گی۔

محترمہ طحٰیا نون: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے کیا میں انگلش میں تقریر کر سکتی ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ انگلش میں تقریر کر لیں۔

MS TAHIA NOON: Thank you Mr Speaker that you have allowed me to speak in English. In the budget of 2019-20 out of total 2300 billion rupees 350 billion rupees are allocated for the development project which constitutes 15 percent of the total budget as compared to PMLN's previous budget which was 635 billion rupees that constituted 32 percent of the total budget. There is a decrease of 50 percent in the development budget. It is actually a greater decrease simply because of inflation and devaluation. These mean that you are not getting even 50 percent of the budget but we are getting less. I would like to point out Sir, that I am talking only about 15 percent of the budget. The other 85 percent of the budget consists of items such as current expenditure, loans, expenses and debt payments. These have not been clearly or comprehensively shared. One such example is that 50 billion rupees which is not a small sum, 50 billion rupees is actually about 14 percent of the ADP and 50 billion rupees has been put under the heading of special initiatives. Now, Mr Speaker what are these special initiatives? This is a very large sum for which we have no clarity. Of this 15 percent of the budget there is a heavy reliance on unexplored PPP projects. I really hope that the expectation would make the reality.

Mr Speaker! Higher Education is using 28 percent of the ADP for new schemes. Primary and Secondary Health Care is using just 24.5 percent for new schemes. Water supply and Sanitation have 1765 schemes out of which 5.8 percent are new. Local Government and Community development 5.6 percent, Roads 4.6 percent, Irrigation, 32 percent and Agriculture has ADP of rupees four hundred and sixty six million out of which 133 million rupees are for new schemes. What I am trying to say Mr Speaker is that most of the works, the majority of

the works you will see come out of the works which were started by the PML(N) government under the leadership of Mian Shahbaz Sharif.

Mr Speaker! While I am grateful that many of the roads and schemes that I asked for have been included in the budget I am deeply disappointed that the Salam Sargodha express way was not included.

Mr Speaker! Punjab provides 98 percent of citrus in Pakistan out of this Sargodha produces above 40 percent of Punjab Citrus and 90 percent of this comes from the Bhalwal region. Bhalwal produces about two million tons of Citrus each year. This brings a forex benefit to Pakistan of about two hundred million dollars. Former MNA Malik Adnan Hayat Noon proposed Bhera interchange and it was construed. Which brought prosperity economically, socially and health wise to the area. The express way is critical, it is necessary for the people and the development of the area.

Mr Speaker! Bhalwal must have its own dedicated Citrus research center and nursery. Emphasis is upon the nursery. The stock should originate from healthy trees. At the moment, the germ plasm we have, has become old by reuse. They are susceptible to disease canker and scab. Our "kinnow" will slowly be taken out of the market as we have competition from Egypt, China, Spain, USA and Turkey. They are slowly entering into our market and this is due to poor transport, water shortage and the disease. Bhalwal is having to rely more and more heavily on canal water because the ground water is brackish. The fact that we have a 200 million dollars industry that has no support no strengthening, which shows that it is naturaly and ecologically fit for citrus. It should be helped to grow it should be nourished and not left to be ruined. Bhalwal also has no water. There is no potable water for its people. Finally the hospital in bhalwal needs a trauma and emergency

center this is a midpoint of the Motorway and all the villages and Abadis in the region need basic health units.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے آج مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا اور پنجاب کی تاریخ میں اتنا developmental and focused بجٹ پہلے کبھی پیش نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! سب سے بڑا اور عظیم مقصد institutional reforms تھا جس میں سوشل پروٹیکشن، ہیومن ڈویلپمنٹ اور regional equalization آتے ہیں جس پر وزیر خزانہ نے سارے بجٹ میں focus کیا ہے۔ اس کے بعد جو consolidated local government system دیا ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار ہوگا اور غریب آدمی تک اس کے اثرات جائیں گے۔

جناب سپیکر! بے گھر افراد کے لئے پناہ گاہوں کا منصوبہ ایک بہت بڑا land mark ہے اور اُنہیں جو سہولتیں مل رہی ہیں یہ بہت ہی اچھا اقدام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Schools, Higher Education اور نئی چھ یونیورسٹیوں کا ایک سال میں قیام یہ بھی ہمارے پنجاب کے لئے ایک land mark ہوگا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ وزیر اعظم کا جو شجر کاری کا منصوبہ ہے وہ بھی ایک عظیم کام ہے۔ ہم نے اپنے ملک کو green بنانا ہے، ہم نے درخت لگانے ہیں اور وزیر اعظم نے پاکستان کو زیادہ سے زیادہ green کرنے کا جو وژن دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں بھی یہ رواج اسی طرح قائم ہوگا۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی-29 گجرات کے ہر گاؤں میں پینے کے صاف پانی کے filtration plant لگائے جائیں اور جس طرح لاہور میں رنگ روڈ ہے اسی طرح ہر گاؤں میں ایک ring street ہوتی ہے جس کو ہم پنجاب میں کڑا کہتے ہیں تو ہر گاؤں کے اس کڑے کو پختہ کیا جائے تاکہ لوگوں کو communication کے حوالے سے بھی آرام ہو۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو ایک اور تجویز دوں گا کہ جلال پور جٹاں میں ایک ٹراما سنٹر بنایا جائے کیونکہ وہاں پر اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جلال پور جٹاں / گجرات روڈ ہے اُس کے لئے میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی لہٰذا اُس روڈ کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ بجٹ تقریر کا صفحہ نمبر 7 دیکھیں اس کے لئے ہمارے وزیر خزانہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آپ بجٹ تقریر کے پیرا گراف نمبر 16 کے پانچویں سٹار کو دیکھیں جس میں خواجہ سراؤں کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے وہ بہت خوش ہوں گے۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ 20 کروڑ روپے بھی بہت کم ہیں اس کو بڑھا کر 50 کروڑ روپے کئے جائیں تا کہ اُن کے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ نے چونکہ ہر ممبر کو پانچ منٹ کا ٹائم دینا ہوتا ہے لہٰذا میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ رئیس نبیل احمد!

رئیس نبیل احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اتنے اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ ہم ابھی بات کرنا شروع ہی کرتے ہیں تو اُس طرف بیٹھے ہوئے ہمارے معزز ممبران بڑے خفا ہونے لگ جاتے ہیں۔ جب یہ اس بجٹ کو بڑا خوبصورت بجٹ کہتے ہوئے مبارکبادیں دے رہے ہوتے ہیں تب ہم بھی تو برداشت کر رہے ہوتے ہیں تو یہ بھی ہمیں تھوڑا سا برداشت کر لیا کریں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پاکستان کے 12 کروڑ عوام کے سب سے بڑے صوبے کے ہم عوامی نمائندے ہیں اور عوام کی نظریں ہمارے اوپر ہوتی ہیں جس طرح کے الفاظ کا یہاں پر چناؤ ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے دونوں طرف سے الفاظ کا کوئی بہتر چناؤ ہونا چاہئے تا کہ ہم اپنی عوام کو کوئی positive message دیا کریں۔

جناب سپیکر! آپ بہتر طریقے سے جانتے ہیں کہ ہمارے حلقے کافی پسماندہ ہیں اور عرصہ دراز سے کسی نے بھی ہمارے حلقوں میں کوئی میگا پراجیکٹ دینے کی مہربانی نہیں فرمائی۔ یہ حکومت جو اپنے آپ کو تبدیلی سرکار کہتی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ ان کی پالیسیاں بھی کچھ اُس طرح سے ہی ہیں کہ پوری تحصیل صادق آباد پاکستان پیپلز پارٹی نے جیتی ہے شاید اس وجہ سے ہماری تحصیل صادق آباد کے لئے کوئی ایک بھی پراجیکٹ نہیں رکھا گیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پچھلے دور میں بھی عوامی نمائندوں کو پوری funding نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! مجھے پچھلی دفعہ بھی بات کرنے کا موقع ملا تھا میں نے گزارش کی تھی کہ ہمارے حلقے میں صاف پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جس کی وجہ سے بیشتر بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمارے حلقوں کی حالت یہ ہے کہ غریب آدمی ہسپتالوں میں نہیں جا سکتا کیونکہ سڑکوں کا بہت بُرا حال ہے۔ اگر وہاں بارش ہو جائے تو لوگ گھروں تک محدود ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ میرے حلقے کی بیشتر یونین کونسلیں ایسی ہیں جہاں پر پبلک ہیلتھ یعنی سیوریج کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ حالیہ دنوں کی بات ہے کہ ایک بچی اپنے گھر کی چھت پر کھیل رہی تھی اور نیچے گر گئی انہوں نے ریسکیو 1122 کو فون کیا تو ریسکیو کی گاڑی ان کے گھر تک نہیں پہنچ سکی کیونکہ وہاں پر سیوریج کا گندا پانی موجود تھا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اگر یہ تبدیلی کا نعرہ لگاتے ہیں تو کم از کم یہ اس تبدیلی میں جو ہماری غیور اور غریب عوام ہے اس کے لئے بھی سوچیں اور ان کے لئے بھی کچھ کریں۔ آپ پٹرول کی قیمتیں دیکھیں جس طرح بڑھی ہیں اور جس طرح ڈالر کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ جب پٹرول کی قیمت بڑھتی ہے تو اس کا براہ راست اثر غریب آدمی پر ہوتا ہے اور کاشتکار پر ہوتا ہے۔ ہم زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ڈیزل یا پٹرول کی قیمت بڑھنے کا اثر ایک موٹر سائیکل چلانے والے پر بھی ہوتا ہے اور ایک عام کسان یا ہاری پر بھی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! بجلی کی قیمتیں بھی بڑھائی گئیں، سوئی گیس کی قیمتیں بھی بڑھائی گئیں اور ٹیکس ریٹ بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود یہ لوگ اٹھتے ہیں اور مبارکباد دینا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم مبارکباد دیتے ہیں کہ یہ بجٹ بہت اچھا ہے۔ یہ یا تو باہر نہیں جاتے یا اپنے حلقوں میں نہیں جاتے اس لئے ان کو بتانے والا نہیں ہے کہ غریب کس حال میں زندگی گزار رہے ہیں۔ غریبوں کا بہت بُرا حال ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو شاید اندازہ ہو گا کیونکہ میں نے آپ کو اپنے حلقے میں جاتے دیکھا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ غریب بڑا پریشان ہے۔ یہ اُٹھ کر تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ لُٹ گئے، یہ کر دیا وہ کر دیا۔ چلیں! جو ہوا سو ہوا انہوں نے کیا کیا ہے؟ یہ تو بتائیں کہ انہوں نے ایک سال میں غریب کے لئے کیا کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومت سے کہیں زیادہ بُرے حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ کل سردار اویس احمد خان لغاری فرما رہے تھے۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی اور انہوں نے ہمارے قابل احترام سپیکر صاحب کا ذکر کیا کہ ان کا بڑا سنہرا دور تھا اس لئے چاہئے تو یہ تھا کہ اِن کو چاہئے سپیکر کی بجائے وزیر اعلیٰ کے منصب پر فائز کر دیتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جائز بات ہے کیونکہ ان سے تو معاملات نہیں چل رہے انہی کو یہ منصب دے دینا چاہئے تھا۔ چودھری صاحب شاید ان سے بہتر چلا لیتے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ بہتر چلا لیتے کیونکہ ان کا دور واقعتاً سنہرا دور تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ انہوں نے ایک ہی کام پکڑا ہوا ہے کہ ایوان میں اٹھیں گے اور پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں گے کہ انہوں نے یہ کر دیا ہے اور انہوں نے وہ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مہربانی فرمائیں، یہاں جناب سپیکر موجود نہیں ہیں ورنہ میں ان کی موجودگی میں بھی کہتا آپ ان کو مشورہ دیا کریں اور یہ ان سے کچھ نہ کچھ مشورے لے لیا کریں ان کو کچھ فائدہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں وزیر اعلیٰ موجود نہیں ہیں اگر موجود ہوتے تو میں ان کو یاد دلاتا کہ جس طرح ہم جنوبی پنجاب کے دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اسی طرح وہ بھی انہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر خزانہ موجود تھے شاید میں بولنا شروع ہوا ہوں تو چلے گئے ہیں۔ میں ان کو بھی

یاد کراتا ہوں کہ وہ بھی جنوبی پنجاب کے دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جنوبی پنجاب کے صوبے کا وعدہ کر کے آئے ہیں۔ یہ عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ آپ وہاں کی غریب عوام کا سوچیں وہاں بہت بُرے حالات ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں تحصیل صادق آباد کے لئے میں خصوصاً گزارش کروں گا کہ اس کے لئے خصوصی گرانٹ رکھی جائے۔ بڑی مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ سمیرا احمد!

محترمہ سمیرا احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بجٹ ہی ایک ایسا موقع ہوتا ہے جس میں ممبران اپنے دل کی بات کرنا چاہتے ہیں مگر وقت کی کمی کی وجہ سے کر نہیں پاتے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد دیتی ہوں جنہوں نے ان مشکل ترین معاشی مشکلات کے باوجود ایسا بجٹ بنایا جو صرف اور صرف جناب عمران خان اور پاکستان تحریک انصاف کے منشور کی صحیح معنوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج تک اس ملک میں روٹین کی سیاست چلتی آ رہی ہے جہاں سیاستدان high class segment of the society جو صرف سیاست چمکانے کے منصوبے بنانے میں مصروف رہے اور عام شہری کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ وہ تعلیم دینے میں ناکام رہے جو ہمارے بچوں اور آنے والی نسلوں کا اثاثہ ہے۔ تعلیم کے لئے اس بجٹ میں 336.5 بلین مختص کئے گئے جن میں وہ تمام 44 فیصد بچے جو سکولوں اور تعلیم سے محروم ہیں ان کو تعلیم کے دائرے میں لانا ہماری ترجیح ہے۔ سابق حکومت دانش سکول جیسے state of the art سکول بنانے میں لگی رہی جن پر تقریباً 30 بلین شاید اس سے بھی زیادہ خرچ کیا گیا۔ کیا ان کو موجودہ گورنمنٹ کے سکول نظر نہیں آئے اور ان کے حالات نظر نہیں آئے؟ جن کی دیواریں تھیں، کرسیاں تھیں اور نہ میزیں تھیں یہاں تک کہ وہ سکول کتابوں سے بھی محروم تھے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہ ان سکولوں اور پنجاب کے بچوں کو own کرتے ہیں۔ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر ان سکولوں کو بہتر اور یہاں پڑھنے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ کرنے میں دن رات محنت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! صاف پانی جو بنیادی ضرورت ہے۔ کیا ہماری قوم کو پانی سے زیادہ سڑکوں کی ضرورت تھی۔ سابق حکومت میٹرو بس، اورنج ٹرین اور صاف پانی جیسے منصوبوں میں خوب کرپشن میں مصروف رہی۔ کیا ان کو وہ گلیاں نظر نہیں آئیں جہاں بچے پانی اور سیوریج کا ملا ہوا پانی پیتے رہے اور پی رہے ہیں جس وجہ سے بیماریوں کا شکار بنتے رہے ہیں۔ آج بھی ہسپتالوں میں کتنے بچے اس گندے پانی کی وجہ سے اپنی زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج اپوزیشن کو ان غریبوں کا دکھ اور چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ ان کی چیخیں پچھلے پانچ سال سنائی نہیں دیں۔ ان کو شور سنائی تو دیا، چیخیں سنائی تو دیں مگر اپنی کرپشن کی گہما گہمی میں وہ چیخیں دب گئیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ان غریبوں کی ذمہ داری لیتی ہے۔ اس احساس پروگرام کے ساتھ حکومت جہاں بزرگ، بیوائیں، یتیم اور ایسے لوگ جن کو مدد نہیں بلکہ عزت دلانے کی ذمہ داری لیتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں کہوں گی کہ:

مشکل وقت سبھی پر آتا ہے
کوئی بکھر جاتا ہے کوئی نکھر جاتا ہے

جناب سپیکر! یہ بجٹ شروعات ہے۔ یہ ترقی کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ ہے نیا پاکستان جہاں غریبوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ نیا پاکستان وہ ہے جس کا وزیر اعظم جناب عمران خان ہے جو اس ملک کو صرف عزت دلانا چاہتا ہے۔ نیا پاکستان وہ ہے جس کا جناب عثمان احمد خان بُزدار صرف لاہور کو پیرس نہیں بلکہ پنجاب اور جنوبی پنجاب کو یکساں ترقی اور بلندیوں کی طرف لے کر جانا چاہتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں کہوں گی کہ انشاء اللہ تعالیٰ جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں ہم ان کی ٹیم بنیں گے، ان کا زور بازو بنیں گے اور اس ملک کو ان بلندیوں پر لے کر جائیں گے جس کا خواب ہر پاکستانی نے دیکھا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے عرض کروں گی کہ آج جمعرات کا دن ہے اور آج ہم میاں محمد نواز شریف کو ملنے جاتے ہیں۔ میں اس کی مذمت کرتی ہوں اور اس ایوان میں یہ بات اُٹھانا چاہتی ہوں کہ ان کے ڈاکٹر، ڈاکٹر عدنان کو بھی آج ان سے ملنے کی اجازت نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ بہت دور سے لوگ میاں محمد نواز شریف کو ملنے کے لئے آتے ہیں۔ ان کو ان سے ملنے کی اجازت دی جایا کرے۔ میری بہت معزز ممبر سمیرا نے ابھی بات کی کہ ابھی تو شروعات ہے تو انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ یہ بالکل شروعات ہے کیونکہ ابھی تو منی بجٹ آنا شروع ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کل کی خبر ہے کہ گیس کی پرائس میں 200 اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سے ایک دن پہلے کی یہ خبر ہے کہ نیپرا نے بجلی کی قیمت میں 1.49 rupees per unit rate اضافہ کر دیا ہے یہ ان کی بالکل صحیح بات ہے کہ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ ابھی بجٹ سیشن جاری ہے اور اس دوران ہی prices increase ہو رہی ہیں تو کیا مطلب ہماری پارلیمنٹ کے پاس کوئی کنٹرول نہیں ہے اور یہ اس طرح کے decisions کون لے رہا ہے لہٰذا صحیح کہا ہے کہ یہ نیا پاکستان مہنگا پاکستان بن رہا ہے؟ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ نئے پاکستان کی طرح یہ نئے پنجاب کا بجٹ بھی عوام کا معاشی قاتل ثابت ہو رہا ہے۔ یہ کنٹینرز پر کھڑے ہو کر سونامی کی باتیں کرتے تھے کہ سونامی آئے گا، سونامی آئے گا تو انہوں نے بالکل صحیح کہا تھا اور اب مہنگائی کا سونامی آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ہی ہاؤس کو چیئر کر رہے تھے جب میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ بارشوں کے دوران کسانوں کی فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں تب میں نے آپ سے ایک request کی تھی کہ کسانوں کے لئے ایک insurance package introduce ہونا

چاہئے تو پلیز آج میں اپنے وزیر خزانہ اور ایگریکلچر منسٹر سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیوں اس بجٹ میں ہمارے کسان بھائیوں کے لئےinsurance package نہیں دیا گیا؟ اگر ہم ایجوکیشن کو دیکھیں کل اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر نے کہا کہ ایجوکیشن ان کی حکومت کیpriority نہیں ہے تو آج میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں جس وقتelection campaign ہو رہی تھی تب تو کہا جارہا تھا کہ ہماریpriority youth education ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایجوکیشن کا بجٹ44 بلین روپے سے 42 بلین روپے کیوں کر دیا گیا؟ اس وقت ہم انڈیا، سری لنکا اور حتیٰ کہsouth Asian countries سےeducation standard میں پیچھے ہیں۔ جب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے55 بلین روپے بجٹ کہا تھا تو اس کو slash کرکے 42بلین روپے کیوں کیا گیا؟ توeducation budget decrease کیا گیا جبکہeducation is the responsibility of state اس ایوان کے تمام ممبرز کو اس چیز پرjointly agree کرنا چاہئے کہ ہائر ایجوکیشن کاbudget slash نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میںwait کررہی تھی کہ آج ہماری محترمہ ہیلتھ منسٹر یہاں پر بیٹھی ہوں گی تو میں بات کروں گی کہ کوٹ مومن کے علاقے کوٹ عمرانہ میں پانچ ہزار لوگ رہتے ہیں ان میں سے1500 لوگوں کاHIV positive آیا ہے تو آپ کو یہ پتا ہے کہ ایڈز جیسی بیماری نےcontinents کو تباہ کر دیا ہے تو کیا ابھی یہ وقت تھا کہ ہم ہیلتھ بجٹ کو5 بلین روپے کم کرتے تو پلیز ہمیں اس وقت میڈیکل ایمرجنسیdeclare کرنی چاہئے اور یہ کوئی وقت نہیں ہے کہ ہم ہیلتھ بجٹ کوslash کریں؟

جناب سپیکر! میری قابل عزت ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے کل جاتی امرا کےexpenses کے حوالے سے بات کی تھی تو میں ان کو یہpoint out کرنا چاہتی ہوں کہ مہربانی کرکے ایوان صدر کےexpenses کو بھی دیکھ لیں ان کے سٹاف نے جو پنجرہ آرڈر کیا تھا اور بعد میںtake back کر لیا جو کہ36 لاکھ روپے کا مشاعرہ کروارہے تھے توplease next time جب آپ آئیں تو وہexpense بھی ہمارے ساتھ شیئر کریں۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز وزیر قانون یہاں پر موجود نہیں ہیں میں ان کی بہت عزت کرتی ہوں انہوں نے کل کہا کہ بھینسیں بیچنا ہماری ضرورت ہے تو بے شک ہماری ضرورت ہو گی لیکن اس وقت اکانومی کو درست کرنا ہماری بہت بڑی ضرورت ہے لہٰذا بھینسیں بیچ کر اکانومی نہیں ٹھیک کی جا سکتی۔

جناب سپیکر! آج اسد عمر صاحب نے خود یہ بات کر دی کہ مجھے اس پر reservation ہے اگر ہماری بات نہیں سنی تو پلیز اپنے پرانے وزیر خزانہ کی ہی بات سن لیں اور آخر میں، میں صرف یہ بات کروں گی کہ انہوں نے ہمیں نیا بجٹ تو دے دیا لیکن اس کے ساتھ ہمیں ایک manual بھی دیں کہ غریب لوگ اپنی زندگی اس مشکل بجٹ میں کس طرح سے گزاریں؟

جناب سپیکر! آخر میں، میں تمام معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گی جو بھی ممبر اس بجٹ کو پاس کرنے کے لئے ووٹ دے گا وہ اس دنیا میں اور آخرت میں غریب عوام کا مجرم ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب عمر تنویر! اپنی speech کریں۔

جناب عمر تنویر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں کافی دنوں سے یہ بجٹ speeches سن رہا تھا ایک کونے سے آواز آئی کہ یہ import oriented economy تھی لہٰذا اس بجٹ میں آپ نے بڑا ظلم کیا اور ڈالر کا ریٹ اوپر چلا گیا۔ او ظالموں یہی تو آپ کی نااہلی تھی کہ آپ نے اس کو export oriented نہیں بنایا بلکہ اس کو import oriented بنا دیا لہٰذا آپ کو چاہئے تھا کہ اس کو export oriented بناتے تاکہ قرضے لے لے کر ہمیں نہ pay کرنا پڑتا۔ ایک اور صاحب اس طرف سے بولے کہ ڈالر کی قیمت ہم نے stable رکھی ہم نے اس حوالے سے بڑی economic strategy بنائی تو کیا خاک آپ نے strategy بنائی ہے وہ تو منشی strategy تھی کہ 24۔ارب ڈالر لے کر آپ نے قرضے میں ڈال دیا، مارکیٹ میں ڈال دیا اور ڈالر کے ریٹ کو آپ نے روکے رکھا تو اس میں آپ نے کون سا کمال کیا ہے یہ تو آپ نے اس قوم پر ظلم کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے ان کی تقریروں سے ایک چیز کی بڑی اچھی طرح سمجھ آگئی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں اس بجٹ کو سمجھنے کی capacity نہیں تھی تو یہ بجٹ کو کس طرح سمجھتے کیونکہ اس سے پہلے جب بھی بجٹ پیش کرنا ہوتا تھا تو ان کے آقا ان کو بلایا کرتے تھے اور ان کو کہا کرتے تھے کہ یہ دیکھو یہ بجٹ ہے اس میں آٹھ پُل، بارہ موٹرویز اور دس اورنج لائن کے منصوبے ہیں لہٰذا یہ آپ کا بجٹ ہے اور یہ اس بجٹ کو دیکھ کر بلے بلے کرتے ہوئے واپس آجاتے تھے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ ان کی بدقسمتی یہ ہوئی کہ جب انہوں نے بجٹ کو پڑھا تو پہلی بات کہ وہ تھوڑا مشکل تھا چونکہ بجٹ میں سوشل سیکٹر اور ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر زیادہ پیسا رکھا گیا تھا ان کو سمجھ ہی نہیں تھی کہ یہ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ہوتا کیا ہے؟ یہ لوگوں کو پیلی ٹیکسیاں دیتے رہے جبکہ ایک وہ ملک جس نے ہیومن ریسورس کو develop کیا اس کے ایک شخص نے Uber جیسی application بنائی اور الحمدللہ آج پوری دنیا میں اس کی ٹیکسیاں چل رہی ہیں حتیٰ کہ ایک بھی ٹیکسی اس شخص نے own نہیں کی تو یہ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ہے۔ آپ سنگاپور کی مثال لے لیں ایک island جتنا ملک ہے وہ ہمارے لاہور شہر سے بڑا ملک نہیں ہوگا وہ ایک ائرلائن بنا کر ساری دنیا کا زرمبادلہ اپنے ملک میں لے آئے۔ ان کو ائرلائن بنانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی انہوں نے صرف کیا کام کیا انہوں نے اپنی پوری کی پوری انوسٹمنٹ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر کی تو ان لوگوں کو پتا ہی نہیں ہے کہ ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ہوتی کیا ہے؟

جناب سپیکر! اسی وجہ سے باقی تمام مغربی ممالک ہم سے آگے نکل گئے اور پاکستان قدرتی ذخائر سے مالا مال ہونے کے باوجود ان ممالک سے دہائیوں پیچھے ہے۔ پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں صرف ایک جناب پرویز الٰہی کی گورنمنٹ تھی جس نے ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر کام کیا، جنہوں نے سکالرشپ پر سٹوڈنٹس کو باہر کے ملک PHD کرنے کے لئے بھیجا، جنہوں نے ہائر ایجوکیشن کو از سر نو بہتر کیا اور میٹرک تک فری تعلیم دی لیکن اس کے بعد ظلم یہ ہوا کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلزپارٹی والوں کی حکومت آگئی تو انہوں نے یہ ظلم کیا کہ انہوں نے اس چیز کو روک دیا اور یہ اس کو رُوکنا صرف اور صرف ایک سازش تھی۔

جناب سپیکر! یہ چاہتے تھے کہ اس قوم کو جاہل ہی رکھا جائے کیونکہ اگر یہ قوم پڑھ لکھ جائے گی تو یہ پرچی وزیر اعظم کو کیسے ووٹ دے گی، یہ مسٹر دس فیصد کو ووٹ کس طرح دے گی؟ ان کا مفاد صرف اس بات میں تھا کہ اس ملک کے لوگ رنگ ساز، الیکٹریشن، ریڑھی بان اور دکاندار رہیں اور پڑھے لکھے لوگ پیلی ٹیکسیاں چلاتے رہیں صرف یہ ان کا مقصد تھا اس لئے انہوں نے اس قوم کو educate نہیں ہونے دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عمر تنویر! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! اس کے برعکس پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے چھ نئی یونیورسٹیوں کا بجٹ میں اجراء کیا جو اس بات کو show کرتا ہے کہ ایجوکیشن پر اور اپنی قوم کو educate کرنے کے لئے ہمارا کتنا focus ہے؟ قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود نہیں ہیں ان کی speech میں نے بڑے غور سے سنی، بڑے سسکتے، بلکتے مزدور اور اُن کے بچوں کا رونا رو رہے تھے۔ اُس وقت میرا دل اس کشمکش کا شکار تھا کہ آخر اتنا دُکھ درد دِل رکھنے والے حکمرانوں کے دَور میں یہ قوم اتنی سسکتی بلکتی کیوں رہی؟ مجھے اُس وقت بے ساختہ چنگیز خان یاد آگیا۔ چنگیز خان سے ایک سوال ہوا کہ آپ کو کبھی رحم آیا تو اُس نے کہا کہ مجھے رحم آیا تھا، میں ایک دفعہ نہر کے پُل سے گزر رہا تھا تو ایک عورت کے ہاتھ میں اُس کا بچہ تھا جو نہر میں گر گیا اور مجھے اُس پر رحم آیا۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے نیزے پر وہ بچہ پرو کر اُس ماں کے حوالے کر دیا اور یہی حال سابقہ حکومتوں نے کیا۔ پیپلز پارٹی کے ہاتھوں لُٹی ہوئی قوم نے پاکستان مسلم لیگ (ن) والوں کو مسیحا سمجھ کر ایوانوں میں بھیجا لیکن انہوں نے میٹرو اور اورنج لائن جیسے منصوبے نیزوں پر ڈال کر اُن کے سینوں میں دے دیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔ آخری 30 سیکنڈ ملیں گے۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں 30 سیکنڈ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ 700۔ارب روپے سے میٹرو اور اورنج لائن کے منصوبے بنا دیئے۔ جس گھر کی چھتیں ٹپکتی ہوں اُس میں مہنگے قالین نہیں رکھے جاتے لیکن ان کو یہ بات کون سمجھاتا؟ انہوں نے 80۔ارب روپیہ راولپنڈی جیسے شہر میں میٹرو بنانے پر لگا دیا۔ کسی نے میاں محمد شہباز شریف سے کہا کہ انڈر گراؤنڈ ٹرین چلا دیں تو انہوں

نے کہا کہ جیہڑی شے تھلوں لنگنی اے اُتے نظر کس نوں آنی اے ایس لئی بناون دا فائدہ ای کوئی نئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! راولپنڈی کا سب سے بڑا مسئلہ پانی کا تھا تو الحمدللہ اِس وقت پاکستان تحریک انصاف نے اُس کو cater کیا، چہان ڈیم اور ڈڈھوچا ڈیم کے لئے پیسے رکھے لیکن اِن کو یہ چیزیں نظر نہیں آئیں گی۔ انہوں نے میٹرو بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ہم عوام کا بڑا دکھ درد رکھتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہتری کر کے دکھائیں گے۔ انشاء اللہ آپ کا حساب کر کے دکھائیں گے، قوم کا لوٹا ہوا پیسا واپس لا کر دکھائیں گے، الحمدللہ عمران خان نے قرضوں پر جو کمیشن بنایا ہے اُس کا result آپ کو دکھائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں انتہائی دل گرفتگی اور رنجیدہ دل کے ساتھ چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

کہاں تک سنو گے کہاں تک سنائیں
ہزاروں ہیں شکوے کیا کیا بتائیں

جناب سپیکر! یہ شکوے بھی اپنوں سے کئے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنوں کو بھی اپنا نہیں سمجھتے اور اُن کو بھی نیب زدہ کر رہے ہیں اس لئے ہماری انہوں نے کیا سننی ہے۔ میں ضلع بہاولنگر کی ایک انتہائی پسماندہ تحصیل ہارون آباد کا نمائندہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ بدقسمت ضلع ہے جو وسطی پنجاب اور جنوبی پنجاب کے درمیان میں کچلا جا رہا ہے اور اس کو اُس کے حقوق نہیں مل رہے حالانکہ یہ وہ ضلع اور ہارون آباد تحصیل ہے جو سارے پنجاب کو گندم، کپاس اور دیگر اجناس مہیا کرتی ہے۔ بدقسمتی سے اس ضلع کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں حالیہ بجٹ کی ساری کتاب کے ایک ایک صفحے کو جب دیکھ رہا تھا تو سوشل سیکٹر سے لے کر، روڈز، پُل، ٹورازم اور تمام اداروں کے حوالے سے کسی جگہ بھی ایک نئی سکیم میرے حلقے کو نہیں دی گئی۔ ہماری apprehensions اور بغیر ہماری consent کے ہمیں جنوبی پنجاب میں شامل کیا جارہا ہے وہ بالکل واضح ہو گئی ہیں اور ہماری apprehensions بالکل ٹھیک ہیں کہ اگر جنوبی پنجاب میں ضلع بہاولنگر، رحیم یار خان اور ضلع بہاولپور کو لیا گیا ہے تو ان کے حقوق مزید نظر انداز ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کے floor پر اس بات کی پُرزور مذمت کرتا ہوں کہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا معاملہ اسمبلی میں بغیر discussion کے شروع کیا گیا ہے جس کے لئے بجٹ بھی مختص کیا گیا ہے اور جس کو ترقیاتی اخراجات بھی دے دیئے گئے حتیٰ کہ ملازمتوں میں کوٹا کے لئے علیحدہ پبلک سروس کمیشن بھی بنایا جائے گا۔ ہمارا بہاولپور صوبہ جس کے ہم خواہشمند ہیں، بہاولپور کے تمام ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان بے شک وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہوں، چاہے تحریک انصاف اور پیپلز پارٹی سے ہوں وہ سب ایک تحریک کی شکل میں کہیں گے کہ جب تک یہ مسئلہ اس ایوان میں حل نہیں ہو جاتا تب تک یہ بجٹ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے حوالے کرنا ہمارے ڈویژن کے لئے ناانصافی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کے توسط سے یہ بار بار دہرانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اگر کل کو جنوبی پنجاب کا صوبہ بنتا ہے تو ہمارے حقوق اسی طرح متاثر ہوں گے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے pre-partition سے پہلے کانگریس کی حکومت بنی تھی تو اس میں مسلمانوں کے حقوق کو جس طرح پامال کیا گیا جس کو دیکھتے ہوئے قائداعظم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم ان کا حصہ نہیں بنیں گے بلکہ پاکستان مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے علیحدہ پاکستان کی جدوجہد کریں گے۔ ہم بہاولپور کے لوگ اس ایوان کے توسط سے یہ بات بار بار دُہرانا چاہتے ہیں۔ حالیہ بجٹ میں جس طرح ہمارے ضلع اور تحصیل کو نظر انداز کیا گیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 35 فیصد بجٹ جو آپ کہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب پر compulsory خرچ ہو گا تو وہ کہاں ہے کیونکہ میرے ضلع میں تو نہیں ہے؟ میرا ضلع صاف پانی سے محروم ہے اور ایک بھی واٹر سپلائی سکیم میرے ضلع اور تحصیل کو نہیں دی گئی۔

رورل ہیلتھ سنٹرز، بنیادی مراکز صحت، گلیوں کا سیوریج، سولنگ، روڈز یعنی کسی لحاظ سے نئی سکیموں کے اندر ایک پائی بھی مختص نہیں کی گئی۔ پرانی سکیموں کے تحت یعنی ongoing سکیموں میں پانچ، دس یا پندرہ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے وزیر خزانہ جو اِس وقت تشریف نہیں رکھتے اُن سے گزارش کروں گا کہ خدارا آپ منصفانہ تقسیم کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تمام اضلاع میں مساوی ترقی کریں گے تو پھر جنوبی پنجاب کی آپ حق تلفی کر رہے ہیں۔ اگر یہ بجٹ کی بات کرتے ہیں تو آپ دیکھیں کہ "زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھیں" اور ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ خلق خدا آپ کو غائبانہ کیا کہہ رہی ہے؟ ایوان میں تقریریں کرنے سے آپ سُرخرو نہیں ہوں گے اور بجٹ بھی سُرخرو نہیں ہو گا بلکہ آپ streets میں جا کر دیکھتے ہوں گے کہ عوام آپ کو کن نظروں سے دیکھ رہی ہے اور اُن کی آنکھوں میں جس طرح غصہ اترا ہوا ہے خدارا اُس کا احساس کریں۔ اس بجٹ پر نظر ثانی کریں اور اس پر لوگوں کو ریلیف دیں۔ جس طرح بجٹ آنے سے پہلے آپ نے پری بجٹ مہنگائی کی ہے اور پچھلے دس مہینوں میں سوائے بہتان تراشی دروغگوئی کے کوئی کام نہیں کیا اور اسی طرح آپ کی حکومت کھڑی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ ہٹلر اور اُس کی پوری ٹیم جو communication اور جھوٹ سازی کے ماہر تھے۔ جس طرح انہوں نے حکومت کی وہ سب کو پتا ہے۔ ایک دفعہ جرمن عوام کو انہوں نے بتایا کہ ہم نے آپ کو وہاں لے کر جانا ہے، آپ نے دنیا فتح کرنی ہے کیونکہ آپ ایک عظیم قوم ہیں لیکن انہوں نے اُس قوم کا ستیاناس کر دیا اور آج تک وہ جس طرح بھگت رہے ہیں وہی حال مجھے پاکستان کا ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاؤں کہ یہ آپ کی Google methodology پاکستان میں نہیں چلے گی اور ہم انشاء اللہ اس کو نہیں چلنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! Wind up کر دیں کیونکہ ٹائم بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ اس بجٹ پر نظر ثانی کریں، اسے غریب دوست کریں اور بہتان تراشی کی فیکٹری کو بند کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، چودھری مظہر اقبال! جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ اور مہربانی جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یاخاتم النبیین۔ میں سب پہلے شروع یہاں سے کروں گا کہ:

بہتر ہے کہ شیروں کو سکھا دے غم آہو
باقی نہ رہے شیر کی شیری کا فسانہ
کرتے ہیں پاکستانیوں کو غلامی پہ رضا مند
بجٹ کے مسائل کا بنا کے بہانہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! basically پچھلے کئی سالوں سے جتنی بے دردی سے پاکستان کے وسائل کو لوٹا گیا اور اپنے ملک کو آئی ایم ایف کے سامنے جس بری طرح سے 8.5 فیصد سود کو رکھا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک اس کی مثال کسی بھی ملک میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں بالخصوص وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو جن کی بائیس سال کی جدوجہد سے یہ پہلا بجٹ پاکستان تحریک انصاف نے پیش کیا ہے اور اس میں بالخصوص وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ہمارے ہر دلعزیز وزیر خزانہ جناب ہاشم جواں بخت جنہوں نے دن رات کی انتھک محنت سے یہ بجٹ پیش کیا تو وہ مبارکباد کے مستحق ہیں اگر میں پچھلی حکومتوں کا تھوڑا سا خلاصہ بتاؤں کیونکہ یہاں پر بے شمار دوست باتیں کر رہے تھے کہ یہ بجٹ کس طرح مختص کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر!(ن)لیگ کی حکومت نے 17-2016میں 318-ارب روپے کا بجٹ محکمہ ایجوکیشن کے لئے مختص کیا۔کھولیں اپنے اپنے نیٹ پر گوگل کو اور دیکھیں انہوں نے کیا بجٹ پیش کیا تھا لیکن 318-ارب روپے کا بجٹ مختص کرنے کے بعد اس میں سے 272 -ارب روپے لگایا گیا اور باقی پیسے کسی اور جگہ پر ڈال دیئے گئے۔یہ تھا ان کے دور کا ایجوکیشن کا بجٹ۔

جناب سپیکر!جو ہمارا بجٹ ہے جو ہم نے آج ایجوکیشن کے لئے 325-ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے اور انشاء اللہ اسے بڑھا کر جب پھر دوبارہ ریسرچ کیا گیا اور دوبارہ بات کی گئی تو 325-ارب روپے سے بڑھا کر 385-ارب روپے تک لے کر گئے۔ابھی جو امسال وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کیا ہے وہ 383-ارب روپے کا ہے اور انشاء اللہ یہ 383-ارب روپے سارے ہی اللہ کے فضل و کرم سے ایجوکیشن پر لگیں گے۔یہاں سے ایک روپیہ بھی کسی دوسری جگہ نہیں جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!محکمہ صحت کی اگر بات کریں تو سابقہ حکومت نے بجٹ 17-2016میں 178-ارب روپے رکھے اور اس کے بعد پھر 210-ارب روپے رکھے گئے۔یہ تھا وہ جال اور گورکھ دھندہ جو لوگوں کو بتاتے تھے لفظوں کی ہیر پھیر کا کہ ہم نے اتنے ارب روپے رکھے لیکن اس کے بعد implementation کی باری آئی تو 178-ارب روپے میں سے 100-ارب روپے رہ گیا تو وہ باقی 78-ارب روپے کہاں گئے،اسے کس کھاتے میں ڈالا گیا؟

جناب سپیکر!میری یہاں پر آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح وفاقی حکومت میں ایک کمیٹی sign کی گئی ہے تو براہ کرم پنجاب کے اندر بھی ضرور ایک کمیٹی بنائی جائے جو کم از کم یہ چیک کرے کہ پچھلے دور حکومت میں جو دو نمبر بجٹ آتے رہے وہ پورے کیوں نہیں لگتے رہے اور باقی پیسے کہاں جاتے رہے؟

جناب سپیکر!ابھی ہمارے معزز دوست زراعت کی بات کر رہے تھے کہ زراعت کا بہت بُرا حال ہو گیا ہے تو انہیں پتا نہیں ہے کہ سابقہ حکومت نے 17-2016میں زراعت کے لئے 136-ارب روپے رکھا تھا اور اللہ کے فضل و کرم سے اس کے بعد ہماری حکومت نے 20 فیصد سے زیادہ achievement حاصل کر کے 41-ارب روپے صرف اور صرف زراعت کے لئے

رکھا ہے۔ یہ وہ بجٹ ہے جو صرف اور صرف زراعت کے اوپر خرچ ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل و کرم سے بہت جلد ہم دیکھیں گے کہ حالات بہتر ہوں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے صحت کے جو مراکز شروع کئے ہیں اس میں خاص طور پر 3.5 بلین روپے ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کے لئے رکھے ہیں اور پورے پنجاب میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ہسپتالوں کا جال نظر آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا گیا ہے اور اس پر implementation بھی ہو گا۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی ایک پیسا kickback میں نہیں جائے گا اور کوئی پیسا کسی دوسری جگہ نہیں جائے گا۔ ہم نے یہ بجٹ بڑھانا تھا اور آپ یقین جانیں کہ ہم نے اس بجٹ کو اور بڑھانا تھا لیکن کیا کرتے کہ اُدھر [***] پکڑے ہوئے ہیں ان سے پیسے ابھی receive نہیں ہو رہے۔ ہم نے کوشش کی تھی کہ کچھ اور پیسے بجٹ میں ڈالے جائیں لیکن ابھی تک ریکوری نہیں ہو رہی۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! جو [***] ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے یعنی جو نیب نے گرفتار کئے ہیں ان سے بھی تو ریکوری کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! [***] والے الفاظ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ پارلیمانی الفاظ نہیں ہیں لہٰذا ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! جب تک سزا اور جزاء کا نظام اس ملک میں نہیں آئے گا تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ ہم جب تک سزا اور جزاء کے قانون کو نہیں لاتے تو یہ ملک کبھی ترقی نہیں کرے گا۔ اگر اربوں ڈالر کمانے والا پکڑا جائے تو اسے کچھ نہ کہیں اور ایک غریب آدمی روٹی کھاتے ہوئے پکڑا جائے تو اسے ہم اندر کر رہے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! Wind up کریں۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میں نے ابھی تو بات شروع کی ہے لہٰذا تھوڑا سا تو مجھے وقت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! یہ جب آئی ایم ایف کے پاس جاتے، پوری دنیا کو پتا ہے اور قوم کو پتا ہے کہ بادشاہ وقت جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اتنے ارب روپے نچھاور کیا گیا اور آپ کے اوپر اتنے ارب قربان کیا جبکہ بعد میں پتا چلتا تھا کہ روپیہ تو کوئی بھی نہیں وہاں گیا بس ارب ہی منہ سے نچھاور ہوتے گئے۔ آئی ایم ایف کے پاس 30 ہزار ارب روپے کے عوض اس ملک کو گروی رکھا گیا۔ یہ ملک کسی کے باپ دادا کا نہیں تھا بلکہ یہ پاکستانی قوم کا ملک ہے اور انشاء اللہ اب اللہ کے فضل و کرم سے جناب عمران خان کی حکومت میں وقت ثابت کرے گا کہ ہمارے فیصلے درست سمت میں جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! جلدی سے wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ پی پی۔167 میں ایک سڑک بنائی گئی جس پر 7۔ارب روپے لگا دیئے گئے۔ کیوں نہ کہیں لاہور سے باہر کے باسی کہ لاہور میں زیادہ پیسا لگتا ہے تو ایک ایک سڑک پر اربوں روپے لگ گئے۔ جب اس کے left right جو لوگ بستے ہیں، میں ایک بات کروں یونین کونسل نمبر222، 221، 220، 239، 238، 237، 236اور 240 باگڑیاں، گرین ٹاؤن، شاد باغ، شاہ دی کھوئی وغیرہ یہ سارے وہ علاقے ہیں جہاں پر ایک سڑک تو بن گئی ہے لیکن اس کے بعد وہاں پر پانی ہے، سیوریج کا کوئی سسٹم ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی ایسا کام کیا کہ جس پر آنے والے لوگوں کے لئے زندگی میں آسانیاں پیدا کی جا سکیں۔

جناب سپیکر! افسوس اس بات کا ہے کہ جو پیسا سڑکوں پر لگا، اورنج ٹرین پر لگا اور میٹرو بسوں پر لگا کر ضائع کیا گیا تو اس کا حساب کون دے گا؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ یہ جو زیر بحث بجٹ ہے یہ ہر اس وعدے کی اور ہر اس دعوے کی نفی کرتا ہے جو پچھلے 20 سال سے تحریک انصاف اور جناب عمران خان عوام سے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ اس ایوان میں سوشل سیکٹر کی باتیں ہو رہی ہیں۔ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ آپ سوشل سیکٹر کے ترقیاتی بجٹ 2017 میں میاں محمد شہباز شریف کے پیش کئے گئے بجٹ سے موازنہ تو کر کے دیکھیں۔ 2017 میں جو ترقیاتی بجٹ سوشل سیکٹر میں پیش کیا گیا اس میں 80۔ارب روپے کی کٹوتی کی گئی ہے اور یہ کن محکموں میں کٹوتی کی گئی ہے تو سکول ایجوکیشن میں کی گئی ہے، ہائر ایجوکیشن میں کٹوتی کی گئی ہے۔ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ میں کٹوتی کی گئی ہے اور ٹریژری ہیلتھ میں کٹوتی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے 2017 میں جو بجٹ پیش کیا اس میں سکول ایجوکیشن کی ترقی کے لئے 53۔ارب روپے رکھے گئے جبکہ آج صرف 32۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ جو کیلکولیٹر نکال کر ہمیں بتاتے تھے کہ میٹرو بس نہ بنی تو کتنے سکول بنیں گے وہ آج ہمیں بتائیں کہ 21۔ارب روپے کی جو کٹوتی کی گئی ہے اس میں کتنے سکول بن سکتے تھے، کتنے سکولوں کو missing facilities دی جا سکتی تھیں؟ میں ترقیاتی بجٹ کی بات کر رہا ہوں اور یہ disbursement کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ کا حال آپ کو بتاتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی اور میرے حلقہ راہوالی میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منظور کیا، اس کے کمرے تیار ہیں، اس کی چھت تیار ہے اور اس کا فرش بھی تیار ہے یعنی 90 فیصد کام میاں محمد شہباز شریف کر گئے تھے جو 10 فیصد کام رہتا ہے جس میں سکول کی چار دیواری کرنی تھی جو کہ ان سے نہیں ہو رہی اور یہی حالات ہیں ہیلتھ سیکٹر کے کہ 25،25۔ارب روپے ہیلتھ سیکٹر کا ترقیاتی بجٹ تھا جس میں اڑھائی اڑھائی ارب روپے کی کٹوتی کر کے کل 5۔ارب روپے کی کٹوتی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور محکمہ جو بہت ضروری ہے water supply & sanitation میرا حلقہ سب سے زیادہ اس سے متاثر ہے کیونکہ اس محکمے میں 21-ارب روپے کی کٹوتی کی گئی ہے۔ نکاسی آب حلقہ پی پی۔ 53 کا ایک مسئلہ ہے جس کے حل کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے میرے راہوالی کو 40 کروڑ روپے کی ڈرینج سکیم دی تھی، پہلے سال میاں محمد شہباز شریف نے 12 کروڑ روپے اُس سکیم کے لئے دیئے اور پھر یہ حکومت آگئی جس نے پہلے سال صرف 90 لاکھ روپے جاری کئے۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ راہوالی کے عوام کے ساتھ یہ زیادتی بند کی جائے اور اس سکیم کے لئے پیسے مختص کئے جائیں۔ میرے گکھڑ میں نکاسی آب کا مسئلہ تھا میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی 19 کروڑ روپے کی سکیم دی جس میں پہلے دو سالوں میں 8 کروڑ روپیہ دیا۔

جناب سپیکر! انہوں نے پچھلے سال آکر صرف ایک کروڑ روپیہ دیا اور اس بجٹ میں صرف ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے 19 کروڑ روپے کی سکیم ہے ہر سال ایک کروڑ روپیہ دیں گے تو 19 سال لگ جائیں گے۔ کتنی cost escalation اُس کے ساتھ ہو جائے گی؟ یہ صرف میرے حلقے کا مسئلہ نہیں پورے گوجرانوالہ کا یہ حال ہے۔ انہوں نے کوئی بڑا پراجیکٹ گوجرانوالہ کو نہیں دیا، کوئی بڑی سکیم نہیں دی۔

جناب سپیکر! میں گوجرانوالہ کے لوگوں کو سلام پیش کرتا ہوں اور فخر سے کہتا ہوں کہ وہ دور اندیش لوگ تھے انہیں پتا تھا کہ پاکستان کی تاریخ کی ناکام ترین حکومت بننے جا رہی ہے انہوں نے اس میں ایک فیصد بھی حصہ نہیں ڈالا۔ بیس کی بیس سیٹیں میاں محمد نواز شریف کے قدموں میں نچھاور کر دیں اور جو خدمت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے ضلع گوجرانوالہ کی ہے ہمیں میڈیکل کالج دیا ہے، ہمیں سکول اور کالجز دیئے ہیں، میڈیکل کالجز کے ساتھ ہسپتال دیئے ہیں اور یہ روڈ انفراسٹرکچر پر ہنستے ہیں، سینکڑوں لوگ روزانہ ایمبولینسوں میں عزیز کراس پر جان کی بازی ہارتے تھے۔ Multilevel کا فلائی اوور بنا کر دیا جس سے تمام ٹریفک کے مسئلے حل ہو گئے ہیں۔ ایک ظلم اس گورنمنٹ نے کیا ہے وہ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے نمائندوں کے ساتھ کیا ہے۔ Elected کی جگہ selected administrator بٹھائے ہیں۔ یہ

کیوں کیا سب جانتے ہیں کیونکہ اُن کوelectedلوگ پسند ہی نہیں ہیں وہselectedلوگ چاہتے ہیں اور آپ اس حکومت کے ساتھ موازنہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! کل یہاں پر جناب فیاض الحسن چوہان جناب عثمان خان احمد خان بُزدار کے قصیدے پڑھ رہے تھے۔ پچھلے دس سالChinaکے صدر میاں محمد شہباز شریف کی کارکردگی کی تعریف کرتے رہے ترکی کے صدر جب طیب اردگان نے ان کی تعریفیں کیں۔ انہیں جناب فیاض الحسن چوہان سے تعریف کروانی پڑی ہے۔ پچھلے دس سال کی حکومت میں اور ان کی حکومت میں اتنا ہی فرق ہے۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش ہے کہ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے نمائندوں کو بحال کیا جائے۔ جب تک بندہselectedہوتا ہے اُس کوselected administratorچاہیئے ہوتے ہیں اُسےelectedنمائندے پسند نہیں آتے ہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بولنے کا موقع دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب مہندر پال سنگھ!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔No point of orderجناب محمد وارث شاد! پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا پھر ہر معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے کہے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! شکریہ۔ کل معزز ممبر جناب محمد کاشف جو ننکانہ صاحب سے ایم پی اے ہیں۔ انہوں نے ایوان میں فرعون کی بات کی تھی انہوں نے رباعی میں بات کی تھی میں رباعی میں اُس کا جواب دوں گا۔

عوام نے ووٹوں سے جناب عمران خان کو جتِار کھا ہے
جناب عثمان احمد خان بُزدار کو محسن پنجاب بنا رکھا ہے
اس ایوان میں بات ہوئی فرعون کی
نیب نے کچھ فرعونوں کی کارروائی شروع کی ہے
کچھ کو جیلوں میں بٹھا رکھا ہے

جناب سپیکر!میں پنجابی میں بات کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب مہندر پال سنگھ! آپ بات کر لیں لیکن parliamentary words use کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق(جناب مہندر پال سنگھ):جناب سپیکر!میں سب توں پہلاں تہاڈا شکریہ ادا کرناں تسی مینوں آج پنجابی وچ بولن دا موقع دِتا۔ میں پنجاب حکومت دا، جناب عثمان احمد خان بُزداردا، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت دا تے سارے ممبران دا دھنوواد کرداں جنہاں نیں اس پنجاب نوں تاریخ وچ پہلی واری عوام دوست بجٹ دِتا اے۔

جناب سپیکر! میں وزیراعظم جناب عمران خان دا وفاقی کابینہ دا میں دھنواد کرداں جنہاں نیں کرتار پور رہداری لئی،اس بجٹ وچ 100 کروڑ روپے دا فنڈ مختص کیتا۔ میں پنجاب حکومت دا ساری پنجاب دی کابینہ دا میں دھنواد کرداں جنہاں نیں تاریخ وچ پہلی واری گورونانک یونیورسٹی واسطے فنڈ رکھیا اے گورونانک یونیورسٹی ننکانہ صاحب دے وچ اس دے واسطے پچھلی دونویں حکومتاں نیں بہت وڈیاں وڈیاں گلاں کیتیاں اسیں ایہہ کردیاں گے اوہ کردیاں گے لیکن اک انچ زمین وی مختص نہیں کر سکے، ایک روپیہ وی مختص نہیں کر سکے ایہہ کم میرے قائد جناب عمران خان دی حکومت دے وچ ہویا اے۔

جناب سپیکر!میرے قائد جناب عثمان احمد خان بزدار دی حکومت وچ ہویا میں شکریہ ادا کرناں۔ پاکستان دی دھرتی پوری سکھ قوم لئی مکہ تے مدینہ ورگی اے او اس طرح ہی جیویں مکہ مدینہ نوں ایتھوں دے مسلمان سجدہ کردے نیں اس طرح ہی جیڑی سکھ قوم اے پوری دنیا وچ 12 کروڑ گورو نانک نام لیوا پاکستان دی دھرتی نوں سجدہ کردے نیں پیار کردے نیں، محبت کردے نیں اور اس دا جواب جناب عمران خان نے اور پی ٹی آئی دی حکومت نے کرتار پور راہداری دا اعلان کر کے نے گورونانک یونیورسٹی دا اعلان کر کے جواب دِتا اے۔ کرتارپو راہداری تے یونیورسٹی دے نال جناب عمران خان نے اور پی ٹی آئی نے سکھ قوم دے دل جت لئے نیں اگر میں دساں تے اسے وجہ کر کے سکھ قوم دا اعتماد پاکستان اُتے اور جناب عمران خان اُتے

ودھیا ہے اور ذلفی بخاری رایں سکھاں نے500 ملین پاؤنڈ دا وی پاکستان وچ گوردوارے تے انوسٹمنٹ کرن دا اعلان کیتا اے۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومتاں وچ یا جناب آصف علی زرداری دی حکومت وچ یا میاں محمد نواز شریف دی حکومت ایہہ اعتماد نہیں جِت سکی ایہہ اعتماد صرف اور صرف جناب عمران خان نے جِتیا اے اور ایسے کر کے ای پاکستان دے وچ سکھ انوسٹمنٹ کرن لئی آرہے نیں اور میں اس توں علاوہ باقی دنیا وچ جنے وی سکھ نیں اُنہاں نوں وی آج دعوت دیندا کہ پاکستان تہاڈا اپنا پاکستان اے تہاڈی گورونانک دی دھرتی اے تسی ایتھے آکے پاکستان دی مدد کرو اور پاکستان وچ ودھ توں ودھ انوسٹمنٹ کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! مجھے دو تین منٹ کا موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو تین منٹ نہیں ہیں اور بھی معزز ممبران کو موقع دینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے 2002 توں 2007 جو کام ننکانہ صاحب نوں ضلع بنا کے کیتا سکھاں دا دل جِتیا۔ 2008 تو 2018 تک انہاں نیں اُس طرح بیڑا غرق کر کے سکھاں دے گوردوارے اُتے قبضے کروائے، ہندواں دے مندراں اُتے قبضے کروائے اور اپنے لالچ واسطے کروائے جیدے نال پاکستان دا اور اسلام دا نام بدنام ہویا جبکہ اس گل دی گواہی پورا پاکستان، پورے پاکستان دی اقلیتاں دے سکدیاں نیں کہ پاکستان اور اسلام صرف پیار کرن والے نیں، صرف اقلیتاں نوں پیار کردے نیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk جناب مہندر پال سنگھ! آپ چیئر سے بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا واں سکول ایجوکیشن دے منسٹر دا کہ گورونانک سکول تاریخ دا سکول سی گورنمنٹ گورونانک ہائی سکول ننکانہ صاحب جس نوں میاں محمد شہباز شریف نے دانش سکول دا نام دے دیتا میں دھنواد کرداں پی ٹی آئی گورنمنٹ دا کہ اُنہاں دانش سکول نوں دوبارہ گورنمنٹ گورونانک ہائی سکول بنایا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں آخری صرف بجٹ دی اک گل کراں گا کہ مسلم لیگ (ن) دی حکومت نے minority واسطے 17-2016 وچ 80 کروڑ روپے مختص کیتے سی لیکن صرف 33 کروڑ روپے الاٹ ہوئے نیں، صرف 33 کروڑ روپے minority تے خرچ ہوئے نیں۔ ایسے طرح ہی 18-2017 وچ انہاں نیں 85 کروڑ روپے ڈویلپمنٹ واسطے رکھے۔ جدے وچوں صرف 47 کروڑ روپے خرچ ہوئے نے اور 31 کروڑ دے وچوں صرف 11 کروڑ روپے خرچ ہوئے نے۔ ایہہ اینہاں نے ظلم کیتا اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں تحریک انصاف دی حکومت نوں گزارش کراں گا کہ اینہاں نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں آپ نے بہت ٹائم لے لیا ہے۔ جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں minority کے حوالے سے بات کر رہا ہوں براہ مہربانی مجھے تھوڑی دیر بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف آدھ منٹ کے لئے بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ minority کے ساتھ جو ظلم (ن) لیگ نے کیا ہے اس کے لئے ریلیف دیا جائے اور ایک ارب روپے کی بجائے اڑھائی ارب روپے دیئے جائیں تاکہ ہم minority کے کام آسانی سے مکمل کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! میں بجٹ پر اپنی بحث کا آغاز کرنے سے پہلے آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جمعرات کا دن ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف سے ملاقات کا دن تھا اور میاں محمد نواز شریف سے ہماری پارٹی کے لوگ پورے پاکستان سے ملنے آتے ہیں۔ آج حکومت نے ان سے ملنے نہیں دیا جس کی ہم پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ آج صرف فیملی کو ٹائم دیا گیا ہے اور کسی کو ملنے نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں بتائیں کہ ہمارے ساتھ اس طرح کیوں کیا جارہا ہے؟ یہ ایک پولیٹیکل گورنمنٹ ہے یہ کوئی پرویز مشرف ڈکٹیٹر کا دور نہیں ہے کہ آپ اس طرح ہمارے حقوق کو سلب کریں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ میاں محمد نواز شریف کے ساتھ پہلے ہی زیادتی کی جارہی ہے اور ہمیں ہفتے میں صرف ایک دن دیا گیا ہے کہ ہم اپنے قائد سے مل سکیں۔ اس دن بھی ہمارے ساتھ جو جیل میں ہوتا ہے اس پر میں بات نہیں کروں گا کہ ہمیں کس طرح لائنوں میں لگا کر ہماری تذلیل کی جاتی ہے اور elected نمائندوں کی تذلیل کی جاتی ہے پھر بھی ہم اپنے قائد کی خاطر وہاں جاتے ہیں۔ آج ہمیں ملنے سے ہی انکار کر دیا گیا ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہ پلیز اس پر کچھ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس دن سے میاں محمد نواز شریف جیل میں ہیں اگر آپ جیل مینول کو اُٹھا کر دیکھ لیں اور اس صوبے میں جو ہزاروں قیدی جیلوں میں ہیں ان کا ریکارڈ اُٹھا کر دیکھ لیں اگر سب سے زیادہ ملاقاتی میاں محمد نواز شریف سے نہ ملتے ہوں تو پھر ہم مجرم ہیں۔ جو سہولتیں ان کو وہاں پر میسر ہیں اگر کسی اور قیدی کو میسر ہیں تو پھر ہم سے گلہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح میاں صاحب نے فرمایا ہے یہ میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن بات اصول کی ہوتی ہے۔ آج کے سارے اخبارات اُٹھا کر دیکھ لیں گورنمنٹ نے پابندی نہیں لگائی بلکہ خود میاں محمد نواز شریف نے ان سے ملنے سے انکار کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج سارے اخبارات میں یہ خبر ہے۔ میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہتا ہوں اگر کہتے ہیں تو میں کل جیل کا ریکارڈ یہاں پیش کر سکتا ہوں کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ میں اِن اِن لوگوں سے ملوں گا۔ انہوں نے جن لوگوں کے متعلق کہا ان کی ملاقات ہوئی جن لوگوں سے وہ نہیں ملنا چاہتے تھے وہ نہیں ملے۔ اس میں حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ انہوں نے خود ان سے ملنے سے انکار کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو بات کی ہے تو اس پر باقاعدہ قائد مسلم لیگ (ن) پاکستان میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے officially احتجاج بھی ریکارڈ کیا گیا ہے۔ آج بھتیجی اور بہن تک کو نہیں ملنے دیا گیا اور ان کے ذاتی معالج کو نہیں ملنے دیا گیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کہیں کہ میرے ڈاکٹر کو مجھ سے نہ ملنا دیا جائے، میری بہن کو نہ ملنے دیا جائے۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ ماشاء اللہ اتنے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور یہاں پر پنجاب کو represent کر رہے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں کسی وقت سچ بولنا چاہئے۔ میاں محمد نواز شریف ہمارے لئے قابل احترام ہیں ہمیشہ جیل مینول کے مطابق جیل میں ملاقات کے لئے request لکھائی جاتی ہے اور جیل والے اجازت دیتے ہیں لیکن یہ واحد وہ قیدی ہیں جو اندر سے لسٹ بھیجتے ہیں کہ میں نے ان ان لوگوں سے ملنا ہے۔ اس میں گورنمنٹ کا کوئی قصور نہیں ہے یہ لسٹ اندر سے approve ہو کر آتی ہے۔ خدا کے لئے غلط بیانی سے کام مت لیں لسٹ اندر سے approve ہو کر آتی ہے۔ بہر حال ہمارے دو ممبران نے اعتراض کیا ہے یہ آج مجھے request

in writing دیں میں جیل والوں کو آرڈر دیتا ہوں یہ مل لیں لیکن اگر میاں محمد نواز شریف ان سے ملنا چاہیں گے تو یہ مل لیں گے اگر وہ ہی انکار کر دیں تو پھر یہ جانیں اور وہ جانیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن آپ in writing دے دیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن بات یہ ہے کہ ہم ہر دفعہ وہاں جاتے ہیں میاں محمد نواز شریف کی لسٹ صرف فیملی ممبران اور کچھ تھوڑے سے لوگوں کی ہوتی ہے جو وہ ضرور اندر سے بھیجتے ہیں۔ ہر دفعہ ہم آئی جی جیل خانہ جات کے پاس جاتے ہیں اور ان کو written request کرتے ہیں وہ ہمارا نام لسٹ میں ڈالتے ہیں یا ہم ہوم سیکرٹری کے پاس جاتے ہیں۔ یہ دو لوگ ہیں جو ان سے ملنے کی اجازت دیتے ہیں اگر یہ کہہ دیں کہ ہر بندہ ان سے ملنے چلا جائے پھر تو وہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ آجائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ written application دے دیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہاں اس معزز ایوان میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس دفعہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں ہمیں بجٹ books پوری provide نہیں کی گئیں تو پھر ہم بجٹ پر بحث کیسے کریں اور کیسے facts and figures اس ایوان کے سامنے پیش کریں؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ایوان کے تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس پر تحریک استحقاق پیش کی جانی چاہئے۔ میں بتا بھی دیتا ہوں کہ ADP کی main book نہیں دی گئی جو ان کے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں پڑی ہے۔ ہمیں ڈویلپمنٹ والیم۔1 نہیں دیا گیا جو ان کے ڈیپارٹمنٹ میں پڑا ہے۔ ڈویلپمنٹ والیم۔2 نہیں دیا گیا جو ان کے ڈیپارٹمنٹ میں پڑا ہے۔ نان ڈویلپمنٹ والیم۔1 نہیں دیا گیا جو ان کے ڈیپارٹمنٹ میں پڑا ہے۔ نان ڈویلپمنٹ والیم۔2 نہیں دیا گیا جو ان کے ڈیپارٹمنٹ میں پڑا ہے۔ ہمارے پاس تو detail ہی نہیں ہے ہم اس بجٹ پر کیا بات کریں؟ بہر حال اس پر تحریک استحقاق بنتی ہے آپ وزیر خزانہ سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! Sorry to say جس دن بجٹ announce ہوا تھا آپ نے بجٹ کی تمام books پھاڑ دی تھیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! جو اسمبلی میں نیچے آفس ہے میں خود وہاں گیا تھا اور ساری books لیں۔ انہوں نے سب کے لئے ایک بنڈل بنایا ہوا تھا لیکن اس میں یہ books نہیں تھیں جو ہمیشہ دی جاتی ہیں۔ آپ پوچھیں تو سہی یہاں وزیر خزانہ بیٹھے ہیں کہ وہ books ہمیں کیوں نہیں دی گئیں؟ یہ ہمارا Right of information ہے اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ہمیں books کیوں provide نہیں کی گئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! کل انشاء اللہ wind up ہوگا اور میں ان کے سارے سوالوں کا جواب دوں گا۔ ان سے کہا جائے کہ تھوڑا جدت کو بھی استعمال کر لیا کریں ہم نے ایک USB بھی دی ہے، یہ paperless environment کی طرف بھی چلیں، کاغذ بھی بچائیں اور پیسے بھی بچائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! یہ ایک اور تحریک استحقاق بنتی ہے انہوں نے کہا ہے کہ USB دی ہے شاید حکومتی ممبران کو دی گئی ہوں ہمیں کوئی USB نہیں ملی۔ ان کے اپنے ممبران کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں ملی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! اب آپ بجٹ پر بات کر لیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! جو موجودہ بجٹ پیش کیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے 12 کروڑ عوام اس معزز ایوان کی طرف دیکھ رہے تھے جو بجٹ پیش کیا گیا وہ بجٹ جھوٹ اور الفاظ کا ایک گورکھ دھندہ تھا۔ میں یہاں پر figures کے ساتھ بات کروں گا اور میں وزیر خزانہ کو چیلنج کروں گا کہ وہ بے شک اس کا مجھے جواب دیں۔

جناب سپیکر! 18-2017 میں جب ہماری مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ کا آخری سال تھا اس میں total outlay of the Budget، 1970۔ ارب روپے کا تھا اور ہم نے اس میں سے 635۔ ارب روپے ڈویلپمنٹ کا بجٹ رکھا اور وہ تقریباً 38 فیصد ٹوٹل بجٹ کا outlay تھا جو کہ ہم نے ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا۔ اس میں سے ہماری utilizations 488۔ ارب روپے کی ہوئی

اور یہ اس سے زیادہ ہونی تھی لیکن الیکشن کمیشن آف پاکستان اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے آخری تین ماہ میں بجٹ کی utilization سے روک دیا تھا جس کی وجہ سے ہم نے یہ 488-ارب روپے ڈویلپمنٹ کا بجٹ خرچ کیا۔

جناب سپیکر! ان کا پچھلا بجٹ 1878-ارب روپے کا تھا جس میں انہوں نے ڈویلپمنٹ کا بجٹ 238-ارب روپے رکھا تھا جو کہ ہمارے بجٹ سے 53 فیصد کم تھا لیکن میرے خیال میں اس میں سے بھی ان کی utilization 70 percent بھی ہو جائے تو بڑی بات ہے۔ انہوں نے اس دفعہ 2300-ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے جو کہ ایک بڑا ambitious target ہے جو یہ بتا رہے ہیں۔ اب انہوں نے 2300-ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے جس میں 350-ارب روپے کا بجٹ development component کے لئے ہے جو کہ 15 سے 16 فیصد بنتا ہے۔ ہم نے تقریباً 38 سے 40 فیصد بجٹ ڈویلپمنٹ کی side پر رکھا۔ ان کی نااہلی اور نالائقی کی وجہ سے یہاں پر 350-ارب روپے جو کہ صرف 15 فیصد بنتا ہے، اگر ہمارے آخری بجٹ کو دیکھا جائے تو یہ ان کا دس مہینے میں دوسرا بجٹ ہے اور یہ ہمارے بجٹ سے ابھی بھی 28 فیصد کم ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر وزیر قانون نے پرسوں ایک بات کی اور انہوں نے کہا کہ کچھ payments تھیں جو ان کو بعد میں کرنی پڑیں۔ وہ ان کو اس وجہ سے payments بعد میں کرنی پڑیں کیونکہ الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ نے الیکشن سے تین مہینے پہلے ہماری ہر قسم کی releases بند کر دی تھیں۔ یہ وزیر خزانہ کو، جو بھی اس معزز ایوان میں ممبرز بیٹھے ہیں اور جن کو ایک دفعہ سے زیادہ اس ایوان میں ہو گیا ہے ان کو بھی پتا ہے کہ سب سے زیادہ releases آخری کوارٹر میں ہوتی ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ pre-poll rigging تھی جس کی وجہ سے ہمیں رُوک دیا گیا کہ ہم بجٹ نہ خرچ کر سکیں اور یہ بھی پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بتا دوں کہ یہ کہہ رہے ہیں وہ ان کو 70 سے 80-ارب روپے کی payment کرنی پڑی۔ ہم اکاؤنٹ ون میں 120-ارب روپیہ چھوڑ کر آئے تھے۔ اگر 120 بلین روپے جو وہاں پڑا ہوا تھا اگر انہوں نے اس میں سے 70 سے 80-ارب روپے کی payment کر دی تو کوئی بڑا کارنامہ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑی بات provincial revenue collection پر کروں گا۔ انہوں نے جو provincial revenue collection کا ٹارگٹ رکھا تھا وہ 375.9 بلین روپے کا رکھا تھا جس میں سے یہ پورے سال میں اتنی کوششوں کے باوجود بھی 268.6 بلین روپے collect کر سکے جو ان کا شارٹ فال 107.3۔ ارب روپے کا ہے وہ ان کے ریونیو میں 30 فیصد شارٹ فال ہے۔ پھر انہوں نے اس دفعہ اپنے ریونیو کا ٹارگٹ 388۔ ارب روپے رکھ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر وثوق سے اور اپنے تجربے کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہوں کہ یہ 388۔ ارب روپے کا provincial revenue collection اکٹھا کر ہی نہیں سکتے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ یہ 388۔ ارب روپے نہیں اکٹھا کر سکیں گے جس کی وجہ سے اس سال کے آخر میں ان کے ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں پھر شارٹ فال آئے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! wind up کر لیں۔ بہت ٹائم ہو گیا ہے۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کر لیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہو گی ہم بہت دیر سے انتظار کر رہے تھے۔ مجھے صرف دو تین منٹ اور دے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! ایجوکیشن، ہیلتھ اور ایگر یکلچر، ہمارا جو 18-2017 کا ایجوکیشن کا ڈویلپمنٹ بجٹ تھا وہ 61 بلین روپے کا تھا اس میں سے 40 بلین روپے کی utilization ہوئی پھر اس کی وجہ یہی تھی کہ ہمیں تین مہینے پہلے کام کرنے سے رُوک دیا گیا۔ ان کی utilization ہمارے سے 31 فیصد کم ہے جو کہ ایجوکیشن میں 27.6 بلین روپے ہے اور اس دفعہ بھی جو انہوں نے بجٹ رکھا ہے وہ ہمارے بجٹ سے کم ہے جو کہ 37.6 بلین روپے ہے۔ ہم نے ہیلتھ میں 42 بلین روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا اور ہم نے 56 بلین روپے ہیلتھ پر خرچ کیا۔ مگر انہوں نے اس مالی سال ہیلتھ پر 33 بلین روپے میں خرچ کیا جو کہ ہمارے بجٹ سے 40 فیصد کم ہے۔ اس سال بھی ان کا بجٹ ہمارے بجٹ سے تقریباً 15 فیصد کم ہے جو 37.2 بلین روپے

ہے۔ ایگریکلچر جس پر یہ بات کرتے ہیں، ہم نے ایگریکلچر کا 44.4 فیصد ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا۔ انہوں نے پچھلے سال 33.1 فیصد رکھا جو ہمارے last budget سے 25 فیصد کم تھا اور اس سال انہوں نے 45.4 فیصد ایگریکلچر کے لئے رکھا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اب تقریباً یہ ہمارے بجٹ کے برابر آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کی detail میں بھی جانا چاہتا تھا مگر وقت کی کمی کی وجہ سے اس کی detail میں نہیں جاؤں گا۔ ایک اور بات یہاں پر بار بار اس معزز ایوان میں کی جاتی ہے اور ہم نے اپنے دور میں بھی یہ بات بتائی تھی اور وزیر خزانہ ہمارے ٹیم کے ممبر رہے ہیں۔ یہ پانچ سال تک ہمارے دور میں فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے، ماشاءاللہ یہ بڑے لائق ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں اور ان کو بھی اس بات کا پتا ہے لیکن اس کے باوجود on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا گیا کہ 2008 میں جب ہماری حکومت آئی اور جب (ق) لیگ کی حکومت ختم ہوئی تو یہ صوبہ 100۔ ارب روپے کے سرپلس میں تھا۔ یہ غلط بیانی اور جھوٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس کا proof دیتا ہوں، یہ میں نے 2008 کا وائٹ پیپر نکالا ہے، میں یہ آپ تک پہنچانا چاہوں گا اور آپ ان کو بھی بے شک دے دیں۔ اگر انہوں نے نہیں دیکھا تو دیکھ لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ اپنی بات ختم کریں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! 2008 میں یہ صوبہ پنجاب 304۔ ارب 57 کروڑ 60 لاکھ روپے کا مقروض تھا جس میں foreign debit 253.3 تھا اور لوکل 51.2 تھا۔ Local debit کو ہم نے 2008 میں retire کیا۔ اب اس وقت صوبے کی existing position یہ ہے کہ 18-2017 میں جب ہماری حکومت ختم ہوئی تو یہ صوبہ 693 بلین روپے کا مقروض تھا۔ یہاں کھڑے ہو کر کہا گیا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ wind up کریں۔ آپ کو 20 منٹ سے اوپر ہو چکے ہیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! یہاں پر وزیر قانون نے کھڑے ہو کر کہا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! بہت شکریہ

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! آج صوبہ پنجاب 842۔ ارب روپے کا مقروض ہے اور انہوں نے ایک سال میں 50 بلین روپے قرضہ زیادہ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے وہ قرضہ کہاں خرچ کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! یہ جو نئے پاکستان کی بات کرتے ہیں، یہ جو مہنگائی اور بے روزگاری کا طوفان ہے لوگ آج پوچھ رہے ہیں کہ کہاں ہیں وہ پچاس لاکھ گھر اور کہاں ہیں وہ ایک کروڑ نوکریاں؟ آج ملک میں مہنگائی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے، غریب سے دو وقت کی روٹی چھین لی گئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات شروع کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ جب وہ جیل جاتے ہیں تو ان کے لیڈر ان سے نہیں ملتے۔۔۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ تشریف رکھیں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! میں یہ اشعار ان حکمرانوں کی نذر کرتا ہوں کہ:

جس دیس میں آٹے چینی کا بحران فلک تک جا پہنچے
جس دیس میں بجلی پانی کا فقدان حلق تک جا پہنچے
جس دیس کے ہر چوراہے پر دو چار بھکاری پھرتے ہوں
جس دیس میں غربت ماؤں سے بچے نیلام کراتی ہو

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ جب وہ جیل جاتے ہیں تو ان کے لیڈر ان سے نہیں ملتے۔ ان کا لیڈر حکومت میں ان سے ملتا تھا اور نہ ہی جیل میں ورکرز سے ملنا چاہتا ہے۔ ان کا لیڈر اپنے ورکرز سے ملنا ہی نہیں چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! تشریف رکھیں۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! تشریف رکھیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! بس کر دیں، بس کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: order in the House جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ، اگر میرا ٹائم اب شروع ہو تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا ٹائم اب شروع ہوا ہے۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر نے فرمایا کہ جب وہ اپنے لیڈر سے ملنے کے لئے جیل جاتے ہیں تو ان کا لیڈر ان سے ملنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اب اس میں حکومت کا کیا قصور ہے؟ آپ کا لیڈر تو حکومت میں بھی ورکر سے نہیں ملتا تھا اور جیل جا کر بھی آپ سے نہیں ملتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ان کو چھوڑیں، اب آپ بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ کو جواب نہ دوں؟ محترمہ حنا پرویز بٹ نے کہا کہ غریبوں کی زندگی آسان کریں۔ وہ جب اگلی بار اپنے لیڈر سے ملنے جیل جائیں تو ان سے کہیں کہ وہ جو پیسے باہر کے ملکوں میں لے کر گئے ہیں اگر وہ واپس منگوا دیں تو ہمارے غریبوں کی زندگی آسان ہو جائے گی۔ اگر گزشتہ پانچ سالوں کے بجٹ کو بغور دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی مغل بادشاہ اس پنجاب پر حکومت کر رہا تھا۔ لاہور کا نام پنجاب تھا اور پنجاب کا نام لاہور تھا۔ تمام سہولتیں، تمام منصوبے اچھے ہسپتال، اچھی سڑکیں، تعلیمی ادارے، ہسپتال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اذان ہو رہی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ، میں بجٹ تقریر پر آنے سے پہلے ایک اور بات clear کرنا چاہوں گی کہ ہمارے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت پچھلی بار آزاد جیت کر آئے تھے اور سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے لیکن ان کی حکومت کا حصہ نہیں تھے جو یہ بار بار mention کر رہے تھے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ پر آئے تھے اور فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ carry on کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! لاہور کا نام پنجاب تھا اور پنجاب کا نام لاہور تھا، تمام سہولتیں، تمام منصوبے صرف لاہور کے لئے تھے، تمام اچھے تعلیمی ادارے، اچھے ہسپتال، صنعتی زون، بجلی، سڑکیں، آبادیاں سب لاہور کے لئے تھیں۔ اگر ان منصوبوں میں سے کچھ بچ جاتا تو باقی پنجاب میں بھی خرچ ہو جاتا تھا لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ تمام پنجاب سے آبادی نے لاہور کی طرف رخ کر لیا اور اب یہ عالم ہے کہ لاہور پر جتنا بھی پیسا خرچ کیا جائے اس کے مسائل ہی حل نہیں ہوتے۔ آبادی کا دباؤ ہی اتنا زیادہ ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے جب نئے پاکستان کا جو وعدہ کیا تھا اس کا آغاز انہوں نے پنجاب سے کیا ہے پنجاب میں ایک مغل بادشاہ کی حکومت ختم ہونے کے بعد انہوں نے پنجاب کی خدمت کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جو جنوبی پنجاب کے پسماندہ ترین علاقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو عام لوگوں کی تکلیف کا ذاتی طور پر علم ہے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو تو بادشاہ بننے کا شوق ہے اور نہ ہی وہ اس ذہنیت کو پسند کرتے ہیں۔ بادشاہت کے خاتمے کے بعد یہ ایسا بجٹ ممکن ہوا جس میں پسماندہ علاقوں کی ترقی پر مساوی توجہ دی گئی۔ اس وجہ سے جنوبی پنجاب کے لئے علیحدہ بجٹ مختص کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے لئے 3-ارب روپے رکھے گئے۔ پی ٹی آئی کی حکومت کا یہ اقدام جنوبی پنجاب کو علیحدہ صوبہ بنانے کے وعدے کی طرف ایک عملی قدم ہے۔

جناب سپیکر! ہم لوگوں کو تمام سہولیات ان کے دروازے پر فراہم کرنے کے لئے پُرعزم ہیں۔ میں اس موقع پر مخدوم ہاشم جواں بخت وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے نہ صرف ایک عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ آسانی سے سمجھ میں آنے کے لئے بروشرز اور بک لیٹس بھی دیں تاکہ تمام لوگوں کو سمجھ میں آئے۔ ہماری حکومت لوگوں کے پینے کے لئے صاف پانی کے منصوبے لارہی ہے اور اس مقصد کے لئے آب پاک اتھارٹی کا قیام اور اس کے لئے 8۔ارب روپے مختص کرنا یقیناً قابل ستائش ہے۔ وگرنہ مغل بادشاہ کے دور میں صاف پانی کے منصوبوں سے لوگوں نے مال بنایا اور اس کرپشن کے مرکزی ملزم کوئی اور نہیں بلکہ مغل بادشاہ خود تھے۔ پی ٹی آئی کی حکومت کا ضلع جہلم اور خوشاب کے اضلاع کے لئے نیو جلال پور کینال اور گریٹر تھل کینال کے فیز-II کا منصوبہ ان علاقوں کی قسمت بدل کر رکھ دے گا۔ پنجاب کے پسماندہ اضلاع خصوصاً جنوبی پنجاب میں ایسے ہسپتال بنائے جارہے ہیں کہ لوگوں کو علاج کی غرض سے لاہور آنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم تعلیمی شعبے میں بھی انقلابی تبدیلیاں کرنے جارہے ہیں، انصاف سکول پروگرام کے تحت سکول نہ جانے والے بچوں کے لئے ایک ارب،50 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ پاکستان تحریک انصاف معیاری تعلیم سب کا حق کے نعرے کو عملی جامہ پہنائے گی۔ جھنگ، اوکاڑہ، ساہیوال اور نارووال میں یونیورسٹیز کے لئے رقم کا اجراء اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم اپنے باقی اضلاع کی ترقی کے لئے بھی اتنے ہی سنجیدہ ہیں۔

جناب سپیکر! 2۔ارب روپے مالیت سے انصاف ہیلتھ کارڈ پروگرام، مفت ادویات کے لئے 12۔ارب روپے، غریب مزدوروں اور ناداروں کے لئے شیلٹرز ہوم، پناہ گاہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں آپ مجھے دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 30 سیکنڈ میں بات مکمل کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! پانچ سال میں 5۔ارب کی لاگت سے 25 لاکھ گھروں کا قیام وہ انقلابی کام ہے جو پنجاب کے پسماندہ علاقوں کی قسمت بدل دے گا۔ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بزدار نے سوشل سیکٹرز کے لئے پروگرام بنائے ہیں۔ باہمت

بزرگ، مرد، عورتوں اورtransgenders کے لئے ہے، ہم قدمdisable لوگوں کے لئے ہے۔ مساوات transgenders کے لئے پہلی دفعہ پروگرام شروع کیا گیا۔ بچوں میںstunted growth کے مسائل کے حل کے لئے سکیم بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! خاص طور پرWomen Capital Investment Punjab اور بیواؤں کے لئےWomen Income Growth and Self Reliance کا پروگرام شروع کیا گیا ہے اور پہلی دفعہ خراج شہدا کے نام سےcivilians casualties جو کہ دہشت گردی کے واقعات میں ہوتی ہیں ان کے لئے سپورٹ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ ایسےvictims کے لئے نئی زندگی ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کے اندر نہ صرف پنجاب کی بچیاں یعنی ہماری جن بیٹیوں پر ظلم ہوتا ہے ان کا علاج کیا جائے گا بلکہ ملک بھر سے کوئی بھیvictim جو پنجاب میں آکر علاج کرائے گا ہم اس کے لئے کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! دو منٹ ہو گئے ہیں ابwind up کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! عوام کے نام پر منصوبے بنا کر پیسے کمانے والوں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ ہم عوامی لوگ اپنے لیڈر جناب عمران خان کے احتساب کو لے کر آگے چلیں گے اور انشاءاللہ محنت اور اس سوچ سے ان عوام دشمن اور شوبازی کی سیاستوں کے پیروکاروں کا سیاسی خاتمہ کر کے دم لیں گے۔

جناب سپیکر! اب اورنج ٹرین اور میٹرو بس جیسی عیاشی بند ہو گی۔ پہلے غریب کو دوائی، صاف پانی، روزگار اور سستا انصاف ملے گا۔ اب کمیشن کمانے والے منصوبے ختم اور عوام کی صحیح خدمت کرنے والے منصوبے بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں پنجاب کی عوام کو خوشخبری دینا چاہتی ہوں کہ ہم پر کوئی مہاراجہ رنجیت سنگھ مسلط نہیں ہے بلکہ جناب عثمان احمد خان بزدار جیسے نیک طبیعت انسان ان کی خدمت پر مامور ہیں۔ اس حکومت کا عوام سے وعدہ ہے کہ تمام شہری سہولیات آپ کا حق ہے نہ کہ آپ پر احسان اور یہ سہولیات اب صرف لاہور نہیں بلکہ ہر ضلع میں، ہر تحصیل میں اور ہر قصبے تک پہنچائی جائیں گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے اس پر میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔ گورنمنٹ نے اپنا2300۔ ارب اور 51 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا ہے جس میں سکولز ایجوکیشن کے لئے32 بلین اور ہائر ایجوکیشن کے لئے 7.3 بلین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ ہماری حکومت کے بجٹ سے بہت کم ہے۔

جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کے بجٹ پر بھی20 فیصد cut لگا دیا گیا ہے جس کا direct اثر یونیورسٹیوں پر پڑے گا اور یونیورسٹیوں کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے فیس بڑھانی پڑے گی۔ اس کا direct impact طالب علموں پر ہو گا لہٰذا میں گزارش کروں گی کہ HEC کے بجٹ پر جو cut لگایا گیا ہے اسے ختم کیا جائے تا کہ غریب طالب علم بھی آسانی سے اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔

جناب سپیکر! سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے نام سے ایک بڑا انقلابی منصوبہ شروع کیا تھا جس سے تقریباً3 لاکھ بچے مستفید ہو چکے ہیں اور اس کا بجٹ 17۔ ارب روپے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے فنڈ کو بڑھایا نہیں گیا۔ یہ ایک life changing project ہے جس کے تحت غریب بچوں کو یہ opportunity دی جاتی ہے کہ اگر وہ دنیا کی کسی بھی بہترین یونیورسٹی میں داخلہ لیں گے تو پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ ان کے لئے funding کرے گا لہٰذا اس کا بجٹ بڑھانا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میاں محمد شہباز شریف نے تعلیم کے حوالے سے دو بہت ہی اہم initiatives لئے تھے۔ ان میں ایک Chinese Language کے لئے سکالرشپ دینے کا منصوبہ تھا جس میں بچوں کو Chinese Language سیکھنے کے لئے سکالرشپ دیا جاتا ہے۔ وہ چائنا جاتے تھے تا کہ وہاں سے Chinese Language سیکھیں، واپس آئیں اور اپنے ملک اور سی پیک کے لئے contribute کر سکیں۔ اس کے لئے موجودہ بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ یہ ایک بہت important initiative تھا لہٰذا اسے موجودہ بجٹ میں لازمی طور پر شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے وہ بچے جو کہ بورڈز میں top کرتے تھے اور پوزیشن ہولڈرز ہوتے تھے انہیں میاں محمد شہباز شریف یورپ کی بہترین یونیورسٹیوں میں educational tour پر بھیجتے تھے۔ یہ ان کے لئے reward and incentive ہوتا تھا۔ اس کے لئے بھی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ یہ بہت اہم سکیمیں ہیں لہٰذا ان کے لئے لازمی طور پر بجٹ مختص کیا جائے تاکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن کے لئے صرف ایک بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ I wonder کہ اس ایک بلین روپے سے یہ کیا کیا کر پائیں گے؟ میں حکومت کو ایک recommendation دینا چاہوں گی کہ autistic بچوں کے لئے at least صوبائی سطح پر ایک سکول ضرور بنایا جائے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارے بہت سارے علاقوں میں autism کا کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔ یہ سکول بنے گا تو اس سے ان بچوں کی بہتر طریقے سے نشوونما ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! زراعت کے لئے total ADP کا صرف 2 فیصد بجٹ رکھا گیا اور کھاد پر پہلے جو سبسڈی دی جاتی تھی وہ بھی ختم کر دی گئی ہے۔ اس کا direct impact غریب کسانوں پر پڑے گا اور ان کے لئے اپنی ایگریکلچر کو بڑھانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں زراعت کے حوالے سے ایک تجویز بھی دینا چاہوں گی کہ ہماری Climate change and weather condition direct زراعت پر impact کر رہی ہے۔ اس حوالے سے ہمیں ریسرچ کی ضرورت ہے۔ اب گرمی، سردی اور بارش سب کے patterns change ہو رہے ہیں لہٰذا اس پر ہمیں ریسرچ کرنی چاہئے کہ کون سے علاقے میں کیا weather pattern ہے، کس حساب سے ہمیں فصل کاشت کرنی اور کاٹنی چاہئے؟ اس سے ہم فصل کے نقصان سے بچ سکیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقے کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ میاں محمد شہباز شریف نے 2017-18 کے بجٹ میں ہماری تحصیل چوآ سیدن شاہ کے ٹی ایچ کیو ہسپتال کی اپ گریڈیشن approve کی تھی اس کے لئے 200 ملین روپے کا بجٹ منظور ہو گیا تھا اور اسے ADP میں رکھ دیا گیا تھا۔ اس منصوبے کے لئے پہلے 30 ملین روپے release ہوئے اور کام شروع ہو گیا تھا لیکن موجودہ بجٹ میں اس ٹی ایچ کیو کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی۔ یہ تحصیل

ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے جو کہ ڈیڑھ لاکھ آبادی کو cater کرے گا اس کے لئے بجٹ مختص کرنا بہت ضروری ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کو صحت کی سہولتیں میسر آسکیں۔

جناب سپیکر! میری کچھ روڈز کی سکیمیں ہیں جن کا 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ ان میں لری شاہنواز سے چوہا گنج علی شاہ کی روڈ اور کھجولہ سے چوآسیدن شاہ کی روڈ شامل ہے۔ ان کا 50 فیصد کام ہو چکا ہے لیکن اب ان سڑکوں کے لئے مزید بجٹ روک دیا گیا ہے اگر ان سڑکوں کے لئے بجٹ release نہیں ہو گا تو جو پہلے 50 فیصد کام ہو چکا ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک کھیوڑہ سے چوآسیدن شاہ روڈ ہے، Which is quite dangerous لہٰذا اس کو ضرور مکمل کیا جائے تاکہ لوگوں کو سفر کرنے میں آسانی ہو۔

جناب سپیکر! میں نے پورا بجٹ document دیکھا ہے لیکن مجھے اس میں چوآسیدن شاہ کے لئے واٹر سپلائی سکیم نظر نہیں آئی جبکہ وہاں پر پانی کی شدید قلت ہے۔ پچھلے سال چیف جسٹس آف پاکستان نے کٹاس راج مندر کے pond سوکھنے کے حوالے سے Suo Moto ایکشن لیا تھا۔ یہ کٹاس راج مندر چوآسیدن شاہ میں واقع ہے۔ صرف کٹاس راج مندر میں نہیں بلکہ اس کے ارد گرد کے علاقوں میں بھی پانی کی شدید قلت ہے۔ چیف جسٹس صاحب نے وہاں کی سیمنٹ فیکٹریوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا تھا کیونکہ وہ پانی کا illegal استعمال کر رہے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو 26 کروڑ روپے جرمانہ کیا گیا تھا جو کہ وہاں کی ڈسٹرکٹ کونسل میں جمع ہوا تھا لیکن بعد میں حکومت نے اس فنڈ کو منجمد کر دیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت اور وزیر خزانہ سے درخواست کرتی ہوں کہ جو 26 کروڑ روپے ڈسٹرکٹ کونسل کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں وہ چوآسیدن شاہ، کہون وادی اور اس تحصیل کی واٹر سپلائی سکیموں پر خرچ کئے جائیں تاکہ وہاں پر پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے چوآسیدن شاہ کے لئے sports ground کی سکیم منظور کی تھی۔ اس سکیم کے لئے لوگوں نے 80 کنال جگہ free of cost دی تھی۔ اس کے لئے اس بجٹ میں رقم رکھی گئی ہے۔ I am glad to see this scheme. اس کے علاوہ اس بجٹ میں چکوال کے لئے ایک نئی یونیورسٹی بنانے کا کہا گیا ہے۔ اس بارے میں ہم نے اور ہمارے

تمام local representatives نے بہت کوشش کی تھی اس کے لئے وفاقی حکومت سے بجٹ بھی release ہوا تھا لیکن وہاں پر land allocation کا issue پیدا ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ ہمارے وزیر ہائر ایجوکیشن جو کہ خوش قسمتی سے چکوال سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس یونیورسٹی کو جلد از جلد مکمل کرائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں چکوال کے ٹورازم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ چکوال میں ٹورازم کا بہت potential ہے۔ ہمارے پاس چوآسیدن شاہ میں سو سالہ پرانا گدھالہ گارڈن ہے۔ اس کی 100 ایکڑ زمین ہے۔ اس کے لئے ہم نے ایک ماسٹر پلان بنایا اور میاں محمد شہباز شریف نے منظوری دی تھی کہ وہاں پر ایک Botanical Garden بنایا جائے۔

جناب سپیکر! محکمہ آرکیالوجی، جنگلات اور دوسرے متعلقہ محکمہ جات نے مل کر اس کے لئے ایک ماسٹر پلان بنایا تھا۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ اس کے لئے بجٹ allocate کیا جائے تاکہ یہ Botanical Garden مکمل ہو سکے۔ اس کے علاوہ وہاں پر چکوال، چوآسیدن شاہ اور جہلم کے درمیان ایک پرانا نندنا فورٹ ہے۔ اس کی significant history ہے۔ وہاں پر 1008 میں محمود غزنوی نے حملہ بھی کیا تھا اور وہاں پر البیرونی نے center of earth بھی نکالا تھا لیکن اب وہ abandoned پڑا ہوا ہے لہٰذا اس کی preservation and renovation بہت ضروری ہے۔ اس کی طرف دھیان دیا جائے اور اس کو preserve کیا جائے کیونکہ یہ ایک اچھی tourist attraction بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ چکوال میں اور بھی بہت سی جگہیں ہیں کہ جن کو ہم اچھی tourist attraction بنا سکتے ہیں۔ وہاں پر کلر کہار سے آگے ملوٹ قلعہ، گدھالہ گارڈن، کٹاس راس مندر، نندنا فورٹ اور کھیالہ فورٹ ہے یعنی وہاں پر بہت سی ایسی جگہیں ہیں کہ جن کو اچھی tourist attraction بنایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ حکومت اس جانب ضرور توجہ دے گی۔ اس کی وجہ سے لوکل لوگوں کو نوکریاں مل سکیں گی اور حکومت کا ریونیو بھی بڑھے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں امید کرتی ہوں کہ میری تمام تجاویز پر وزیر خزانہ ضرور غور کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب محترمہ مومنہ وحید بات کریں گی۔

محترمہ مومنہ وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مرا عیشِ غم، مرا شہد سم، مری بُود ہم نفسِ عدم
ترا دل حرم، گروِ عجم، ترا دیں خریدہ کافری
دم زندگی رم زندگی، غم زندگی سم زندگی
غم رم نہ کر، سم غم نہ کھا کہ یہی ہے شان قلندری

جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے مالی سال 20-2019 کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں اپنے وزیر اعظم محترم جناب عمران خان، اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے ان نامساعد حالات میں پنجاب کی تاریخ کا بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ عوام دوست بجٹ ہے۔ میں بغیر کسی الزام تراشی کے ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں کو صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ economics کے تمام بنیادی اصولوں میں سے پہلا اصول یہ ہے کہ محدود مالی وسائل کا ہر ممکن حد تک بہترین استعمال کیا جائے اور یہ بجٹ اسی اصول کو مد نظر رکھ کر design کیا گیا ہے۔ 2.3 کھرب روپے کا total outlay ہے۔ موجودہ بجٹ پچھلے بجٹ سے صرف 2.71 فیصد زیادہ ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ کا کم ترین تناسب ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومتوں کا بجٹ ہمیشہ lop sided ہوا کرتا تھا اور صرف لاہور یا چند ایسے علاقوں کے لئے مخصوص ہوتا تھا جن کی صرف cosmetic value تھی۔ ہم نے پورے پنجاب کو یکساں اہمیت دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک سوتیلے سلوک کے شکار جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں اور بجٹ کا 35 فیصد جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہمارے وزیر خزانہ نے brief کیا ہے کہ جنوبی پنجاب صوبے کی آبادی کا

32فیصد ہے جبکہ گزشتہ سات سالوں میں صرف 17 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کو دیا جاتا رہا ہے۔اس کی وجہ سے اس کے economic indicators کمزور ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں 9.8۔ارب روپے "پنجاب احساس پروگرام" کے لئے رکھے گئے ہیں جو ضرورت مند شہریوں کی مدد کی مد میں استعمال ہوں گے۔"سرپرست پروگرام" یتیموں،بیواؤں اور غربت کی لکیر سے نیچے گزر بسر کرنے والوں کے لئے launch کیا گیا جو کہ ایک بہترین پروگرام ہے۔ہمارے جو سپیشل افراد ہیں،جو کسی جسمانی معذوری میں مبتلا ہیں ان کے لئے "قدم پروگرام" کا اجراء بھی بہت خُوش آئند ہے۔"خراج شہداء" پروگرام دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں کے لئے شروع کیا گیا ہے۔اسی طرح ریونیو بڑھانے کے لئے professional tax and agricultural tax میں خاطر خواہ اضافہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ ہم fiscal deficit کی خلیج کو پُر کر سکیں۔اسی طرح پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت 71 منصوبے چلائے جائیں گے۔جس میں حکومت اور شہری پارٹنر ہوں گے۔ہمارے وزیر خزانہ نے structural reforms کا اعلان کیا ہے۔Structural reforms for better delivery یہ بھی ہمارا motive ہے۔20-2019 میں جو اہم اور بنیادی شعبہ جات جیسے کہ تعلیم،صحت اور انفراسٹرکچر وغیرہ میں structural reforms کئے جائیں گے۔پنجاب کے 26 اضلاع میں انصاف ہیلتھ کارڈ جاری کئے جا رہے ہیں اور ہم اس پروگرام کو مزید وسعت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔383۔ارب روپے کی خطیر رقم تعلیم کے لئے مختص کی گئی ہے اور 8۔ارب روپے صاف پانی کی فراہمی کے لئے رکھے گئے ہیں۔یہاں پر حزب اختلاف کے میرے ایک بھائی نے فنڈز میں کٹوتی کو بہت زیادہ highlight کیا میں بتاتی چلوں کہ ہم نے صرف اُتنے فنڈز رکھے ہیں جتنے ہم نے استعمال کر لینے ہیں۔ہم نے ایک کروڑ روپے میں سے 20 لاکھ روپے کہیں اِدھر اُدھر نہیں کر دینا لہٰذا خاطر جمع رکھیں تمام کے تمام فنڈز پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے بالکل ایمانداری کے ساتھ استعمال ہوں گے اور پنجاب پہلے سے زیادہ ترقی کرے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی،محترمہ!اپنی بات جاری رکھیں!

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! جب ہم آئندہ مالی سال20-2019کے پنجاب کے بجٹ کا طائرانہ جائزہ لیتے ہیں اور اس outlay یعنی 203 کھرب روپے کا تجزیہ کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ ایک غریب دوست بجٹ ہے چنانچہ حزب اختلاف کے دوستوں کا شوروغُل انتہائی غلط اور منفی رویے کا عکاس ہے۔

شکوۂ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، جناب اعجاز احمد!

جناب اعجاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ

ہم محمدؐ سے پیار کرتے ہیں زندگی باوقار رکھتے ہیں
خُونِ مظلومِ کربلا کی قسم ہم خزاں میں بہار رکھتے ہیں

جناب چیئرمین! کسی حکومت کے وژن کے مطابق بجٹ آنے والے ماہ و سال، دن و رات اور مالی سال کے ساتھ ساتھ آنے والے سالوں کی بھی قوم کی سمت کا تعین کرتا ہے جس پر چل کر قومیں اپنے targets achieve کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اس حکومت کے وزیر خزانہ صاحب نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ منصوبہ بندی سے عاری تھا اُس میں کسی جگہ کوئی منصوبہ بندی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس بجٹ کو اگر دیکھیں تو ہر ڈیپارٹمنٹ اور ڈویلپمنٹ کے لئے ایک block allocation رکھی گئی ہے لیکن ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انہیں اس بجٹ کو سنجیدگی سے لینا چاہئے تھا اور ہر ضلع، ہر تحصیل اور ہر ٹاؤن میں اس کی ضرورت کے مطابق اس بجٹ کو پیش کرنا چاہئے تھا لیکن اس حکومت نے تبدیلی کے لئے جو وعدے، دعوے اور عہد نامے کئے تھے وہ ایک کچے دھاگے کی مانند ثابت ہوئے اور انہوں نے یہ خیال نہ رکھا کہ غریبوں کے چراغ کیسے جلتے ہیں، غریب دو وقت کی روٹی کے لئے کتنی مشقت کرتا ہے، تن ڈھانپنے کے لئے تار تار لباس کو کیسے پیوند لگاتا ہے؟ مہنگائی، بے روزگاری،

بد انتظامی، پلاننگ کا فقدان، ترقی میں U-Turn کے ساتھ ساتھ لوگوں کی زندگی میں مشکلات میں اضافے کا سبب بننے والا یہ بجٹ پیش کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ضلع لیّہ سے ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب صوبہ بنانے کا وعدہ کیا گیا تھا میرا وہ صوبہ کہاں ہے؟ ہمیں یہ جنوبی پنجاب صوبہ نہیں دے سکتے تھے اُس میں کوئی رکاوٹیں تھیں کیونکہ صوبہ بہاولپور کے حوالے سے وہاں کے لوگوں کی اپنی ایک demand ہے میں چاہتا ہوں اُس پر consensus پیدا کیا جائے، اُن کی رائے کا احترام کیا جائے اگر بہاولپور کے لوگ جنوبی پنجاب کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں تو اُنہیں جنوبی پنجاب کے ساتھ ملا کر ایک صوبہ جنوبی پنجاب بنایا جائے اور اگر وہ ساتھ نہیں ملنا چاہتے تو اُنہیں علیٰحدہ صوبہ دے کر ہمیں علیٰحدہ صوبہ جنوبی پنجاب دیا جائے۔

جناب چیئرمین! جنوبی پنجاب کی مختلف تحصیلوں اور مختلف علاقوں سے نئے اضلاع کا مطالبہ کیا جاتا ہے جن میں وزیر اعلیٰ پنجاب جس حلقہ سے منتخب ہوئے ہیں اُن میں تونسہ ہے، کوٹ ادو ہے، آپ کے علاقے میں لیاقت پور ہے، جام پور ہے تو یہاں کے سارے لوگ ضلع کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ اُنہیں اضلاع دیئے جائیں اور لیّہ والے اپنے ڈویژن کا مطالبہ کرتے ہیں تو اُن کا مطالبہ بھی پورا کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ خود احتسابی ایک جمہوری عمل کا حصہ ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا استحصال پاکستان مسلم لیگ (ق) کی قیادت نے کیا ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے کیا ہے اور نہ ہی پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے کیا ہے بلکہ ہم نے اپنا استحصال خود کیا ہے۔ ہمیں جہاں سے موقع ملا ہم وہاں سے وزیر اعلیٰ بنے، ہم وہاں سے وزیر اعظم بنے، ہم گورنر بنے یا آج ہم وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں تو کل اگر اُس خطے کی پسماندگی دُور نہ ہوئی تو اُس کا کوئی ذمہ دار نہیں ہوگا، وزیر اعلیٰ اُس کا ذمہ دار ہوگا، اُس کا وزیر خزانہ ذمہ دار ہوگا اور اُس خطے سے منتخب ہونے والے حکومتی نمائندے ذمہ دار ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں مختصراً یہ کہتا ہوں کہ تعلیم اور صحت کے متعلق یہاں بہت کچھ کہا جاتا ہے پچھلے سال اس حکومت نے جو بجٹ پیش کیا اُس میں جنوبی پنجاب میں دو نئے کالجز بنانے تھے جن میں سے صرف ایک کالج کا کام شروع ہو سکا اور دوسرے کالج کا کام شروع بھی نہیں ہو سکا۔

اسی طرح انہوں نے اس سال تین نئے کالجز بنانے کا کہا ہے جن میں ایک پچھلے سال والا کالج ہے۔ اسی طرح انہوں نے پچھلے سال کہا تھا کہ اٹک، میانوالی اور لیّہ میں دو دو سو بیڈ کے تین نئے ہسپتال بنائے جائیں گے اس سال کے بجٹ میں اٹک کا ہسپتال نظر نہیں آیا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال کی ADP میں جو ہسپتال موجود تھا اُس پر حکومت کوئی کام شروع نہ کرا سکی اور اب وہی ہسپتال لیّہ، راجن پور اور میانوالی کے لئے دوبارہ اس بجٹ میں پیش کر دیئے گئے۔ اسی طرح ہماری ongoing schemes کو catch کر دیا گیا ہے یعنی اُن کے لئے نہ ہونے کے برابر فنڈز رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ وزیر اعلیٰ کے حلقہ کے adjoining ہے اُس حلقہ سے پچھلی دفعہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایم پی اے منتخب ہوئے تھے لیکن پچھلی دفعہ ہماری حکومت میں اُس حلقے میں بھی کام ہوئے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب اعجاز احمد اپنی بات جاری رکھیں!

جناب اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہاں پر حزب اقتدار سے یا حزب اختلاف سے جو کوئی دوست بھی اُٹھ کر بات کرتا ہے جیسے وہ جنوبی پنجاب پر احسان کر رہا ہو ہمیں اس طرح کے کسی احسان کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم اپنا حق مانگنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح میں یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب کے متعلق بات کروں گا ہمارے ضلع لیّہ سے کالجز کی چار بسیں اور جناب ڈپٹی سپیکر! آپ کے ضلع سے بھی ایک بس نکال کر ڈیرہ غازی خان کو یہ پانچ بسیں دینے کا آرڈر جاری کیا گیا۔ آپ کے حکومتی ایم این ایز اور ایم پی ایز نے بھی بات کی اور میں نے بھی یہاں پر تحریک التوائے کار جمع کرائی لیکن ہماری بات نہ سُنی گئی۔

جناب سپیکر! میں وہاں کے سیاسی و سماجی کارکنوں اور وکلاء کو سلام پیش کرتا ہوں وہ ہائی کورٹ میں گئے اور وہاں سے وزیر اعلیٰ کے یہ order suspend ہوئے اور وہ بسیں واپس آ گئیں۔

جناب سپیکر! اگر جنوبی پنجاب کی محرومیوں کو دُور کرنا ہے تو اُنہیں مستقل بنیادوں پر اپنے پیروں پر کھڑا کرنا ہو گا۔ اسی طرح بھکر اور میانوالی میں یونیورسٹیوں کا اعلان کیا گیا یہ بہت اچھی بات ہے لیکن اس کے لئے رقم 300 ملین رکھے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی رقم میں کون سی یونیورسٹی بنتی ہے۔ آپ ہمارا مذاق نہ اڑائیں۔

جناب سپیکر! تھل کینال میانوالی، بھکر، لیہ اور مظفر گڑھ کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے۔ اس کی remodeling کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ اسی طرح بہادر سب کیمپس جس کے پاس تمام وسائل ہیں، وہاں پی ایچ ڈی ہو رہی ہے اور اربوں روپے کے اس کے اثاثے ہیں عمارت موجود ہے اس کو اپ گریڈ کرنے کے لئے پچھلی حکومت کی کابینہ نے منظوری دی تھی۔ آج تک اس کو چارٹر نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ کوئی پالیسی دیں کہ جس یونین کونسل میں BHU نہیں ہے وہاں BHU بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس موقع پر یہ شعر پڑھنا چاہوں گا کہ:

یزداں کے پاس بھی نہیں گنجائش نجات
پکڑا گیا شیخ حقوق العباد میں

جناب سپیکر! اگر اس علاقے کے لوگوں کے حقوق آپ نہیں دیں گے تو آپ کو تاریخ بھی معاف نہیں کرے گی اور اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک uniform policy بنائی جائے۔ یہ انصاف کی بات کرتے ہیں تو لیہ اور میانوالی میں ہسپتال بنتے ہیں آپ اس کی allocation دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ نے بہت وقت لے لیا ہے۔ محترمہ صدیقہ صاحبداد!

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں کئی دنوں سے ظالمانہ جھوٹ کے پلندے سن رہی ہوں۔ میرا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے اس لئے مجھے ایک

شعر یاد آ گیا ہے۔ میں نے تحمل اور مشقت سے باتیں سنی ہیں۔ اب آپ میرا ایک شعر سن لیجئے۔ میرے پرانے بادشاہ سلامت حکمرانوں کی طرف سے میں بول رہی ہوں کہ:

میرے ماضی کو اندھیروں میں چھپا رہنے دو
میرا ماضی میری ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں
That's all (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ ثانیہ عاشق جبیں!

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ کے سب سے غریب کُش بجٹ پر اظہار کرنے کا موقع دینے کا شکریہ۔ آج سے ایک سال پہلے جو معیشت تقریباً چھ فیصد سے ترقی کر رہی تھی اس کا بجٹ بناتے ہوئے اس حکومت نے GDP growth rate کا تخمینہ 2.4 فیصد رکھا ہے جو بذات خود اس حکومت کی ایک سالہ ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! آج سے ایک سال پہلے ہم اس ملک کی inflation کو تین 3 سے 5 فیصد پر لے کر گئے اور جس ملک کے سب سے بڑے صوبے کا بجٹ بناتے ہوئے اس حکومت نے 11 سے 13 فیصد inflation کا تخمینہ لگایا ہے۔ کیا اس نالائق حکومت کو اس بات کا اندازہ ہے کہ اس سے غریب آدمی پر کیا اثر پڑے گا یا کیا ان کو اس بات کا اندازہ ہے کہ اس بجٹ کے بعد کتنے لوگ ایسے ہیں جو غربت کی لکیر سے نیچے چلے جائیں گے؟

جناب سپیکر! وزیر موصوف اور ہمارے معزز ممبران بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ اس بجٹ کا غریب پر کچھ اثر نہیں ہو گا اور یہ عوام دوست بجٹ ہے تو ان کی بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کچھ نکات کافی ہیں کہ پٹرول کی قیمت میں 30 فیصد اضافہ کیا گیا، چینی کی قیمت میں 30 فیصد اضافہ کیا گیا اور اس حکومت کے investor جہانگیر نااہل ترین صاحب کو اپنے بنک بیلنس میں 30 فیصد اضافہ مبارک ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجلی کی قیمت میں 20 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ خان صاحب کے مشیر ہیں جو بجلی کے کارخانوں کے مالک بھی ہیں ان کو بھی اپنے بنک بیلنس میں 20 فیصد اضافہ مبارک ہو۔ کوکنگ آئل اور باقی اشیاء میں بھی اضافہ کیا گیا ہے یعنی غریب آدمی مزید غریب ہو گیا ہے۔ انہوں

نے ایک طرف مہنگائی میں اضافہ کیا ہے تو دوسری طرف الفاظ کا گورکھ دھندہ استعمال کر کے اس بجٹ میں تعلیم اور صحت جیسے اہم معاملات پر کٹوتیاں کی گئی ہیں۔ پنجاب میں ہیلتھ میں پانچ بلین کی کٹوتی کی گئی ہے اور پھر انہوں نے اپنے بجٹ میں propose کیا ہے کہ ہم آئندہ سال 9 ہسپتال بنائیں گے جس کی کوئی پلاننگ دی گئی ہے، کوئی land acquisition ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی PC-I دیا گیا ہے لہٰذا ایک سال میں 9 ہسپتال بنانا صرف ایک ڈرامہ اور عوام کو بے وقوف بنانا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ 9 ہسپتال بغیر پلاننگ کے آپ ایک سال میں مکمل کر سکیں۔

جناب سپیکر! یہ حکومت کہتی ہے کہ ہم youth oriented government ہیں۔ یہ کتنی youth oriented government ہے کہ ایک youth loan سکیم تھی جس میں fee imbursement میں حکومت بچوں کو سکالرشپ دیا کرتی تھی کہ وہ اپنی ماسٹر، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگری مکمل کر سکیں۔ اس حکومت نے بچوں کے آخری سمیسٹر کی فیس نہیں دی جس کی وجہ سے ان کی ڈگری مکمل نہیں ہوئی اور بچے آج رُل رہے ہیں۔ یہ اتنی youth oriented government ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی کہ ہم women oriented government ہیں۔ یہاں ایک interest free loan کی سکیم تھی جس میں ساڑھے چار لاکھ لوگوں کو loan فراہم کئے گئے تھے کہ وہ اپنا کاروبار شروع کریں جس میں 65 فیصد صرف خواتین تھیں۔ انہوں نے اس سکیم کو بالکل wipe out کر دیا ہے۔ یہ لوگ on the floor of the House کھڑے ہو کر جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کا ایک اور کارنامہ یہ ہے کہ ہمارا جو ہیلتھ کارڈ تھا اس کو انہوں نے انصاف کارڈ کا نام دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اس بات کا اضافہ کرنا چاہوں گی کہ جو ممبران on the floor of the House جھوٹ بولتے ہیں کہ ہماری ہیلتھ سکیم سے کسی کو فائدہ نہیں ہوا۔ میں کوئی ہوا میں بات نہیں کر رہی بلکہ منسٹری آف ہیلتھ کے اعداد و شمار ہیں کہ ساڑھے چار لاکھ خاندانوں کو ہیلتھ سکیم سے وفاق اور صوبے میں فائدہ ہوا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب میں ہیلتھ سکیم کو look after کیا اور میاں محمد نواز شریف نے look after کیا جس کی وجہ سے ساڑھے چار لاکھ خاندانوں نے فائدہ اٹھایا۔ ہسپتالوں میں لوگوں کا علاج ہوا چاہے کسی کو دل کا مرض تھا، کینسر تھا

یا کوئی اور بیماری تھی۔ یہ پروگرام 28 اضلاع میں شروع کیا گیا تھا اس لئے کم از کم اس حوالے سے جھوٹ نہ بولا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم نے ان کو expose نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے آپ کو expose کیا ہے۔ ہم نے 50 لاکھ گھروں کے وعدے نہیں کئے تھے بلکہ انہوں نے کئے تھے۔ ہم نے ایک کروڑ نوکریوں کے دعوے نہیں کئے تھے بلکہ انہوں نے کئے تھے۔ آئی ایم ایف کے پاس نہ جانے کے دعوے ہم نے نہیں کئے تھے بلکہ انہوں نے کئے تھے۔ ہم نے 100 دن کا پلان نہیں دیا تھا بلکہ انہوں نے دیا تھا اس لئے یہ بات جان لیں کہ عوام ان کی اصلیت جان چکی ہے اور ان کی ناکامی ان کے ماتھے پر لکھی ہوئی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کروں گی کہ انہوں نے ان نامساعد حالات میں بھی پاکستان تحریک انصاف کے وژن کے مطابق خوبصورت بجٹ پیش کیا۔ ہم نے پنجاب میں مخدوم ہاشم جواں بخت اور وفاق میں جناب حماد اظہر کو بجٹ پیش کرتے ہوئے سنا۔ ہم پہلے سقراط، بقراط اور لعل بجھکڑ دیکھتے تھے تو مجھے اب ایسے لگا کہ واقعی علامہ اقبالؒ کے خواب کی تعبیر ہوئی ہے کہ "جوانوں کو پیروں کا استاد کر" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہم پاکستان بنانے والوں کے نظریے پر چل رہے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہمارے ایوان کی چھت پر پنجاب کا logo موجود ہے اس میں پانچ دریا نظر آتے ہیں۔ ہماری دھرتی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ہمارا علاقہ پانچ دریاؤں کا علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پنجاب سب سے زیادہ ترقی یافتہ علاقہ تھا جو پاکستان کو ملا۔ اس میں آپ خود دیکھ لیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ لاہور جیسا شہر انڈیا کے

سب سے بڑے شہروں میں سے تھا، پھر آپ راولپنڈی کو دیکھ لیں، پھر فیصل آباد جو کہ مانچسٹر آف پاکستان کہلاتا تھا، اس کے بعد آپ سیالکوٹ کو دیکھ لیں جہاں پر انڈسٹری کے علاوہ اتنے اعلیٰ سکولز تھے کہ ان کو کیمبرج آف پاکستان کہتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک سے ایک ہمارا اعلیٰ شہر تھا تو ایسا کیوں ہوا کہ ہمارے جتنے بھی industrialist تھے وہ بنگلہ دیش چلے گئے اور جو سیالکوٹ میں سکولز تھے وہ collapse کر گئے۔

جناب سپیکر! ہمارے ایک اپوزیشن کے فاضل دوست نے خود کہا کہ 1985 تک پنجاب کاٹن میں انڈیا سے آگے تھا اور 1985 کے بعد ہی ہمارے پنجاب پر نحوست کا ایسا دور شروع ہوا اس کے بعد یہ حالت ہے کہ انڈیا ہم سے بہت آگے نکل چکا ہے اور یہ جو اس کے بعد حکومتیں آتی رہی ہیں وہ معاشی بحران کا شکار رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی تقریر wind up کریں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی مزید بات کرنا چاہوں گی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بدلا ہے پنجاب تو میں کہتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب کو بدلا نہیں بلکہ پنجاب سے بدلہ لیا ہے اس لئے کہ ان کو پنجاب پسند ہی نہیں تھا ان کو جاتی امرا والا پنجاب پسند ہے تو یہ اس پنجاب کو پسند کرتے ہیں اور یہ سمجھ رہے ہیں اب بھی ہم جاتی امرا میں ہی رہ رہے ہیں انہوں نے پنجاب کے لوگوں سے بھیانک بدلہ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں اگر ایک ملک کا دو تہائی حصہ بقول ان کے کہ انہوں نے تیس، پینتیس سال میں اس ملک میں دودھ اور شہد کی نہریں بہادی تھیں اگر ایک ملک کا دو تہائی حصہ ٹھیک ہو جاتا تو باقی ملک کو ٹھیک کرنے میں کون سا وقت لگنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ!

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! یہ جو معاشی دہشت گرد ہیں اب ان کی چیخیں نکل رہی ہیں اور عوام اس وقت بہت خوش ہے اور جن لوگوں نے اس ملک کو لوٹا تھا وہ اس وقت اپنے انجام کو پہنچے ہوئے ہیں۔ مجھے آپ نے بہت کم وقت دیا ہے کیونکہ میں نے تو ابھی بہت سی باتیں کرنی تھیں اور

خواتین کے حوالے سے بھی بات کرنی تھی۔ میں کہتی ہوں کہ یہ جو مدینہ کی ریاست ہے جس کا یہ مذاق بناتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! آپ کو بات کرتے ہوئے 15 منٹ ہو چکے ہیں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں نے ایک شعر عرض کرنا ہے کہ:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! تو یہی ہمارا لیڈر ہے ان کو معلوم ہی نہیں کہ ہمارے لیڈر کے بارے میں رمیض راجہ نے بڑی خوبصورت بات کی تھی کہ لوگ جب ہمیں جناب عمران خان کے بارے میں کہتے تھے کہ وہ سیاست میں کچھ نہیں کر سکتا تو ہم دل ہی دل میں ہنستے تھے کہ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ان کا پالا کس کے ساتھ پڑا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ اب باری تو محترمہ زیب النسا کی ہے لیکن ادھر minority کے ممبر بیٹھے ہیں جن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اگر محترمہ اجازت دیں تو پہلے وہ بات کر لیں۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! آپ ان کو بات کرنے دیں لیکن اس کے بعد میری بات بھی سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو اس کے بعد ٹائم ملے گا۔ جی، جناب منیر مسیح کھوکھر!

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! خداوند رب جلیل کے نام سے اپنی بات کا آغاز کرتا ہوں۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی چند گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب پاکستان کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا تو اس وقت بھی پانچ غیر مسلم ووٹرز، سی گیبن، چودھری فضل الٰہی، رلیا رام، ایس پی سنگھا اور رابرٹ ولیم، نے اپنا ووٹ دے کر

پاکستان کا سنگ بنیاد رکھا۔ آج جب پاکستان تباہی کے دہانے پر جا کھڑا ہوا ہے تو آج بھی پاکستان میں بسنے والے غیر مسلم پاکستان کو بچانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتا تا چلوں کہ میں blind ہوں اور ڈائیلسز کا patient ہوں، ہفتے میں تین مرتبہ میں ہسپتال جا کر ڈائیلسز کرواتا ہوں۔ میں جب ڈائیلسز کروانے جاتا ہوں تو میں یہ بتانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا کہ ڈائیلسز کے دوران پرانی فرسودہ مشینیں ہیں جو کہ بند ہو جاتی ہیں اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے کئی مریض اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں تو میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ حکومت کو زبانی خرچ نہیں بلکہ عملی طور پر خرچ کرنا چاہئے اور تمام ہسپتال جن میں گنگارام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، میو ہسپتال، جناح ہسپتال، شیخ زید ہسپتال اور جنرل ہسپتال میں نئی ڈائیلسز مشینیں لائی جائیں تا کہ غریب مزدور جو کہ ڈائیلسز کا مریض ہے ان کے لئے بہتری ہو سکے۔ آج یہ ہیلتھ کی بات کرتے ہیں تو میاں محمد شہباز شریف کا دور موجودہ دور سے ہزار گنا بہتر تھا کہ جب غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کو علاج کے ساتھ ساتھ فری ادویات مہیا کی جاتی تھیں لیکن آج ایک سرنج بھی چاہئے ہو تو وہ بھی بازار سے منگوانی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بھی بتا تا چلوں کہ موجوہ سرکار جو کہ تبدیلی سرکار ہے اس نے بہت بڑا کارنامہ کیا ہے کہ چند ماہ پہلے 104 ایڈیشنل اٹارنی جنرل اور جوائنٹ اٹارنی جنرل وفاق میں بھرتی کئے ہیں لیکن میں یہ بات افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ 5 فیصد غیر مسلم کوٹا ہونے کے باوجود ایک بھی کرسچن کو اٹارنی جنرل نہ رکھا گیا ہے یہ مسیحیوں کو دیوار کے ساتھ لگانے کی بات کی جا رہی ہے اور ہم کبھی یہ چیز برداشت نہیں کریں گے کہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔ اسی طرح پنجاب بھی پیچھے نہ رہا ہے سات ایڈووکیٹ جنرل اور ڈپٹی ایڈووکیٹ جنرل بھرتی کئے گئے اور یہاں پر بھی ایک بھی کرسچن کو بھرتی نہ کیا گیا ہے یہ بھی سراسر زیادتی ہے اور مسیحی برادری کو ایسی جگہ لا کھڑا کیا گیا ہے جہاں سے آگے راستہ نہیں نکلتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ زیادتی بند کر دی جائے۔ پچھلے دنوں تقریباً 7 کروڑ روپے کرسمس package کے نام پر مسیحیوں کے لئے وقف کئے گئے اور 36 اضلاع میں یہ پیسے بھیجے گئے لیکن جب ہم نے رابطہ کیا تو ڈی سی صاحبان نے یہ کہا کہ

ministry of minorities کی طرف سے ہمیں فون اور لیٹر بھی آیا ہے کہ پی ٹی آئی کے ممبرز کے علاوہ کسی اور غریب مزدور کو پیسے نہ دیئے جائیں تو یہ بھی سراسر زیادتی ہے۔ میں نے جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی سے اس وقت بھی درخواست کی تھی کہ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے اور انہوں نے کہا بھی تھا لیکن اس کے باوجود وہ پیسے جو کہ یتیم، مسکین اور بیوہ عورتوں میں تقسیم ہونے تھے وہ پیسے منسٹر اور اس کی ٹیم نے خُورد بُرد کر دیئے ہیں لہٰذا میں یہ درخواست کرتا ہوں اس سارے معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر کے اس کی انکوائری کروائی جائے اور جو پیسے خُورد بُرد کئے گئے ہیں ان کا حساب لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ریاست مدینہ کی بات کرتا ہوں شاید میرے دوستوں نے صرف یہ سن رکھا ہے کہ یہ ریاست مدینہ ہے انہوں نے ریاست مدینہ کے قوانین کو پڑھا ہے اور نہ ہی اس سے واقف ہیں۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ مسیحیوں کا ایک وفد حضور پاکؐ سے ملاقات کے لئے مدینہ منورہ آیا اور صحابہ اکرام نے ان کا welcome کیا۔ ان کو مسجد نبویؐ میں جگہ دی اور تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد انہوں نے حضور پاکؐ کو بتایا کہ جو وفد آیا ہے وہ پادری ہیں اور آج اتوار کا دن ہے تو ان کے لئے کہاں پر نماز کا انتظام کروایا جائے تو حضور پاکؐ نے فرمایا کہ ان کو مسجد نبویؐ میں دعائے نماز کی اجازت دیجئے کیونکہ ہم بھی اسی اللہ کو مانتے ہیں اور یہ بھی اسی اللہ کو مانتے ہیں تو یہ ریاست مدینہ اور نبی پاکؐ کے اصول ہیں۔ یہاں پر زیادتی پر زیادتی ہو رہی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ ضرور کہوں گا کہ مجھ میں اور عمران نیازی میں دو چیزیں مشترک ہیں۔ وہ یہ کہ وہ بھی انٹرنیشنل کھلاڑی رہا ہے اور میں بھی Athletics میں باہر پاکستان کی نمائندگی کرتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری چیز مشترک یہ ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کا selected ایم پی اے ہوں جبکہ جناب عمران خان بھی selected وزیر اعظم ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ریاستِ مدینہ کی بات کرتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ حکومتی بنچوں والے جب کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ مبارک ہو، مبارک ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید

وہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ جنوبی پنجاب کا صوبہ بنانے اور بہاولپور صوبہ کو آزاد کرنے کی بات کر رہے ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب منیر مسیح کھوکھر! تشریف رکھیں۔ لسٹ میرے پاس بہت زیادہ ہے اس لئے ہاؤس کا وقت دس منٹ بڑھایا جاتا ہے تاکہ مزید تقریریں ہو سکیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! بہت اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب احمد خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ 2300۔ ارب 97 کروڑ روپے کا یہ بجٹ ہماری گورنمنٹ نے پیش کیا ہے تو میں سب سے پہلے facts and figures میں جاؤں گا اور اپنے معزز ممبران کی تصحیح کروں گا جو تین دن سے یہاں تقریریں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے قائد حزب اختلاف کی تقریر بھی سنی ہے اور تمام ممبران کی بھی سنتا رہا ہوں۔ میں جناب کی توجہ چاہوں گا۔ ہمارا اے ڈی پی 350۔ ارب روپے کا ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ پانچ چھ مہینوں کی محنت کے بعد ہماری ٹیم اپنی خواہش کے برعکس اتنا اے ڈی پی لائی ہے۔ ہمارے معزز ممبر میاں صاحب پہلے وزیر خزانہ بھی رہ چکے ہیں تو اگر ہم 350۔ ارب روپے میں ongoing سکیموں میں جائیں تو آخری سال میرے حلقے، آپ کے حلقے اور پورے پنجاب میں جو pre-poll rigging ہوئی تھی اس حوالے سے 4200 سکیمیں بنتی ہیں جو آخری سال میں شروع ہوئی تھیں جس کے لئے ہمیں 167۔ ارب روپیہ رکھنا ہے حالانکہ یہ ongoing سکیمیں مسلم لیگ (ن) کی تھیں۔ پاکستان تحریک انصاف کی ongoing سکیمیں پچھلی گورنمنٹ میں ہو

ہی نہیں سکتیں۔ اس کے بعد سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام ہمارے ایم پی ایز میں تقسیم ہوا جو آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں اِن سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی یہ کہتے رہے ہیں کہ ان کی ongoing سکیموں کو شامل نہیں کیا گیا تو پچھلے پانچ سال میں practically ہماری سکیموں کو شامل نہیں کیا گیا جبکہ ان کی سکیمیں entertain ہوئی ہیں۔ یہ 167۔ارب روپیہ اِن کی ongoing سکیموں کا ہی ہے اور یہ اس گورنمنٹ کا ایک اچھا اقدام ہے کہ اِن کو entertain کیا گیا ہے جبکہ یہ پاکستان تحریک انصاف کی سکیمیں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی تقریر سُن رہا تھا تو انہوں نے دو تین باتیں بجٹ کے حوالے سے کی ہیں جس پر میں clear کر دوں۔ 2008 میں غالباً مسلم لیگ (ق) کی گورنمنٹ ختم ہوئی تھی پھر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ آئی تو اُس وقت پہلے سے آٹھ دس سکیمیں تھیں جن کا میں یہاں ذکر کروں گا لیکن وہ آج تک بند پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! کل آپ نے مہربانی فرمائی کہ ہمارے ساتھ تشریف لے گئے اور ہم نے اسمبلی کی بلڈنگ دیکھی اُس کا کام بھی بند کر دیا گیا تھا۔ ایک مری بلک واٹر سپلائی پروگرام تھا جس کو جہلم سے مری تک لے کر آنا تھا وہ بند ہوا۔ جناب پرویز الٰہی کا ایک اور منصوبہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی سنٹر تھا جو میرے خیال میں اب چل رہا ہے لیکن وہ بھی پچھلے دَور میں بند کر دیا۔ اس کے علاوہ میو ہسپتال کا سرجیکل ٹاور بند ہوا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ بن گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، اب ہی بنا ہے لیکن پہلے بند تھا اور میں 2008 کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ میں facts and figures کے ساتھ صرف بجٹ پر بات کروں گا کیونکہ ہمارے پاس کسی بھی لیڈرشپ کو اچھا یا بُرا کہنے کا کوئی سرٹیفکیٹ نہیں ہے۔ مقدمات ہر کوئی بھگت رہا ہے۔ پنجاب تین حصوں میں تقسیم ہے، ایک نارتھ، ایک سنٹرل اور ایک ساؤتھ ہے۔

جناب سپیکر! میرے ساؤتھ سے کل معزز ممبر سردار اویس احمد خان لغاری فرمارہے تھے جن کی میں تصحیح کر دوں کہ پچھلے سات سالوں میں 265۔ارب روپےlapse ہوئے جو مختلف شعبوں میں لگے ہیں اور یہ میٹرو بس اور اورنج لائن میں لگے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے معزز وزیر خزانہ تشریف فرماہیں یہ بے شک اس کی تصحیح کر لیں کہ جتنا بھی شور وغل ہو تا رہاہے اس میں پچھلے سات سالوں میں 265۔ارب روپے جنوبی پنجاب کے lapse ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ابھی ہمارے سابقا وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ 630۔ارب روپے انہوں نے اے ڈی پی میں رکھے تھے حالانکہ وہ 70 فیصد نہیں بلکہ 345۔ارب روپے استعمال ہوئے ہیں۔ ہوتا یہ تھا کہ یہاں اعلان ہو جاتا تھا یعنی میانوالی، دیگر اضلاع کے لئے اور مختلف categories میں پیسے رکھے جاتے تھے لیکن actual وہ block allocation ہوتی تھی۔ جب وزیر اعلیٰ کی اپنی مرضی ہوتی تھی اُس Head میں سے پیسے اٹھا کر اورنج ٹرین اور میٹرو کو دے دیتے تھے اور پچھلے پانچ سالوں میں ہم نے دو تین چیزیں ہی دیکھی ہیں۔ وہ پیسے کس قیمت پر ہوتے رہے، وہ ہمارے بچوں کی زندگیوں کی قیمت پر ہوتے رہے؟

جناب سپیکر! میں بنیادی طور پر تعلیم کے بارے میں سب سے پہلے عرض کروں گا۔ یہاں میرے سینئر بیٹھے ہیں تو میں on the floor of the House قطعاً ایسی بات نہیں کروں گا جس پر کل میں پہرا نہیں دے سکوں گا۔

جناب سپیکر! گزشتہ دس سالوں میں ایجوکیشن سیکٹر کو رورل اور اربن کو ایک کیٹیگری میں رکھا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج سے دس سال پہلے تمام سکولوں اور اپ گریڈیشن پر پابندی رہی۔ آپ اور میں بنیادی طور پر رورل background کے لوگ ہیں اس لئے میں آپ کی وساطت سے اِن سے یہ پوچھ رہاہوں کہ مجھے یہ بتائیں کہ scattered ایریا میں ہماری بچیاں جب آٹھویں کلاس سے سیکنڈری میں جاتی ہیں تو وہ پھر بیس پچیس کلو میٹر دُور سکولوں میں جاتی ہی نہیں۔ ہمارا وہاں پر کوئی سکول ہی نہیں بنا اور میں یہ ریکارڈ پر بتا رہاہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب آپ جا کر دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر!میں وہی بات کر رہا ہوں اور آپ کی تصحیح کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،No cross talksاور آپChairسے بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہ میرے محترم ہیں، بزرگ ہیں اور ہمارا خاندانی تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اب آپwind upکریں۔ آپ کے دس منٹ ہو چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر!اپوزیشن کے دَور میں بھی اسی طرحwind upکروا کر بند کروا دیا جاتا تھا۔ بس پانچ منٹ مزید لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ہاؤس کا وقت دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! مجھے آپ کل پر رکھ لیتے۔ میں توfacts & figuresکے ساتھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر!جی، شکریہ۔ میں موجودہ حکومت کو یہ بھی تجویز کروں گا کہ کیونکہ دیہی پنجاب بُری طرحneglectہوا ہے۔Hard area, central areaاور جنوبی پنجاب اور اگر آپ میری گزشتہ سالوں کیspeechesدیکھیں تو میں بار بار کہتا رہا ہوں کہ آپ کو دیہی پنجاب سزا دے گا۔

جناب سپیکر!گزشتہ دس سالوں میں مسلم لیگ(ن) کے پاسabsolute majorityتھی اور مجھے ایک چلڈرن ہسپتال کے علاوہ بچوں کا کوئی اور ہسپتال بنایا ہو تو بتا دیں؟

جناب سپیکر!ہم صحت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں وہ اس لئے کہ ایک پرائمری ہیلتھ ہوتی ہے، ایک سیکنڈری ہیلتھ ہوتی ہے اور ایک جب آپ کسی بڑی جگہ پر آتے ہیں تو وہاں پر

آپ کو ایک اچھا انسٹیٹیوٹ ملتا ہے۔ کوئی بی ایچ یو کوئی آر ایچ سی کوئی ٹی ایچ کیو ہسپتال مجھے بتادیں کہ functional ہوا ہے گزشتہ پانچ سالوں میں اور وہ نیا بنا ہے۔ کم از کم مجھے اپنے ضلع اور ڈویژن کی حد تک تو پتا ہے چونکہ پابندی تھی اس لئے نہیں بنا۔

جناب سپیکر! گزشتہ دور حکومت کے وزیر صحت کو میں نے عرض کیا تھا کہ بنیادی طور پر 140-A کے تحت ہمارا یہ حق ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک بی ایچ یو ہونا چاہئے لیکن آج دن تک مجھے انہوں نے deny کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ ہماری provision میں بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ پنجاب کو rural based area پر انہوں نے جو neglect کیا ہے اس کو ہم نے پورا کرنا ہے اور ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم ان پر تنقید کریں اور یہ ہمارے اوپر تنقید کریں۔ ان کے پاس دس سال absolute majority رہی ہے اور اس دوران یہ دیہی پنجاب میں کچھ نہیں کر سکے البتہ اربن پنجاب کے لئے کچھ کیا ہو گا۔ لاہور کو انہوں نے بنایا ہے اور لاہور کو ہمارے بچوں کی جانوں کی قیمتوں پر بنایا ہے۔ ہمارے پاس تو پانی بھی نہیں ہے۔ Hard area ہے جہاں 800 فٹ ہمارے پانی کی depth ہے تو ہمارے پاس وہ پانی بھی نہیں رہا۔ اب جب یہ ہمارے اوپر تنقید کرتے ہیں تو میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کی بات کو endorse کروں گا کہ 1977 والا جو آخری بجٹ پیش ہوا ہے اس میں پنجاب surplus تھا۔ اس وقت پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تو نہیں تھی۔ 1985 سے ان کی گورنمنٹ شروع ہوئی ہے۔ آپ نے وقت تو مجھے دیا بھی ہے لیکن میری مرضی کے مطابق نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان! آپ نے بیس منٹ لئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جو گفتگو آج یہاں پر سنتا رہا تو سب سے پہلے جناب محمد بشارت راجا جو کہ بہت سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، انہوں نے on the floor of the House یہ کہا کہ جب 2007 میں ان کی حکومت ختم

ہوئی تو وہ صوبہ کو surplus چھوڑ کر گئے تھے تو بجٹ 08-2007 کے صفحہ 45 کے اندر debt management repayment کے اوپر 304 بلین روپے کا یہ debt چھوڑ کر گئے تھے جب ہماری حکومت 2008 میں آئی تو اس وقت اس حکومت کے اوپر 304 بلین روپے کا debt تھا تو on the floor of the House میں صرف یہ کہوں گا کہ ہمیں on the floor of the House ذمہ داری کے ساتھ وہ بات کرنی چاہئے جس کا بعد میں ہم سامنا بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح جو موجودہ بجٹ ہے یہ بھی ہمارے ساتھ ایک مذاق کیا گیا ہے کیونکہ اس بجٹ کے اندر دیکھیں کہ جس طرح میں نے پہلے کہا اور ہمیں جو USB دی گئی اس کے اندر بھی یہ پانچ ہزار صفحات بنتے ہیں جو ADP کی main book Development Vol.-I, Doveopment Vol.-II, Non-Development Vol.-I, Non-Development Vol.-II ہے تو جب وزیر خزانہ اپنی تقریر wind up کریں گے تو بتائیں گے۔ آپ یہاں پر تقریریں کس بات کی کرواتے رہے جب آپ نے یہ چیزیں اسمبلی کے ممبران کو provide ہی نہیں کیں تو بجٹ making کے پورے process کے اوپر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان لگ گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر صرف قصیدہ گوئی اور یہ سارا کچھ ہوتا رہا جو factual بحث ہونی تھی وہ نہیں ہو سکی اور جن کی بنیاد پر وہ document تھی۔ یہ اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے اور جب میں اسمبلی کی تاریخ کی بات کروں گا تو اس سے ہٹ کر بات ہے کہ میرا شہباز گل صاحب سے کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے لیکن اس ہاؤس کے کچھ traditions ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کو بھی کہوں گا کہ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کوئی ایڈوائزر یا کوئی بھی عہدیدار ہو وہ اس آفیشل گیلری میں بیٹھے۔ یہ گیلری سپیکر کا right ہے اور prerogative ہے کہ یہاں پر وہ کسی کو بٹھائیں لیکن اس چیز کو آپ نے دیکھنا ہے اور اس پر مجھے آپ کی رولنگ چاہئے۔ میں نے آپ سے on the floor of the House رولنگ مانگی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ یہ دیکھیں کہ ابھی جو پچھلا بجٹ جس کی یہ بات کر رہے ہیں، اس کے اندر اس کو استعمال کرنے میں بُری طرح ناکام ہوئے۔ یہاں پر 94-ارب روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ استعمال ہی نہیں ہو سکا۔ سکول ایجوکیشن کے لئے پچھلے سال انہوں نے 29 بلین

روپے میں سے 16 بلین روپے صرف استعمال کئے۔ اس کے بعد ہائر ایجوکیشن کے لئے یہاں پر 5- ارب روپے کا اعلان کیا جس میں سے 2- ارب 15 کروڑ روپے utilize ہی نہیں کر سکے۔ سپیشل ایجوکیشن میں ہم نے بہت زیادہ growth کی تھی ان کا دیا ہوا جو منی بجٹ تھا اس کے اندر ایک ارب روپے میں سے صرف 25 کروڑ روپے خرچ کر سکے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کے اوپر 16- ارب روپے کے بجٹ میں سے صرف 8- ارب 12 کروڑ روپے خرچ کر سکے۔ یہ ان کی ناکامیوں اور نااہلیوں کی داستان ہے تو پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کے متعلق ابھی ہمارے بھائی یہاں پر بات کر رہے تھے تو آپ کا دیا ہوا بجٹ جو 16- ارب روپے تھا جس میں سے آپ 10- ارب روپے سے زیادہ خرچ نہیں کر سکے۔ ایک معزز ممبر واٹر سپلائی کی بات کر رہے تھے تو اس کی سکیموں میں 20- ارب روپے رکھا جس میں سے 7- ارب روپے سے زیادہ خرچ نہیں کر سکے۔ خواتین کی ترقی کی یہاں پر بات کی جا رہی تھی تو آپ نے اس کے لئے گیارہ کروڑ روپے رکھے جس میں سے صرف تین کروڑ روپے خرچ کر سکے۔

جناب سپیکر! وہ پراجیکٹ جس کو ورلڈ بنک نے، جس کو یونیسف نے اور یو این او نے سراہا اور ملتان کے اندر ہم نے پہلا وومن پروٹیکشن سنٹر بنایا تھا جسے بند کر دیا گیا اور ملازمین کو تنخواہیں تک نہیں دی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لوکل گورنمنٹ کے لئے چار بلین روپے رکھ کر صرف 57 کروڑ روپے خرچ کئے گئے اور آخر میں ڈیڑھ ارب روپے مزید خرچ کیا۔ روڈ سیکٹر میں 30- ارب روپے رکھا گیا جس میں سے صرف 16- ارب روپے خرچ کر سکے۔ یہاں پر اریگیشن پر کئی ممبران نے بہت بات کی تو اس کے لئے 19 بلین روپے رکھے گئے جس میں سے صرف گیارہ بلین روپے خرچ کر سکے۔ توانائی جو ہم اللہ کے فضل سے اس صوبے اور اس ملک کے لئے surplus چھوڑ کر گئے تھے اور جو منصوبے مکمل کرنے تھے ان کے پانچ بلین روپے میں سے صرف ایک ارب 80 کروڑ روپے خرچ کر سکے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر اس دن جناب محمد بشارت راجا نے ریسکیو سروس 1122 کے متعلق بات کی تو ہم نے بالکل اسے own کیا اور 1122 کو پورے پنجاب میں لے کر گئے لیکن آپ نے آ کر اس مقصد کے لئے ایک بلین روپے رکھا جس میں سے صرف 10 کروڑ روپے خرچ کر سکے۔ میں آپ کی کس کس نااہلی اور ناکامی کی بات کروں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر باتیں بہت کی جاتی ہیں۔ جناب محمد بشارت راجانے اس دن بات کی کہ یہاں پر آپ پچھلے دس سالوں کا کمیشن بنائیں اور وزیر اعظم نے بات کی یہاں پر پچھلے دس سال کا کمیشن بنائیں تو آپ کو پچھلے بیس سالوں پر جاتے ہوئے کیا موت پڑتی ہے؟ آپ کو پچھلے بیس سالوں پر جاتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب اس ملک کے اوپر ایک ڈکٹیٹر بیٹھا تھا اور 20 بلین ڈالر، آج Mike Powell کی کتاب کو اٹھا کر دیکھیں جس نے کہا کہ پاکستان کی تاریخ کے اندر جو سب سے بڑا بجٹ دیا گیا وہ مشرف دور کے اندر دیا گیا جو کہ 20 بلین ڈالر کا تھا تو اس 20 بلین ڈالر کا حساب کتاب ان کے پاس تھا۔ اس کے پیسے لینے کے بعد پاکستان کی تاریخ کا بدترین دور شروع ہوا war against terror کے اندر جو نقصان ہم نے برداشت کیا یعنی 11۔ ستمبر کے بعد جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا اس کا سب کو علم ہے۔ پارلیمانی کمیشن بنائیں لیکن اس کے اندر مشرف دور کو بھی شامل کریں اور پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس پاکستان کے اندر اب اس طرح نہیں چلے گا کہ کے کے آغا اگر 12۔ اکتوبر کو وکیلوں کو زندہ جلایا گیا اگر اُس کی انکوائری کی جائے تو اُس کے خلاف جوڈیشل کمیشن بنا دیں، سپریم کورٹ کے جج قاضی فائز عیسیٰ جو فیض آباد دھرنے پر بات کریں تو اُس کو جوڈیشل کمیشن کے اندر بھیج دو۔ یہاں پر جوڈیشل کمیشن میں 365 ریفرنسز پڑے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جو صدیقی صاحب کا ریفرنس نمبر 201 اُٹھا کر لگا دیا جاتا ہے اور قاضی فائز عیسیٰ کا 361 نمبر ریفرنس اُٹھا کر لگا دیا جاتا ہے یہ pick and choose جب تک ختم نہیں کریں گے، جب تک ہم رول آف لاء کی بات نہیں کریں گے، جب تک قانون کو سب کے لئے ایک طرح لے کر نہیں چلیں گے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ جہانگیر ترین اور میاں محمد نواز شریف کا identical کیس ہوتا ہے لیکن جہانگیر ترین کے خلاف جوڈیشل کمیشن بنتا ہے، اُس کو نااہل کیا جاتا ہے اور نہ اُس کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیجا جاتا ہے۔ اس ملک کے تین دفعہ کے وزیر اعظم کو 165 دن روز عدالت کے اندر کھڑا کیا جاتا ہے تو جب اس طرح ہوگا تو آپ جتنے مرضی بجٹ لے کر آجائیں، جتنا مرضی یہاں پر کچھ آپ کر لیں اس ملک کا کوئی بھلا نہیں ہونے لگا۔ اس ملک کو ہم آگے تب تک نہیں لے کر جائیں گے جب تک

ہم اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سب کو accountable نہیں ٹھہرائیں گے۔ مجھے معلوم ہے آپ کو بار بار کہا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! ٹائم extend کرنا پڑے گا۔ جی، اجلاس کا ٹائم دس منٹ extend کیا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اس کے اوپر صرف یہ کہوں گا:

دل بغض و حسد سے رنجور نہ کر
یہ نور خدا ہے اسے بے نور نہ کر
نااہل و کمینہ کی خوشامد سے اگر
جنت بھی ملے تو اُسے منظور نہ کر

جناب سپیکر! آج مسلم لیگ (ن) کا گناہ صرف ایک ہے ہمارا گناہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے پاکستان کے عوام کے جذبات کے تابع ہو کر اس ملک کو اپنے پیروں پر کھڑے کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہم نے غیر کی غلامی کو ٹھکرا کر سی پیک کو لا کر اس ملک میں چائنا کی collaboration سے جو 50 بلین ڈالر آیا اُس کے اوپر اُسی وقت جب کنٹینر کے اوپر کھڑے ہو کر جب چائنا کے صدر کے دورے کو رُوکا جا رہا تھا، جب سری لنکا کے صدر کے دورے کو رُوکا جا رہا تھا جو آج بات کی جاتی ہے کہ political stability ہونی چاہئے تو تب کہاں تھی political stability جب اس ملک کے اندر غیر ملکی سربراہان آ رہے تھے ان کے دوروں کو روک کر اس ملک کی stability کو داؤ پر لگایا گیا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اس بات پر اپنی بات کو ختم کروں گا کہ:

زمین بیچ ڈالی زمن بیچ ڈالا
لہو بیچ ڈالا بدن بیچ ڈالا
کیا میرے گلشن کی ہر شئے کا سودا
شجر بیچ ڈالا ثمر بیچ ڈالا
کئے تھے زمینوں مکانوں کے وعدے

میری جائے مرقد کفن بیچ ڈالا

میں روٹی میں کپڑے میں الجھا رہا
اور نیازی نے میرا وطن بیچ ڈالا

جناب سپیکر! آج آئی ایم ایف کے ساتھ جن شرائط پر اس ملک کو عملاً غلام بنا کر ڈالا گیا ہے اور کہتے کیا ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے جو ٹارگٹ رکھے تھے وہover ambitiousہو کر رکھے ہمارے دور میں شرح نمود 5.8 پر گئی کم از کم اسی کو تربر قرار رکھ لیتے۔ کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر! میں نے ابھی سب کچھ آپ کے سامنے رکھا جس طرح یہاں پر پیسا خرچ نہیں کیا گیا اس طرح وفاق میں بھی نہیں کیا گیا۔ تو پھر یہ پیسا گیا کہاں؟

جناب سپیکر! پچھلے ایک سال کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا، پچھلے ایک سال میں کوئی پراجیکٹ نہیں ہوا، پچھلے ایک سال اس ملک کے غریب کو آپ نے مہنگائی کے ایندھن میں جھونک دیا کیونکہ آپ لوگوں کو درد نہیں ہے اس لئے کہ آپ غریب کا ووٹ لے کر نہیں آئے۔ آپ غریب کے گھر میں جا کر دیکھیں جس کے گھر میں چولہا نہیں جل رہا جس کے گھر میں روٹی کھانا مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ کہہ کر بات ختم کروں گا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو تکلیف ہو رہی ہے حالانکہ یہ حقیقت ہے اور یہ میرا فرض ہے چونکہ ہم عوام کا ووٹ لے کر آئے ہیں، عوام کے جذبات کی ترجمانی کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور ہم یہ کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House: رانا مشہود احمد خان مجھے آپ کی بات کے ساتھ sympathy ہے۔ آپ نے کہا کہ تیس سال میں کہتا ہوں کہ چالیس سال پر کمیشن بننا چاہئے اور جو لوگ ادھر سے ادھر پہنچ گئے ان سب کا احتساب ہونا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم آپ کی بات تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے رولنگ دی ہے اُس کے لئے ہاؤس میں ایک قرارداد لے آئیں، قرارداد پاس ہو جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے، یہ کیسے کھڑے ہو گئے ہیں، یہ کس حساب سے بات کر رہے ہیں ان کو اتنی سمجھ نہیں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ایک personal explanation دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں میرے بھائی میرے لئے قابل احترام ہیں انہوں نے کہا پچھلے بیس سال کا کمیشن بنا چاہئے۔ پچھلے دس سال تو ان کی گورنمنٹ رہی ہے ہماری گورنمنٹ نہیں تھی تو ان کو موت پڑتی تھی پچھلے دس سالوں کا حساب لیتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں انہوں نے اُن کا حساب نہیں لیا لیکن ہم نے تو ان کا حساب لینا ہے اور چیخیں نکلیں گی اور آج یہ جس کا ہم سے حساب مانگ رہے ہیں۔ ہم اُس کا حساب لیں اُس وقت انہوں نے اُس کو سلیوٹ کر کے، guard of honor دے کر ملک سے باہر بھیجا تھا، جرأت تھی تو اُس کا حساب لیتے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ایک منٹ آپ نے مجھے floor دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کمیشن کا کہا ہے کمیشن ضرور بنے گا۔ جب کسی بچے کی انگلی دروازے میں آتی ہے تو جب تھوڑی سی آتی ہے تو چھوٹی سی چیخ نکلتی ہے، جیسے جیسے دروازہ بند ہوتا ہے تو چیخیں زیادہ نکلتی ہیں، یہ

دروازہ جیسے جیسے بند ہو رہا ہے، یہ زیادہ چیخیں نکل رہی ہیں۔ یہ کمیشن کی بات کرتے ہیں ان کے لیڈر کا کمیشن میں بیان کر دیتا ہوں۔ گوالمنڈی میں چھ بھائی رہتے تھے اور چھ بھائیوں کی ایک اتفاق کمپنی تھی اُس میں سے ایک بھائی کا بیٹا گورنر جیلانی نے وزیر خزانہ بنا دیا اور بعد میں وزیر اعلیٰ بنا دیا۔ ایک بھائی کی اولاد کہاں پہنچی باقی چھ بھائی پکوڑے بیچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب اُن کا حساب لیں گے کہ وہ کس طرح آگے آئے ہیں۔ اُن کو نوازا گیا اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جس قسم کی یہ باتیں کرتے ہیں جو الفاظ یہ بولتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ چور کہتے ہیں کیا اس ملک میں چور نہیں بستے؟ کیا ڈاکو کا لفظ مستعمل نہیں ہے؟ اس طرح نہ کریں، آج کہتے ہیں ہمیں وہاں پر جانے نہیں دیا جاتا۔۔۔(قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں یہاں پر ایک بات ضرور acknowledge کرنا چاہوں گا کیونکہ مجھے موقع نہیں ملا دیکھیں جمہوریت کا حسن کیا ہے کہ ہم میں جو ایک کمی تھی اُس کے لئے میں خاص طور پر جناب پرویز الٰہی کو اور اس اسمبلی کے سب ممبران کو کہ جو پروڈکشن آرڈر جاری ہوئے کیونکہ بجٹ کے اوپر جو منتخب نمائندے ہیں اُن کو آکر اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ یہ جو اسمبلی نے ایک اچھا کام کیا جو اچھا کام ہے اُس کو میں بالکل acknowledge کرتا ہوں لیکن جو بات جناب محمد بشارت راجا نے کی دس سال سے ہم نے کیوں احتساب نہیں کیا اور ہم نے سیلوٹ کر کے بھیجا وہ عدالتوں کا فیصلہ تھا عدالتوں نے مشرف کو ریلیف دیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کو گرفتار کرنے کا بھی عدالتوں کا فیصلہ ہے نواز شریف کو گرفتار عدالتوں کے حکم پر کیا ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ حوصلہ کریں، حوصلہ کریں۔ اب میں بات کر رہا ہوں آپ ہاؤس کو in order کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین! آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ میری بات سن تو لیں۔ حوصلہ کریں۔ اب میں بات کر رہا ہوں۔ آپ کی اجازت سے میری بات complete ہو جائے۔ چودھری ظہیر الدین میرے بڑے محترم ہیں یہ کہتے ہیں کہ کوئی چیز اندر آجائے تکلیف ہوتی ہے۔ اب ہماری تو کوئی چیز نہیں ان کی چیزیں اندر آتی ہوں گی انہیں تکلیف کا پتا ہو گا کہ تکلیف کیا ہوتی ہے اور کیا نہیں ہوتی کیونکہ ان کی چیخیں ہم پانچ سال کنٹینروں پر بھی سنتے رہے اور ان کی چیخیں ہم آئندہ بھی سنیں گے اور آخری بات جو انہوں نے کی تھی میں اُس کا جواب دینا چاہتا ہوں میاں محمد نواز شریف کے والد میاں شریف چھ بھائی ہیں۔ آپ آج بھی ماڈل ٹاؤن چلے جائیں لائن میں سب کی کوٹھیاں ہیں لائن میں سب رہتے ہیں لائن میں سب مل کر کاروبار کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! لندن میں کس بھائی کی کوٹھی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب شجاعت نواز!

جناب شجاعت نواز: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ بجٹ 20-2019 مثالی بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے علم ہے ہماری گورنمنٹ نے مشکل حالات میں بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں مدینہ تا واں شریف روڈ اس کی لمبائی 35 کلو میٹر ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب شجاعت نواز: جناب سپیکر!اس روڈ نے تین فیزز میں مکمل ہونا تھا اس کے دو فیزز مکمل ہو چکے ہیں اور تیسرا فیز مکمل نہیں ہوا اس کے لئے رقم رکھی گئی ہے لیکن وہ رقم نہ ہونے کے برابر ہے۔اس روڈ پر گاڑی کا تو کیا چلنا پیدل چلنا بھی مشکل ہے۔

جناب سپیکر!میرے حلقے میں دوسرا روڈ کڑیل والا سے لے کر ٹونڈا تک ہے جس کی لمبائی تقریباً آٹھ کلومیٹر ہے اس کا بھی بہت برا حال ہے اس پر بھی کوئی نظر ثانی کی جائے۔ ریسکیو1122 جس کا روٹ کھیرا یاد گار تک ہے اس کو بڑھا کر ٹونڈا سے کڑیل والا تک کیا جائے۔

جناب سپیکر!میری بات ذرا غور سے سننا۔پاکستان کو قائداعظم محمد علی جناحؒ کے بعد تین لیڈر ملے ہیں۔پہلے لیڈر ذوالفقار علی بھٹو تھے، دوسرے لیڈر چودھری ظہور الٰہیٰ شہید تھے جنہوں نے اپنے ملک کے لئے، اپنی قوم کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!تیسرے لیڈر کا نام جناب عمران خان ہے۔جناب عمران خان سے قوم اور عوام کو بہت امیدیں ہیں۔میری دعا ہے کہ جو مشن انہوں نے شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ بہت اچھا پیش ہوا ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ غریب آدمی چھوٹے کاشتکاروں پر ٹیکس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جناب عمران خان اور پاکستان مسلم لیگ نے غریب سے ووٹ لیا ہے۔انہوں نے غریبوں سے کہا تھا کہ ہم آپ کی راہنمائی کریں گے، آپ کی آواز اسمبلی میں بلند کریں گے۔میں کہتا ہوں کہ غریب آدمی کے اوپر ٹیکس کو ختم کیا جائے لیکن بڑے مگر مچھوں کو ٹیکس معاف نہیں ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!غریب آدمی نے پی ٹی آئی اور پاکستان مسلم لیگ کو ووٹ دیئے ہیں اور انہوں نے ووٹ اس لئے دیئے ہیں تاکہ ہماری چوروں سے جان چھوٹ جائے لہٰذا ان پر ٹیکس نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ کوشش کرکے ان پر سے ٹیکس کو ختم کیا جائے۔میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا۔تین لیڈروں کے علاوہ پاکستان کو جو لیڈر ملے انہوں نے لوٹ مار ہی کی ہے۔ہمارے لیڈر شہید جمہوریت چودھری ظہور الٰہیٰ نے جان دے دی

اور آج کے لیڈروں کا حال یہ ہے کہ جب حوالات کا دروازہ بند ہوتا ہے تو ان کی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!20 کروڑ عوام کو دیکھیں جو جیلوں میں ہے۔ جیلوں میں ان کے راشن کا معیار دیکھیں کہ وہ کیا ہے۔ میں بھی جیل میں رہا ہوں جب جناب عمران خان کا دھرنا تھا تو ہمیں ساہیوال جیل لے جایا گیا اور ہمیں جیل کا کھانا کھانا پڑا۔ خدا کی قسم اس راشن کو دیکھنے کو جی نہیں کرتا تھا لیکن ہم نے کھایا کیونکہ ہم نے عوام کے لئے قربانی دینی تھی اس لئے ہم نے کھایا۔ جینے کے لئے کھانا پڑتا ہے۔ میاں محمد نواز شریف کو گھر سے کھانا جاتا ہے اور جو دوسرے قیدی ہیں، انسان سے غلطی ہو جاتی ہے لہٰذا جو سزا بھگت رہے ہیں ان کا کھانا بھی معیاری ہونا چاہئے۔ جب جناب پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت جیلوں میں جا کر دیکھتے کہ کتنا معیاری کھانا ہوتا تھا جسے لوگ ابھی بھی یاد کرتے ہیں۔ آپ جناب پرویز الٰہی کا پانچ سالہ دور اور ان کا دس سالہ دور کا موازنہ کر لیں اگر یہ جیت جائیں تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ یہ باتیں بہت کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ لیڈر وہ ہوتا ہے جو عملی طور پر کام کرے۔ بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Friday the 21st June 2019 at 9:00 a.m.

INDEX

PAGE NO.

A

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Dr. Syed Waseem Akhtar Ex MPA and nephew of Syed Khawar Ali Shah MPA — 113

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-13th June, 2019 — 3
-14th June, 2019 — 85
-17th June, 2019 — 109
-18th June, 2019 — 175
-19th June, 2019 — 263
-20th June, 2019 — 343

AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 — 424

AHMAD SHAH KHAGGA, MR. *(Parliamentary Secretary for Energy)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 — 313

AISHA NAWAZ, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 — 403

ALLA-UD-DIN, SHEIKH

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 — 226

AMENDMENTS in-

-Second schedule and rules under sections 5 and 76 of the Punjab Sales Tax on Services *(Laid in the House)* — 106

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

questions REGARDING-

-Issuance of fitness certificate of vehicles in Gujranwala *(Question No. 1609*)* — 41

-Number of vegan stands in Gujranwala and provided facilities therein *(Question No. 454)* — 51

ASIA AMJAD, MS.

DISCUSSION On-

356

PAGE

NO.

49

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20

question REGARDING-

-Illegal vegan stands in Chakwal *(Question No. 321)*

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

DISCUSSION On-

193

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 255

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 389

BILLS-

-The Punjab Finance Bill 2019 *(Introduced in the House)* 106

-The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019 *(Introduced in the House)* 65

BUDGET-

-General discussion on Annual Budget for the year 2019-20 113-172,179-260, 267-339, 348-438

-Speech for the year 2019-20 89

-The Annual Budge Statement for the year 2019-20 *(Presented in the House)* 105

-The Supplementary Budget Statement for the year 2018-19 *(Presented in the House)* 105

C

CABINET-

5

-OF THE PUNJAB

Call attention Notices REGARDING- 62

-Details about bomb blast at Data Darbar 62

-Kidnap of thirteen years young girl in Chak Shah Khaga Pakpattan

D

DISCUSSION On- 113-172, 179-260,

-Annual Budget for the year 2019-20 267-339, 348-438

PAGE NO.

E

EHSAN-UL-HAQUE, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 267
EJAZ AHMAD NOON, RANA

question REGARDING-
-Facility of transport on Shujabad to Jalalpur Pir Wala Road Multan *(Question No. 1402*)* 45

F

FAISAL HAYAT, MR. *(Advisor to Chief Minister Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 274

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demise of Ex MPA Mrs. Salma Butt 267
-On sad demise of Ex President of Egypt Mr. Muhammad Marsi 347
-On sad demises of Dr. Syed Waseem Akhtar Ex MPA and nephew of Syed Khawar Ali Shah MPA 113
-On sad demises of Journalist Hafiz Muhammad Bilal Ahmed and Dr. Syed Waseem Akhtar Ex MPA 179
FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 199

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 244

H

HAMD-
-14th June, 2019 88
HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
AMENDMENTS in-
-Second schedule and rules under sections 5 and 76 of the Punjab Sales Tax on Services *(Laid in the House)* 106
BUDGET-
-The Annual Budge Statement for the year 2019-20 *(Presented in the House)* 105

PAGE NO.

-The Supplementary Budget Statement for the year 2018-19 *(Presented in the House)* 105

SPEECH-

-Budget speech for the year 2019-20 89

HASSAN MURTAZA, SYED

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 359

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 377

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 276

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 269

questions REGARDING-

-Closing of B-41 Bus Service from Punjab University to Railway Station Lahore *(Question No. 1207*)* 30

-Registration of Qing Qi and loader rickshaws *(Question No. 1613*)* 46

IJAZ AHMAD, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 413

J

JALIL AHMED, MIAN

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 283

JAVAID AKHTER, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 304

K

KHADIJA UMER, MS.

Call attention Notice REGARDING- 62

-KIDNAP OF THIRTEEN YEARS YOUNG GIRL IN CHAK 26

PAGE NO.

SHAH KHAGA PAKPATTAN

question REGARDING-

-Details about public transport schemes *(Question No. 854*)*

KHALID MEHMOOD, MR.

DISCUSSION On-

-**ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20** 301

question REGARDING- 50

-Sanction of D-Class vegan stands in out of administrative area of Municipal Committee *(Question No. 417)*

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 214

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 166-172

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Resource)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 391

MANAZAR HUSSAIN RANJHA

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 208

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 428

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 382

MEHWISH SULTANA, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 407

MINISTER FOR FINANCE

-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS AND LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

PAGE NO.

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR TRANSPORT
-See under Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr.
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 241
MOHAMMAD KASHIF, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 289
MOMINA WAHEED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 411
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 371
MUHAMMAD AFZAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 143

MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 326, 331
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 294

questions REGARDING-
-Details about vehicles with route permit and without permit in Sahiwal *(Question No. 1292*)* 32
-Increase in route permit fee *(Question No. 505)* 55
-Number of bus stands in Sahiwal and facilities provided therein *(Question No. 784*)* 16
-Usage of substandard LPG/CNG kits in vehicles *(Question No. 504)* 54
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 298
MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

question REGARDING-
-Completion of Orange Train Project Lahore *(Question No. 1775*)* 48
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law &*

PAGE NO.

Parliamentary Affairs and Local Government & Community Development)
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2019 106
-The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019 65
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 133
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 64
-THE PUNJAB LAND REVENUE (AMENDMENT) ORDINANCE 2019 64
point of order REGARDING-
-Demand for ruling of the Chair about non-implementation on Assembly Bill about increase in salary of Members 58
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-THE ANNUAL REPORT OF THE PUNJAB JUDICIAL ACADEMY FOR THE YEAR 2015-16 66
-The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017 66
-The Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019 (Bill No. 13 of 2019) 67
MUHAMMAD JAHANZAIB KHAN KHICHI, MR. *(Minister for Transport)*
Answers to the questions REGARDING-
-Area and construction of non A.C General Bus Stand in tehsil Bheera Sargodha *(Question No. 471)* 53
-Completion of Orange Train Project Lahore *(Question No. 1775*)* 48
-Details about General Bus Stand Rahim Yar Khan *(Question No. 457)* 52
-Facility of transport on Shujabad to Jalalpur Pir Wala Road Multan *(Question No. 1402*)* 45
-Illegal vegan stands in Chakwal *(Question No. 321)* 49
-Increase in route permit fee *(Question No. 505)* 56
-Number of vegan stands in Gujranwala and provided facilities therein *(Question No. 454)* 51
-Registered and unregistered Bus Stands in Jhang *(Question No. 473)* 54
-Registration of Qing Qi and loader rickshaws *(Question No. 1613*)* 47
-Sanction of D-Class vegan stands in out of administrative area of Municipal Committee *(Question No. 417)* 50
-Usage of substandard LPG/CNG kits in vehicles *(Question No. 504)* 55
MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 117-132

PAGE NO.

MUHAMMAD ILLYAS, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 203

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 179
-ON SAD DEMISES OF JOURNALIST HAFIZ MUHAMMAD BILAL AHMED AND DR. SYED WASEEM AKHTAR EX MPA

MUHAMMAD MOAVIA, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 180, 347

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demise of Ex President of Egypt Mr. Muhammad Marsi 179
-ON SAD DEMISES OF JOURNALIST HAFIZ MUHAMMAD BILAL AHMED AND DR. SYED WASEEM AKHTAR EX MPA 53

question REGARDING-
-Registered and unregistered Bus Stands in Jhang *(Question No. 473)*

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 185

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
Call attention Notice REGARDING- 62
-Details about bomb blast at Data Darbar
DISCUSSION On- 157
-Annual Budget for the year 2019-20

MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 307, 315

MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 397

MUMTAZ ALI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 271

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 258
MUNIR MASIH KHOKHAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 421
MUSSARAT JAMSHED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 365
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 248

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-13th June, 2019 14
-17th June, 2019 112
-18th June, 2019 178
-19th June, 2019 266
-20th June, 2019 346
NABEEL AHMAD, RAIS
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 372
NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Schools Education)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 385
NAZIR AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Special Education)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 316
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 162
NOTIFICATIONS of-
-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2019-20 1
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2018-19 1
-Summoning of 10th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2019 1

PAGE

NO.

O

OFFICERS-
-Of the House 11

ORDINANCES *(Laid in the House)-*
-The Punjab Khal Panchayat Ordinance 2019 64
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance 2019 64

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 10th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2019 15

Parliamentary Secretaries- 9
-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENERGY
-See under Ahmad Shah Khagga, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RESOURCE
-See under Mahindar Pall Singh, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Shahbaz Ahmad, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ahmad Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SCHOOLS EDUCATION
-See under Nazir Ahmad Chohan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIAL EDUCATION
-See under Nazir Ahmad Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TRANSPORT

-SEE UNDER TARIQ ABDULLAH, MIAN

PAGE NO.

point of order REGARDING-
- -Demand for ruling of the Chair about non-implementation on Assembly Bill about increase in salary of Members 56

Q

questions REGARDING-

TRANSPORT DEPARTMENT-
- -Area and construction of non A.C General Bus Stand in tehsil Bheera Sargodha *(Question No. 471)* 53
- -Closing of B-41 Bus Service from Punjab University to Railway Station Lahore *(Question No. 1207*)* 30
- -Completion of Orange Train Project Lahore *(Question No. 1775*)* 48
- -Details about General Bus Stand Rahim Yar Khan *(Question No. 457)* 52
- -Details about public transport schemes *(Question No. 854*)* 26
- -Details about vehicles with route permit and without permit in Sahiwal *(Question No. 1292*)* 32
- -Establishment and renovation of Model Bus Stand in Sargodha *(Question No. 825*)* 20
- -Facility of transport on Shujabad to Jalalpur Pir Wala Road Multan *(Question No. 1402*)* 45
- -Illegal vegan stands in Chakwal *(Question No. 321)* 49
- -Increase in route permit fee *(Question No. 505)* 55
- -Issuance of fitness certificate in district Rajanpur *(Question No. 1155*)* 27
- -Issuance of fitness certificate of vehicles in Gujranwala *(Question No. 1609*)* 41
- -Issuance of fitness certificate to public transport in Lahore *(Question No. 1348*)* 39
- -Number of bus stands in Sahiwal and facilities provided therein *(Question No. 784*)* 16
- -Number of vegan stands in Gujranwala and provided facilities therein *(Question No. 454)* 51
- -Registered and unregistered Bus Stands in Jhang *(Question No. 473)* 53
- -Registration of Qing Qi and loader rickshaws *(Question No. 1613*)* 46
- -Sanction of D-Class vegan stands in out of administrative area of Municipal Committee *(Question No. 417)* 50
- -Speedo Bus Service at Bheera to Malakwal Road Sargodha *(Question No. 826*)* 24
- -Usage of substandard LPG/CNG kits in vehicles *(Question No. 504)* 54

R

RAHEELA NAEEM, MRS.

	PAGE NO.
DISCUSSION On-	
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20	235
question REGARDING-	
-Issuance of fitness certificate to public transport in Lahore *(Question No. 1348*)*	39
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	
-13th June, 2019	13
-14th June, 2019	87
-17th June, 2019	111
-18th June, 2019	177
-19th June, 2019	265
-20th June, 2019	345
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-THE ANNUAL REPORT OF THE PUNJAB JUDICIAL ACADEMY FOR THE YEAR 2015-16	65
-The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2017	66
-The Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019 (Bill No. 13 of 2019)	67

S

SABEEN GUL KHAN, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2019-20	212
SADIA SOHAIL RANA, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2019-20	323, 328
SAEED AKBAR KHAN, MR.	
DISCUSSION On-	
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20	348
point of order REGARDING-	
-Demand for ruling of the Chair about non-implementation on Assembly Bill about increase in salary of Members	56
SANIA ASHIQ JABEEN, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2019-20	417

PAGE NO.

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Communication & Works)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 279
SHAHBAZ AHMAD, MR. **(PP-130)** *(Parliamentary Secretary for Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 218
SHAHEEN RAZA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 149
SHAHEENA KARIM, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 164
SHAHIDA AHMED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 233
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 291
SHAMSA ALI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 419
SHAWANA BASHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 287

SHAZIA ABID, MS.

question REGARDING- 27
-Issuance of fitness certificate in district Rajanpur *(Question No. 1155*)*
SHUJAHAT NAWAZ, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 436
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
351
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20

questions REGARDING- 53
-Area and construction of non A.C General Bus Stand in tehsil Bheera Sargodha *(Question No. 471)* 20
-Establishment and renovation of Model Bus Stand in Sargodha *(Question No. 825*)* 24

PAGE NO.

-Speedo Bus Service at Bheera to Malakwal Road Sargodha *(Question No. 826*)*

SPEECH-

-Budget speech for the year 2019-20 89

SUMAIRA AHMED, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 375

SUMMONING-

-Notification of summoning of 10th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 13th June, 2019 1

T

TAHIA NOON, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 368

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 247

TARIQ ABDULLAH, MIAN *(Parliamentary Secretary for Transport)*

Answers to the questions REGARDING-

-Closing of B-41 Bus Service from Punjab University to Railway Station Lahore *(Question No. 1207*)* 31

-Details about public transport schemes *(Question No. 854*)* 26

-Details about vehicles with route permit and without permit in Sahiwal *(Question No. 1292*)* 33

-Establishment and renovation of Model Bus Stand in Sargodha *(Question No. 825*)* 21

-Issuance of fitness certificate in district Rajanpur *(Question No. 1155*)* 27

-Issuance of fitness certificate of vehicles in Gujranwala *(Question No. 1609*)* 41

-Issuance of fitness certificate to public transport in Lahore *(Question No. 1348*)* 39

-Number of bus stands in Sahiwal and facilities provided therein *(Question No. 784*)* 16

-Speedo Bus Service at Bheera to Malakwal Road Sargodha *(Question No. 826*)* 25

TARIQ MASIH GILL, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2019-20 252

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 53

PAGE NO.

-Area and construction of non A.C General Bus Stand in tehsil Bheera Sargodha *(Question No. 471)* 30
-Closing of B-41 Bus Service from Punjab University to Railway Station Lahore *(Question No. 1207*)* 48 52
-Completion of Orange Train Project Lahore *(Question No. 1775*)* 26
-Details about General Bus Stand Rahim Yar Khan *(Question No. 457)*
-Details about public transport schemes *(Question No. 854*)* 32
-Details about vehicles with route permit and without permit in Sahiwal *(Question No. 1292*)* 20
-Establishment and renovation of Model Bus Stand in Sargodha *(Question No. 825*)* 45
-Facility of transport on Shujabad to Jalalpur Pir Wala Road Multan *(Question No. 1402*)* 49 55
-Illegal vegan stands in Chakwal *(Question No. 321)* 27
-Increase in route permit fee *(Question No. 505)*
-Issuance of fitness certificate in district Rajanpur *(Question No. 1155*)* 41
-Issuance of fitness certificate of vehicles in Gujranwala *(Question No. 1609*)* 39
-Issuance of fitness certificate to public transport in Lahore *(Question No. 1348*)* 16
-Number of bus stands in Sahiwal and facilities provided therein *(Question No. 784*)* 51
-Number of vegan stands in Gujranwala and provided facilities therein *(Question No. 454)* 53 46
-Registered and unregistered Bus Stands in Jhang *(Question No. 473)*
-Registration of Qing Qi and loader rickshaws *(Question No. 1613*)* 50
-Sanction of D-Class vegan stands in out of administrative area of Municipal Committee *(Question No. 417)* 24
-Speedo Bus Service at Bheera to Malakwal Road Sargodha *(Question No. 826*)* 54
-Usage of substandard LPG/CNG kits in vehicles *(Question No. 504)*

U

UMER TANVEER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20

379

USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20

PAGE NO.

question REGARDING- **220**
-Details about General Bus Stand Rahim Yar Khan *(Question No. 457)* **52**

USWAH AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 **223**

W

WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 **335**

Y

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2019-20 188
YAWAR KAMAL KHAN, RAJA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 206

Z

ZAIB-UN-NISA, MS.
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 267
-On sad demise of Ex MPA Mrs. Salma Butt
ZAINAB UMAIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 238
ZAKIA KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2019-20 319